واحسن منك لم ترقط عيني واجمل منك لم تلد النساء
فضائل
درود شریف
حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب: ۵۶)

ترجمہ

"بیشک اللہ تعالٰے اور اُس کے فرشتے درُود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! اُن پر درُود اور خوب سلام بھیجو"

فضائل درُود شریف

مؤلف:
حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد
041-2626046

نام کتاب	....	فضائل درود شریف
مؤلف	....	مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ
تزئین و اہتمام	....	سید حمایت رسول قادری
صفحات	....	۲۷۲
اشاعت	....	اکتوبر ۲۰۰۱ء
تعداد	....	۱۱۰۰
مطبع	....	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	....	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
ہدیہ	....	100 روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 - گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون 2626046

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ حال

الحمد للہ اکمل الحمد علیٰ کل حال وفی کل حین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النّبیین محمد وآلہٖ واصحابہٖ واتباعہ اجمعین ھداۃ طریق الحق ومحی علوم الدین امابعد۔

فقیر نور محمد قادری رضوی عرض گزار ہے کہ فقیر عمر کی آخری منزل میں ہے. مگر اس مدت دراز میں سوائے گناہوں کے کوئی عمل صالحہ نہ کر سکا. کوئی ایسی نیکی پاس نہیں جو مغفرت و بخشش کا وسیلہ بن سکے. آخرکار دل میں خیال آیا کہ سید المرسلین وحبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بخشش کا وسیلہ بناؤں۔ جو بارگاہِ الٰہی میں اعظم وسیلہ ہیں۔ آپ کی بارگاہ بےکس پناہ تک پہنچنے تک اپنی کتاب "فضائل درود شریف" کو ذریعہ اور وسیلہ بناتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ سے محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرم و رحم فرماتے ہوئے اس گنہگار پُرتقصیر کی مغفرت کا وسیلہ بن جائیں اور فقیر کو اپنے دیگر نیازمندوں کے ساتھ شفاعت عظمیٰ سے سرفراز فرما کر داخل جنت فرمائیں.

آمین ثم آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین حمداً یقترن بحکمتہ البالغہ، ویحیط بنعمہ السابغہ، ویخص نعمتہ علی بالایمان والاسلام فانہا اعظم نعمہ، وان جعلنی من امۃ سیدنا محمد خیر الانام وجعلہا خیر امہ، کما احمدہ علی ان صلّی ہو وملائکتہ علی ھذا النبی الکریم وامر المؤمنین بذلک تشریفاً لہ وتعظیما، فقال تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا، اللّٰھُمَّ صلّ علیہ وعلیٰ آلہ افضل صلاۃ صلیتہا او تصلیہا علیٰ احد من عبادک الابرار والمقربین، تکون صلاتک علیٰ سیدنا ابراھیم وآلہ مع کمالہا بالنسبہ الیہا کالذرۃ بالنسبہ الیٰ جمیع العالمین، وعلیٰ اخوانہ الانبیاء الذین تقدموہ فی الزمان تقدم الامراء علی السلطان، واصحابہ نجوم الھدی، والئمۃ امتہ ومن بہم اقتدی، وسلم اللّٰھُمَّ علیہم تسلیماً کذلک فالکل مملوک وانت وحدک المالک، واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، واشہد ان سیدنا محمداً نبیہ ورسولہٗ خیر نبی ارسلہ، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم، اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۝ (پارہ ۲۲ سورت احزاب)

ترجمہ : بے شک اللہ (تعالیٰ) اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

وہ کتابیں جن سے استفادہ کیا گیا

کتاب	مصنف
۱۔ صحاح ستہ	مشہور
۲۔ روح البیان	مولانا شیخ اسماعیل حقی
۳۔ روح المعانی	سید محمود الوسی بغدادی
۴۔ الدر المنثور	جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی
۵۔ تفسیر کبیر	امام رازی
۶۔ رد المختار (شامی)	سید محمد امین المعروف ابن عابدین
۷۔ دُرِّ مختار	محمد علاء الدین حصکفی
۸۔ مطالع المسرات	محمد المہدی بن احمد
۹۔ کشف الغمہ	عبد الوہاب شعرانی
۱۰ جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
۱۱۔ مدارج النبوت	〃
۱۲۔ خصائص کبریٰ	جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطیؒ
۱۳۔ قول بدیع	حافظ سخاوی
۱۴۔ معارج النبوت	ملا معین کاشفی
۱۵۔ نسیم الریاض	شہاب الدین خفاجی
۱۶۔ افضل الصلوٰۃ	یوسف بن اسماعیل نبہانی
۱۷۔ حدیقہ ندیہ	علامہ عبد الغنی نابلسی
۱۸۔ لواقح الانوار القدسیہ	عبد الوہاب شعرانی
۱۹۔ نزہتہ المجالس	عبد الرحمٰن صفوری

اس کتاب میں ایک مقدمہ اور چھ باب اور ہر باب میں کئی فصلیں ہیں

پہلا باب: اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں فضیلت درود شریف، دوسری فصل درود شریف کی برکت سے شفاعت مصطفےٰ حاصل ہوگی۔

دوسرا باب: اس میں تین فصلیں ہیں، پہلی فصل کثرت درود شریف میں۔ دوسری فصل فوائد درود شریف میں، تیسری فصل تارک درود کی مذمت۔

تیسرا باب: اس میں تین فصلیں ہیں، پہلی فصل خاص خاص درودوں کے خاص خاص فائدے میں، دوسری فصل کتاب میں ذکر حضور پر صلوٰۃ وسلام لکھنے میں، تیسری فصل، درود لکھتے یا پڑھتے وقت صلوٰۃ وسلام دونوں کے جمع کرنے میں۔

چوتھا باب: اس میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل جن اوقات میں درود شریف پڑھنا افضل ہے، دوسری فصل وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا مؤکد تر ہے، تیسری فصل وہ مقامات جہاں درود شریف مکروہ ہے۔

پانچواں باب: اس میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل امتی کا درود دربار رسالت میں پیش کیا جاتا ہے اور آپ جواب دیتے ہیں۔ دوسری فصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نیازمندوں کا صلوٰۃ وسلام بلا واسطہ سنتے ہیں تیسری فصل بصیغہ ندا صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز ہے۔

چھٹا باب: اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل درود شریف پڑھنے کے آداب ہیں، دوسری فصل درود شریف کے بعض صیغے اور ان کے خاص خاص فوائد میں۔

فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار

مقدمہ

درود شریف پڑھنے کے حکم کی حکمت

اللہ کریم نے ہم کو پیدا فرمایا اور چلنے کے لئے پاؤں اور کام کاج کرنے کے لئے ہاتھ اور سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں مرحمت فرمائیں۔ پھر رنگارنگ کا رزق عطا فرمایا۔ پھر دولت ایمان سے مشرف فرمایا اور آخرت میں جنت اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ یہ سب نعمتیں ہم کو محبوب کبریا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے ملیں معلوم ہوا کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق اور احسانات ہم پر بے شمار ہیں اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں ہے۔ ہم چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ دینے سے عاجز تھے۔ ربِّ کریم نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ تم اپنے محسن اعظم پر درود شریف پڑھو تاکہ شہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق اور احسانات جو ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہو جائے۔ چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے بارگاہِ خداوندی میں درخواست کی کہ تو اپنی شان کے مناسب مکافات اور بدلہ عنایت فرما۔ ہم نے پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اھ

درود شریف پڑھنے کی ترغیب

حضرات مسلمین! علمائے نفسیات نے ایک قاعدہ ذکر کیا ہے کہ جب کسی انسان کو کسی امر کی طرف رغبت دلانی مطلوب ہو تو اس امر اور کام کے منافع اور فوائد بیان کیے جائیں تاکہ لوگ منافع کی تحریص اور فوائد کے حصول کی خاطر اس امر کے کرنے کی طرف خوب راغب ہوں۔

دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ اس امر اور کام کے کرنے والوں کا اعلیٰ نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ لوگ اس اعلیٰ نمونہ کو دیکھ کر اس کی تقلید کرنے لگیں، یہ دوسرا پہلے طریقہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ہے۔ اسی لئے خالق دوجہاں رب العالمین نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کی ترغیب وتحریص کے لئے اپنی ذات پاک و برتر کو اور اپنے ملائکہ مقربین کو بطور نمونہ پیش فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

اس قاعدہ کی تفصیل یہ ہے۔ بادشاہِ وقت اپنے ملک وسلطنت میں ایک کام رائج کرنا چاہتا ہے اور اس کے رواج کو بہت محبوب سمجھتا ہے تو اپنی رعایا کو اس کام کے کرنے کا اس طرح حکم دیتا ہے کہ لوگو! یہ کام میں خود کرتا ہوں اور میرے وزیر اور ارکانِ سلطنت بھی یہ کام کرتے ہیں۔ لہذا تم بھی یہ کام کرو تو لوگ ضرور ان کی تقلید میں اس کام کو بڑے ذوق وشوق سے کریں گے۔ بلاتشبیہ احکم الحاکمین کو یہ بڑی محبت تھی کہ مسلمان میرے محبوب مکرّم پر درود شریف پڑھا کریں تو اس بادشاہِ حقیقی نے پہلے اپنے آپ کو اور پھر اپنے مقرب فرشتوں کو پیش فرمایا کہ دیکھو مسلمانو! میں بادشاہ حقیقی خود اور میرے مقرب فرشتے نبی کریم پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ لہذا اے ایمان والو: تم بھی میرے محبوب معظّم پر درود سلام بھیجو۔ سبحان اللہ کس عمدہ طریقہ سے درود پاک کے پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی۔

بندوں اور خالق کے درمیان سوائے درود کے کوئی کام مشترک نہیں

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی فعل اور کام ایسا نہیں جو خالق کا بھی ہو اور مخلوق کا بھی۔ کیونکہ خالق مخلوق کے کاموں سے پاک ہے۔ ہمارا کام کھانا پینا۔ سونا جاگنا، مرنا جینا، نماز پڑھنا اور روزے رکھنا وغیرہ ہے۔ اور خالق کائنات ان تمام کاموں سے پاک ہے۔ اسی طرح خالق کے کام مخلوق نہیں کرسکتی۔ مثلاً رب العالمین جلّ شانہ کا کام

جلانا مارنا، روزی دینا، بیمار کرنا صحت دینا بارش برسانا وغیرہ یہ سب کام اللہ عزّو جلّ کے ہیں جنہیں ہم نہیں کر سکتے۔ مگر ان سب کاموں میں ایک کام ایسا بھی ہے جو رب کریم کا بھی ہے اور ہمارا بھی اور وہ کام درود پاک کا بھیجنا ہے۔ دیکھ لو آیت بالا میں درود شریف کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے اور ملائکہ کی طرف بھی ہے، اور عامہ مومنوں کی طرف بھی ہے یعنی مخلوق کی طرف ہے اور خالق کی طرف بھی۔

الحمد للہ رب العالمین

اول ثناو حمد خداوند کی کروں ۔ تعریف اس کی جس نے دیا جان وجی کروں

مقدور جس قدر ہے نہ اس میں کمی کروں ۔ بعد اس کے اس عمل کو ادا لازمی کروں

وصفِ شہ محمد رب غنی کروں

تم سب پڑھو درود میں ذکر نبی کروں

آیت مبارکہ کی توضیح و تفسیر

آیت مبارکہ میں لفظ صلوٰۃ و سلام کے معانی اور آیت کو کلمہ اِنَّ سے مصدر فرمانے کا فائدہ اور جملہ اسمیہ کا لانا اور جملہ فعلیہ خبر لانے کی حکمت اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بجائے کلمہ نبی فرمانے کا نکتہ اور يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا ذکر فرمانے کی حکمت اور درود شریف بھیجنے کا امر فرمانا۔ ان سب باتوں کی تشریح و توضیح بیان کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

لفظ صلوٰۃ کے معانی

لغت میں صلوٰۃ کا معنی دعا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجدہٗ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زیادتی مرتبہ کے واسطے دعا کرنا ہے اور حضورؐ کی امت کے لئے استغفار کرنا ہے اور مومنین کے درود کا مطلب حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع اور آپ کے ساتھ محبت اور آپ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف کرنا ہے اور ساتھ ہی

آپ کو پیارے خطاب اور نرالے القاب ہی کے ساتھ یاد فرمایا یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اور کہیں یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ فرمایا۔ کہیں یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ تو کہیں یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کہیں طٰہٰ کہیں یٰسٓ کے خطاب سے سرفراز فرمایا ؎

یا آدم است با پدر انبیا خطاب
یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ است خطاب محمدی

پھر قابلِ غور بات یہ ہے کہ درود شریف جیسے مہتم بالشان امر کو آپ کو مرتبہ نبوت کے کے مقابلہ میں ظاہر کرنا حالانکہ مرتبہ رسالت بھی قطعاً یقیناً آپ ہی کے واسطے ثابت ہے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب ایسی نعمتِ عظمیٰ اور دولت کبریٰ آپ کی نبوّت کے مقابل ہے تو کمالات مرتبۂ رسالت کے گو نبوّت سے بہت بلند و بالا ہیں۔ کس درجہ اشرف و اعلیٰ ہوں گے ع

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اے ایمان والو تم بھی صلوٰۃ و سلام عرض کرو اس ذات مقدس پر یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے تین امر ثابت ہوئے۔ اوّل یہ کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا اتنا عظیم الشان امر ہے کہ خود خالق کائنات درود بھیجتا ہے اور درود بھیجنے والوں کے ایمان کی گواہی دیتا ہے۔ اور انہیں ایمان والا کہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا مقتضائے ایمان ہے اس لئے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کی جاتی ہے۔ تو اسے مناسب و مقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کر کے خطاب کرتے ہیں۔ مثلاً معرکہ جنگ و جدال میں سپاہیوں سے کہا جاتا ہے اے بہادرو! یہی وقت جانبازی و جرأت کا ہے اور سخی سے وقتِ تحریص سخاوت کہا جاتا ہے۔ اے کریم یہی موقع دینے کا ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ لفظ امام الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت مرحومہ کی فضل و بزرگی پر دلالت کرتا ہے۔ مسلمانو! کتنی خوشی کا مقام ہے کہ اللہ رب العالمین جلّ

شانہ ہم گنہگاروں کو ایمان والا کہہ کر پکارے اور ایسے پیارے خطاب سے یاد فرمائے بخلاف تمام امم سابقہ کو ان کے نام سے پکارتا ہے۔ ان کو ان کی کتابوں میں یٰاَیُّھَا الْمَسَاکِیْنَ سے پکارا گیا۔ ان دونوں خطابوں میں کتنا عظیم فرق ہے اور اس خطاب سے مراد وہ تمام ایمان والے ہیں جو ملتِ اسلامیہ میں داخل ہیں خواہ انسان ہوں یا غیر انسان (مطالع المسرات صہ۲۳) اَلَّذِیْنَ یعنی اسم موصول لانا اس امر پہ شاہد عدل ہے کہ خالق اکبر کو ہمیں نام لے کر پکارنا یا امت محمدی کہنا اچھا معلوم نہ ہوا۔ کیونکہ اسم موصول مسند الیہ اس جگہ لایا جاتا ہے جہاں استہجاج التصریح بالاسم ہو یعنی نام لیتے شرم آتی ہو، برا معلوم ہوتا ہو خواہ بوجہ عظمت و بزرگی یا بسبب پیار و محبت۔ غرضیکہ اس آیۃ مبارکہ کا ہر ہر کلمہ ہمارے آقا و مولا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان اور رفعت مکاں اور درود شریف کی عظمت و بزرگی اور درود خوانوں کے فضل پہ دلالت کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا دونوں صیغے امر کے ہیں۔ امر وجوب کے لئے آتا ہے جبکہ کوئی قرینہ صارفہ عن الوجوب نہ ہو۔ اس لئے تمام عمر ایک مرتبہ صلاۃ وسلام پڑھنا فرض ہے۔ اور بر وقت سماعت نام مبارک واجب ہے۔ ہاں اگر ایک مجلس میں نام مبارک بار بار ذکر کیا جائے تو اول مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے اور پھر مستحب جیسا کہ ایک مجلس میں تکرار آیۃ سجدہ سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے اور امام طحاوی کے نزدیک نام مبارک سننے پہ ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

(در مختار جلد اول)

اللہ کا درود حضورؐ کے ساتھ خاص ہے

امام الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کئی باتوں میں ممتاز ہیں اور آپ کے خصوصیات ہیں جو دوسرے انبیاء عظام علیہم السلام میں نہیں پائے جاتے۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا درود

آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ قرآن مجید اور غیر قرآن میں کہیں بھی یہ ثابت نہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی رسول اور نبی پر درود بھیجا ہو۔ اللہ کی یہ نعمت صرف خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ الحمد للہ رب العالمین (افضل الصلوٰۃ صد۱۱)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود شریف کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے درود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ کی احتیاجی کی وجہ سے نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالےٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اظہار عظمت کے واسطے ہے جس طرح کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم دیا حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں۔ (تفسیر کبیر) نیز اس کا جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ فقیروں اور منگتوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی مالدار سے کوئی چیز لینا چاہیں تو غنی کے دروازے پر جاکر پہلے تو اس کے مال وجان کے لئے دعا کرتے ہیں اے گھر والے تیری عمر دراز ہو تیرا مال سلامت رہے۔ تیرا گھر آباد رہے۔ اور پھر اس کے بچوں کی خیریت کی دعا مانگتے ہیں کہ تیرے بال بچے سلامت رہیں۔ ان کی عمر دراز ہو۔ گھر والا منگتے کی یہ ساری صدائیں سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ منگتا بڑا مہذب ہے اور وہ کچھ لینا چاہتا ہے۔ مگر میرے بچوں اور گھر بار کی خیر مانگ کر۔ اس سے گھر والا مہربان ہوجاتا ہے اور اس منگتے کو اپنی طاقت کے مطابق دیتا ہے۔ بلا تشبیہ یہاں بھی حکم دیا گیا ہے کہ منگتو! جب ہم ہماری بارگاہ سے کچھ لینا چاہتے ہو، تو ہم اولاد اور گھر بار سے پاک ومنزہ ہیں کہ تم اس لئے دعا کرو۔ البتہ ہمارا ایک محبوب ہے، صرف تم اس کی خیر مانگتے ہوتے آؤ۔ تو جو رحمتوں کی بارش ان پر ہو رہی ہے۔ تم پر بھی اس سے ایک چھینٹا مار دیا جائے گا جس سے تمہارا بھلا ہو جائے گا۔

جب آیت "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ" نازل ہوئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے

نے اپنے آقا و مولا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی مبارک باد دی۔
حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا آیت نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہے۔ درود شریف کن الفاظ میں پڑھا جائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح پڑھو۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (در منثور جلد پنجم صہ ۲۱۵)	الٰہی! درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے اور برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

اس قسم کی روایتیں مختلف الفاظ سے مروی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔	الٰہی! درود (رحمت) نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریات طاہرات پر جیسا کہ تو نے ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی ازواج مطہرات اور ذریات پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ	الٰہی اپنے بندے اور اپنے رسول سیدنا محمد پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے درود نازل

وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

فرمایا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد
اور آپ کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی
تونے حضرت ابراہیم پر۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

الٰہی: درود نازل فرما سیدنا محمد اور آل پر
اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل پر جیسا
کہ درود اور برکت نازل فرمائی تونے حضرت
ابراہیم اور آل ابراہیم پر سارے جہانوں میں
بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ
رَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

الٰہی: اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں
سیدنا محمد اور آلِ محمد پر نازل فرما جیسا کہ تونے
حضرت ابراہیم پر نازل فرمایا بیشک تو ستودہ
صفات اور بزرگ ہے۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ آلَ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

الٰہی: درود نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی
آل پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا ابراہیم
اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور
بزرگ ہے اور رحمت نازل فرما محمد اور آپ کی
آل پر جس طرح رحمت نازل فرمائی تونے آلِ
ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ
ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی
آل پر جس طرح تونے برکت نال فرمائی ابراہیم
اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور
بزرگ ہے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا

الٰہی: درود نازل فرما سیدنا محمد پر جس طرح

صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

تونے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم پر الٰہی! برکت نازل فرما سیدنا محمد پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیم پر۔

٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

الٰہی! درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپ کی اہل بیت اور آپ کے ازواج مطہرات اور آپ کی ذرّیات طیبات پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا ابراہیم اور آپ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما محمد اور آپ کی اہل بیت اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذرّیات پر جیسا کہ تونے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

الٰہی! درود نازل فرما محمد نبی اُمّی پر اور آپ کی آل پر جس طرح تونے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر اور برکت نازل فرما محمد نبی اُمّی اور آپ کی آل پر جیسا کہ تونے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آپ کی اولاد پر بے شک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

١٠۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(درمنثور جلد پنجم صہ ۲۱۶، ۲۱۷)

الٰہی! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود نازل فرما اور مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر درود نازل فرما۔

تلک عشرۃ کاملۃ

انبیائے کرام پر درود سلام

جملہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے سلام وصلوٰۃ کا استعمال مشروع ہے۔ مندرجہ ذیل آیات مبارکہ سے ثابت ہے۔

۱۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔

(پارہ ۱۹ سورت نمل)

حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منتخب بندوں سے مراد انبیاء اور مرسلین ہیں۔ اس تفسیر پر مسئلہ واضح ہے کہ سلام پیغمبروں پر بھیجنا مشروع ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان سے مراد حضور کے اصحاب ہیں (تفسیر جمل) یہ تفسیر بھی ہمارے مطلوب کے خلاف نہیں۔ اس لئے کہ جب صحابہ کرام پر سلام بھیجنا مشروع ہوا تو انبیاء کرام پر بطریق اولیٰ مشروع ہوا۔

۲۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پارہ ۲۳ صافات)

پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے۔

۳۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

(پارہ ۲۳ سورت صافات)

او

۴۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ (پارہ ۲۳ سورہ صافات)

اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ سلام ہو ابراہیم پر ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کامل الایمان بندوں میں سے ہے۔

۵۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ o	اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی
سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ o	رکھی نوح پر سلام ہو جہان والوں میں۔
إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ o	بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ o	کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل
(پارہ ۲۳ سورہ صافات)	الایمان بندوں میں ہے۔

ان آیات بیّنات سے ثابت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین پر درود و سلام مشروع اور باعث برکت ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوْا عَلٰى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ (شفاء شریف جلد ۲) یعنی تم انبیاء اللہ اور مرسلین (علیہم السلام) پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی طرح بھیجا ہے جس طرح کہ مجھے بھیجا ہے۔ اسی طرح ملائکہ پر بھی درود و سلام بھیجنا مشروع ہے۔ (در مختار)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

انبیاء اور ملائکہ کے سوا کسی پر درود و سلام جائز نہیں

حضرات انبیا اور حضرات ملائکہ علی جمیعھم السلام کے سوا کسی اور پر استقلالاً درود و سلام پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ تبعاً مضائقہ نہیں۔ مثلاً یوں نہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ در مختار میں ہے ولا يصلى على غير الملائكة الا بطريق التبع یعنی درود سوائے حضرات انبیاء اور سوائے حضرات ملائکہ کے اوروں پر نہ بولا جائے مگر بطریق پیروی یعنی یوں نہیں کہنا چاہیئے بالاستقلال کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بلکہ اس طرح کہنا درست ہے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ، (در مختار جلد چہارم) اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

جائے گا۔ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم یا علی صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ معنی کے اعتبار سے صحیح ہے۔ جیسا کہ یہ نہ کہا جائے گا محمد عزّ و جلّ اگرچہ آپ عزیز و جلیل ہیں۔ کیونکہ عزّ و جلّ کا کلمہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی خاص علامت ہے۔ بعض علماء نے غیر الانبیاء و ملائکہ پر صلاۃ کی ممانعت کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ صلاۃ علیٰ غیر الانبیاء اہل ہواء کا شعار بن چکا ہے۔ کیونکہ اہلِ بدعت ہوا جس میں عصمت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس پر صلاۃ بھیجتے ہیں لہٰذا اس میں ان کی اقتداء نہ کی جائے۔ (حدیقہ ندیہ صہ ۹) بعض نے غیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ کا لفظ بالاستقلال جائز کہا ہے اس واسطے کہ قرآن مجید میں وارد وَهُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَاُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ اور حدیث صحیح میں وارد ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِي اَوْفٰى۔ لیکن جمہور علماء فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ کا جو لفظ آیت و حدیث میں مذکور ہے وہ دعا پر محمول ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ آیا صلوٰۃ علیٰ غیر الانبیاء مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی یا ترک اولیٰ امام نووی نے اذکار میں لکھا ہے کہ صحیح قول یہ ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے۔ (شامی جلد پنجم صہ ۴۸۰)

اسی طرح کلمہ سلام کا بھی غیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر استعمال کرنا غیر مشروع ہے۔ لہٰذا علی علیہ السّلام یا حسین علیہ السّلام وغیرہ نہ کہا جائے گا۔ کیونکہ یہ شعار اہلِ بدعت ہے۔ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے۔ یہ امر صدر اوّل میں بالکل نہیں تھا۔ رافضیوں نے بعض اماموں کے لئے استعمال کیا ہے اور اہلِ بدعت کے ساتھ مشابہت کرنی ممنوع ہے۔ (شامی جلد پنجم صہ ۴۸۰ طبع ہند)

ایسے ہی وہ حضرات جن کی نبوت میں اختلاف ہے۔ ان پر بھی صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا جائے گا بلکہ ان پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے گا۔ درمختار میں ہے ویستحب الترضی للصحابۃ وکذا من اختلف فی نبوتہ کذی القرنین ولقمان یعنی مستحب ہے صحابہ کرام کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہنا اسی طرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا مستحب ہے۔ ان حضرات پر جن کی نبوت میں اختلاف ہے چنانچہ ذوالقرنین اور لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا جائے گا قیل یقال صل اللہ علی الانبیاء وعلیہ وسلم کما فی شرح

المقدمۃ لکرمانی) درمختار جلد چہارم) بعض نے کہا کہ جن کی نبوت میں اختلاف ہے ان کا نام لیتے وقت یوں کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ چنانچہ کرمانی کی شرح مقدمہ میں مذکور ہے۔ لیکن علامہ شامی نے بعض حوالہ سے بیان کیا ہے کہ اگرچہ ان حضرات پر جن کی نبوت میں اختلاف صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا جائے گا۔ لیکن اگر کہا گیا تو اختلاف کی وجہ سے گناہ نہ ہوگا۔ (شامی جلد پنجم صہ۲۸۴)

عبرتناک حکایت

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عبرتناک حکایت لکھی ہے۔ وہ احمد یمانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں صنعاء میں تھا وہاں میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس بہت لوگ جمع ہیں۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن شریف پڑھنے والا تھا قرآن کریم پڑھتے ہوئے جب اس آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ پر، تو یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی جگہ یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِیِّ پڑھ دیا جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے پڑھتے ہی گونگا ہوگیا۔ اور کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہوگیا اور اندھا اور اپاہج ہوگیا۔

(نزہتہ المجالس جلد دوم صہ۸۸)

باب اول

فصل اوّل فضیلت درود شریف میں

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اس سے فضیلت درود شریف پر روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ جب اللہ احکم الحاکمین اور اس کے معصوم فرشتے سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا تحفہ بھیجتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ درود شریف کتنی بڑی فضیلت ہے۔ اس کے علاوہ کتب احادیث فضیلت درود شریف سے بھری پڑی ہیں۔ ان میں چند حدیثیں اس کتاب میں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

۱۔ ان ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ واحدۃً صَلَّی اللّٰہُ علیہ عَشْرًا رواہ مسلم (مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

سبحان اللہ! کیا فضیلت ہے درود پاک کی کہ اس کے ایک بار پڑھنے سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے۔ چہ جائیکہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے پر اس کریم ورحیم ذات کی طرف دس رحمتیں نازل ہوں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کا وظیفہ لاکھوں بار درود شریف پڑھنا ہے۔

۲۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔

(رواہ الترمذی جلد اول صہ ۶۴)

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دس نیکیاں لکھتا ہے یعنی دس نیکیاں اس کے اعمال نامہ لکھنے کا حکم دیتا ہے۔

۳۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال

مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً

(رواہ احمد مشکوٰۃ شریف صہ ۸۷)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔

اس حدیث مبارک میں ایک دفعہ درود شریف کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کا درود (رحمت) ستر بار آیا اور سابقہ روایتوں میں دس کا لفظ آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انعامات واحسانات امت مسلمہ پر روز افزوں ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے جن روایتوں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں۔ یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نے دس کا وعدہ فرمایا ہے اور پھر بعد ستر کا وعدہ دیا گیا ہے اور بعض حضرات علماء نے فرمایا ہے کہ یہ کمی بیشی اشخاص اور احوال کے اعتبار سے ہے یعنی جس قدر محبت واخلاص سے درود پاک پڑھا جائے ثواب زیادہ ہوگا اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ستر والی روایت جمعہ کے دن کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حدیث پاک میں روایت ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے روز ستر گنا ہوتا ہے۔ اسی لئے حج اکبر ستر حج کے برابر ہوتا ہے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے لیکن حکم مرفوع میں ہے اس لئے ثواب اعمال کا بغیر سننے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں کہہ سکتے۔ (مظاہر حق جلد اول صہ ۳۰۹)

۴۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (رواہ النسائی)

(مشکوٰۃ شریف صہ ۸۶)

جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔

اس حدیث پاک میں دس رحمتوں کے نزول کے علاوہ یہ خوشخبری بھی سنائی گئی کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ الحمد للہ رب العلمین۔

فائدہ جس طرح حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے نازل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں ایک گستاخی کرے، العیاذ باللہ تو اس شخص پر اللہ واحد قہار کی طرف سے دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ ولید بن مغیرہ کافر نے محبوب کبریا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو مجنون کہہ دیا تو اللہ قہار نے اپنے کلام مقدس میں اس گستاخ کی مذمت میں یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ قلم)

ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خُو اس پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اُس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں

اللہ تعالیٰ نے اس گستاخ کے یہ دس عیب بیان فرمائے۔ حلاف[1]، مہین[2]، ہماز[3]، مشاء[4] بنمیم، مناع[5] للخیر، معتد[6]، اثیم[7]، عتل[8]، زنیم[9]، مکذب[10]۔ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جاکر کہا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرے حق میں دس باتیں فرمائیں ہیں۔ ان میں سے نو کو تو میں جانتا ہوں۔ کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات کہ میں حرام زادہ ہوں اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔ یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا۔ اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ جب وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے۔ (خزائن العرفان صہ ٧٩٥) اس واقعہ سے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شانِ محبوبیت اظہر من الشمس ہے: ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۵۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً (رواہ ترمذی، مشکوٰۃ صہ ٨٦)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت نزدیک لوگوں کے میرے ساتھ قیامت کے دن وہ ہیں جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں

٦۔ عن ابی طلحة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا (رواہ النسائی والدارمی۔ مشکوٰۃ شریف صہ ٨٦)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصحاب کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کے چہرہ اقدس میں خوشی کے آثار نمایاں تھے فرمایا بے شک میرے پاس جبریل (علیہ السلام) حاضر ہوئے پس کہا کہ بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے محمد کیا یہ بات تمہیں پسند نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر درود نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس مرتبہ (رحمت) بھیجوں گا

اور کوئی شخص آپ کی امت کا آپ سلام پیش نہ کرے گا مگر میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا

۷۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔ (رواہ ابوداؤد و البیہقی (مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس پر سلام کا جواب دیتا ہوں۔

فائدہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ اسی لئے حیات النبی کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں۔ سلام کے وقت آپ کے بدن مبارک میں روح لوٹائی جاتی ہے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ روح لوٹانے کا یہ مطلب نہیں کہ روح بدن مقدس میں نہیں تھی اور اب لوٹائی گئی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدۂ رب العزت میں مستغرق ہے اس کو اس حالت افاقت دے کر اس عالم کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ آپ صلاۃ وسلام سنیں۔ پس اس توجہ اور آگاہ کرنے روح کو یوں کہا کہ بھیجتا ہے۔ اللہ روح مجھ پر ورنہ انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلام علیہم اپنی قبروں میں زندہ ہیں (اشعۃ اللمعات جلد اول ص۴۰۷)

سبحان اللہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کے سلام خود دیتے ہیں، اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آجائے تو کتنی بڑی سعادت ہے۔ چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آئے ؎

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّمَنْ صَلّٰی
عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَ
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کُتِبَ لَہٗ بَیْنَ
عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃٌ
مِنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہٗ مَعَ الشُّھَدَاءِ
(رواہ الطبرانی مرفوعاً لوامع الانوار القدسیہ
صـ ۲۸۷

۹- قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ علیہ
وسلم مَنْ قال جَزَی اللہُ عَنَّا
مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ
کَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ - رواہ الطبرانی
مرفوعاً۔ (لوامع الانوار القدسیہ صـ ۲۵۸

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

۱۰- عَنْ جابر بن عبد اللہ قال
قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ
وسلم مَنْ اَصْبَحَ وَاَمْسٰی وَقَالَ اَللّٰھُمَّ
رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَتْعَبَ کَاتِبَیْہِ
اَلْفَ صَبَاحٍ (رواہ الطبرانی الکبیر
نزھۃ المجالس جلد دوم صـ ۹۳)

بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود
بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے
اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور
جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اس کی پیشانی
پر بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ
لکھ دیا جاتا ہے یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری
اور دوزخ سے بھی آزاد اور قیامت کے
روز شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کہے اللہ تعالیٰ اجزا دے (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہم
لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق
ہیں تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار
دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
راوی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو یہ درود شریف مذکورہ پڑھا کرے تو وہ
اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن
تک مشقت میں ڈال رکھے گا۔

مطلب یہ ہے کہ کاتب فرشتے ایک ہزار دن تک اس درود شریف کا ثواب

لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اس درود شریف کا ثواب بہت ہی زیادہ ہے۔

۱۱۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ رواہ ابوداؤد

(مشکوٰۃ شریف صد ۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ دیا جائے ثواب ساتھ پورے پیمانہ سے یعنی پورا اجر پائے جس وقت کہ بھیجے درود ہم پر کہ اہل بیت نبوت ہیں پس چاہئے [illegible] رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ [illegible] ہیں اور آپ کی بیبیوں پر [illegible] مسلمانوں کی ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کی اہل بیت پر جیسا کہ رحمت بھیجی تو نے اولاد ابراہیم پر بے شک تیری تعریف کی گئی ہے بزرگ ہے۔

اُمّی محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاص لقب ہے۔ توریت اور انجیل میں اور تمام کتب سماویہ میں مذکور ہے اور امی لغت میں اس کو کہتے ہیں جو لکھنا پڑھنا نہ جانے اور کسی مدرسہ و مکتب میں نہ گیا ہو اور اس کا کوئی استاد نہ ہو اور امی منسوب ہے طرف ام کے یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ ویسا ہی ہے کہ کسی نے لکھوایا پڑھوایا نہیں۔ یہ آپ کا معجزہ ہے کہ آپ بغیر کسی استاد کے پڑھانے کے تمام علوم کے جامع عالم ہیں ؎

نگار من کہ بہ مکتب نرفت و خط ننوشت
بمعجزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشست

بہ تعلیم و ادب او راچہ حاجت
کہ او خود ز آغاز آمد مؤدب

یا امّی منسوب ہے طرف ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ کے کہ وہ اصل ہے ساری زمین کا آپ کی ولادت باسعادت مکہ معظمہ میں ہوئی (اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۴۱۴)

۱۲- عن سعد بن عمیر عن ابیہ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَادِقًا مِّنْ نَفْسِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَتَبَ لَہٗ بِہَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ رواہ اصبہانی فی الترغیب (خصائص کبری جلد ۲ صہ ۲۵۹)

حضرت سعد بن عمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

۱۳- عن عامر بن ربیعہ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ۔ رواہ احمد و ابن ماجہ (خصائص الکبری صہ ۲۵۹)

حضرت عامر بن ربیعہ راوی کہ میں نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے تو جب تک درود بھیجتا رہے گا فرشتے بھی اس پر درود بھیجتے رہیں گے (چاہے آدمی تھوڑا بھیجے یا زیادہ)۔

۱۴- قال عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَۃً طَوِیْلَۃً فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ قَالَ اِنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ اِلَّا یُصَلِّیْ عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ (نزہۃ المجالس جلد دوم صہ ۹۵)

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا آپ نے ایک لمبا سجدہ کیا میں نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ پر کوئی شخص درود شریف نہیں بھیجتا مگر اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

ایک مرتبہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ادب و تعظیم سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اس درود شریف سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پَر مشرق میں اور ایک پَر مغرب میں ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں تحت ثریٰ میں اور اس کی گردن عرش مجید تک بلند ہوتی ہے۔ اللہ عزّوجلّ اسے حکم دیتا ہے کہ میرے بندہ پر درود بھیج جیسا کہ اس نے میرے حبیب پر درود بھیجا ہے۔ پس وہ فرشتہ روز قیامت تک اس درود خوان پر درود بھیجتا رہے گا اور ایک روایت میں ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ لگا کر اپنے پر جھاڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اس درود خوان کے لئے قیامت کے روز تک طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ (کشف الغمہ جلد دوم ص ۲۷۰)

ایک روایت میں ہے کہ محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اس درود مبارک کو ملک الموت باذن اللہ قبض کر کے میرے مزار شریف پر پہنچاتا ہے اور کہتا ہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں بن فلاں نے آپ کی امت سے آپ پر درود پڑھا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میری جانب سے بھی اس کو دس درود پہنچاؤ اور کہہ دو کہ میری شفاعت تیرے واسطے حلال ہوئی۔ پھر وہ فرشتہ آسمان پر صعود کرتا ہے اور عرش مجید کے پاس جا کر عرض کرتا ہے کہ اے رب فلاں بن فلاں نے تیرے حبیب پر درود شریف بھیجا ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری جانب سے بھی اس پر دس درود پہنچاؤ اور حکم دیتا ہے کہ اس درود خوان کے درود کو اعلیٰ علیین میں مقام دو۔ پھر رب العالمین اس درود شریف کے ہر حرف کے بدلے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے تین سو ساٹھ سر ہوتے ہیں اور ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) زبانیں ہوتی ہیں۔ اور ہر زبان سے رب تبارک و تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے اور ان سب کا ثواب اس درود شریف کے پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے (نزہۃ المجالس جلد دوم صفحہ ۹۰)

۱۵۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِيْ يَزْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَيَحْبُوْ مَرَّةً وَيَخِرُّ مَرَّةً وَيَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَتْهُ صَلَاتُهُ عَلَيَّ فَأَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَأَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى جَاوَزَهٗ۔ ص۱۷۱

افضل الصلوٰۃ ص۱۴۱۔ کشف الغمہ جلد دوم

رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شب گذشتہ عجب معاملہ دیکھا کہ ایک شخص میری امت کا پل صراط پر کبھی چوتڑوں کے بل گھسٹتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور کبھی گر پڑتا ہے اور کبھی صراط سے چمٹ جاتا ہے پس اس کے پاس مجھ پر درود بھیجا ہوا آیا۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھا کیا اور اسے پل صراط سے پار کر دیا۔

۱۶۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَنْظُرُ إِلٰى مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا (افضل الصلوٰۃ ص۱۰)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک اللہ کریم مجھ پر درود پڑھنے والے کو نظر کرم سے دیکھتا ہے اور جس کو اللہ تعالےٰ نظر کرم سے دیکھتا ہے اسے کبھی عذاب نہ دیگا۔

۱۷۔ اَنَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ زَکٰوۃٌ لَّکُمْ (رواہ القاضی اسماعیل ص۲۶ والاصبهانی فی الترغیب الخصائص الکبریٰ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود پڑھو تمہارا درود تمہارے لئے زکوٰۃ ہے یعنی صدقہ کے حکم میں ہے۔

۱۸۔ قال رسول الله صلی الله علیه وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا زَکٰوةٌ

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگے (اللّٰھم صلی سے آخر تک) اے اللہ درود بھیج محمد صلی علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا اس کیلئے زکوٰۃ یعنی

قَالَ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ۔

(کشف الغمہ جلد دوم صہ۲۷)

فرمایا کہ صدقہ دینے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا کہ یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

۱۹- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطًا وَّالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

(کشف الغمہ جلد دوم ص۲۷)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان مجھ پہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب ا قیراط لکھ دیتا ہے اور قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے یعنی بیشمار ثواب ملتا ہے۔

۲۰- عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ

رواہ الاصبہانی خصائص الکبریٰ ص۲۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود شریف بھیجا کرو۔ تمہارا یہ درود شریف گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

حکایت حضرت ابو عبد اللہ النمیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام قیامت کے روز عرش کے قریب سبز جوڑا پہنے ہوئے کھڑے ہوں گے اور اپنی اولاد کو دیکھ رہے ہوں گے۔ جو جنت کی طرف رواں دواں ہوں گے اور جو دوزخ کی جانب جا رہے ہوں گے۔ اسی اثناء میں آپ کی نظر امت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک شخص پر پڑے گی جسے دوزخ کی طرف لئے جا رہا ہوگا۔ آپ بلند آواز سے پکاریں گے لے احمد، اے احمد۔ آپ لبیک فرما کر فرمائیں گے کیا معاملہ ہے تو آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کہیں گے کہ آپ کا ایک امتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہے۔ آپ یہ سن کر فرشتوں کے پیچھے دوڑ پڑیں گے اور فرمائیں گے اے فرشتو! ٹھہر جاؤ تو فرشتے عرض کریں گے ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ ہمیں حکم خداوندی ہے کہ اس شخص کو دوزخ میں لے جائیں۔ تب عرش مجید کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرینگے

اے رب تونے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے حق میں مجھے رسوا نہیں کرے گا۔ عرش مجید سے آواز آئے گی اے فرشتو! اَطِیْعُوْا مُحَمَّدًا میرے محبوب کی اطاعت کرو اور اس شخص کو ترازو عدل کی طرف لے جاؤ۔ تب فرشتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس امتی کو میزان عدل کے پاس لے جائیں گے۔ آپ سفید کاغذ کا ایک پرزہ ترازو کے دائیں پلڑے میں ڈال دیں گے، جس سے نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا اور اس کی نیکیاں بدیوں پر غالب آجائیں گی اور آواز آئے گی کہ اس بندے کو جنت میں لے جاؤ۔ وہ امتی عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا چہرہ اقدس کتنا خوبصورت ہے اور آپ کے اخلاق کتنے اچھے ہیں۔ آپ فرمائیں گے کہ آپ کون ہیں جس نے مجھ پر رحم کھا کر میری لغزشوں کو معاف کرا دیا۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اور یہ تیرا درود تھا جو تو مجھ پر پڑھتا تھا۔

(خصائص کبریٰ صہ ۲۶)

۲۱۔ قَالَ قَالَ رسول صَلَّی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطَهِّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ (افضل الصلوٰۃ صہ ۴۱)

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالےٰ اس کے دل کو نفاق سے ایسا پاک کر دے گا جیسا کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

۲۲۔ عن انس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ۔

حضرت انس رضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہیں ہوتا کہ دو دوست آپس میں ملتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں اور ان کے جدا ہونے سے پیشتر گذشتہ و آئندہ ان کے گناہ معاف نہ کر دیے جائیں۔

حکایت

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل پڑھ۔ جس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھ اور لیٹ جا اور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہ یہاں تک کہ سو جائے۔ اس نے اس پر عمل کیا۔ چنانچہ اس عورت نے اپنی بچی کو خواب میں دیکھا کہ سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ اس کے جسم پر تارکول کا لباس ہے۔ اور اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں جب وہ عورت صبح کو بیدار ہوئی تو دوبارہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی لڑکی کا حال عرض کیا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنی لڑکی کی طرف صدقہ کر شاید اللہ کریم اس کی وجہ سے اسے معاف کر دے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس تخت پر ایک بہت حسینہ جمیلہ لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر ایک نورانی تاج رکھا ہوا ہے۔ لڑکی کہنے لگی اے حسن! کیا تم نے مجھے پہچانا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ کہنے لگی۔ میں وہی لڑکی ہوں۔ جس کی ماں کو آپ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لڑکی نے عرض کی واقعی میرا حال وہی تھا جو میری ماں نے بیان کیا تھا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔ پھر یہ مقام تجھے کیسے حاصل ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں گرفتار تھے جو میری والدہ نے آپ سے بیان کیا ہے۔ ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب کو بخش دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیے گئے اور اس بزرگ

کی برکت سے یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین (افضل الصلوٰۃ صد ۵۴)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمْ

۲۳۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ حَجَّ حَجَّۃَ الْاِسْلَامِ وَغَزَا بَعْدَھَا غَزْوَۃً کُتِبَتْ غَزْوَتُہٗ بِاَرْبَعِمِائَۃِ حَجَّۃٍ فَانْکَسَرَتْ قُلُوْبُ قَوْمٍ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلَی الْجِھَادِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیْكَ اَحَدٌ اِلَّا کُتِبَتْ صَلَاتُہٗ بِاَرْبَعِمِائَۃِ غَزْوَۃٍ کُلُّ غَزْوَۃٍ بِاَرْبَعِمِائَۃِ حَجَّۃٍ (نزھۃ المجالس جلد دوم صد ۸۹)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فرضی حج کرے اور اور اس کے بعد ایک جہاد کرے تو اس کے جہاد کا ثواب چار سو حج کا لکھا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل ٹوٹ گئے جو جہاد پر قدرت نہیں رکھتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو وحی کی جو کوئی آپ پر درود شریف پڑھے گا تو اس کا ثواب چار سو جہاد کا لکھا جائے گا اور جہاد کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا۔

۲۴۔ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ اللّٰہِ وَمَنْ صَلَّتْ عَلَیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ رَبُّہٗ لَمْ یَبْقَ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَالْبِحَارِ السَّبْعِ وَالْاَشْجَارِ وَالنَّبَاتِ وَالطُّیُوْرِ وَالسِّبَاعِ وَالْاَنْعَامِ اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ۔ (نزھۃ المجالس جلد دوم صد ۹۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود بھیجیں اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر رب تعالیٰ درود بھیجتا ہے تو سات آسمانوں اور سات زمینوں اور سات سمندروں اور درختوں اور سبزیوں اور پرندوں اور درندوں میں کوئی چیز باقی نہیں رہ جاتی مگر اس شخص پر درود بھیجتی ہے۔

حکایت تحفۃ الحبیب میں مرقوم ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دربار رسالت میں ایک شخص کو حاضر کیا گیا۔ لوگوں نے

گواہی دی کہ اس شخص نے اونٹ چوری کیا ہے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ جب وہ شخص وہاں سے چلا تو یہ درود شریف پڑھنے لگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنْ صَلَاتِکَ شَیْءٌ۔ اونٹ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شخص نے مجھے نہیں چرایا ہے۔ سردار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس حاضر کرو۔ لوگوں نے اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں پیش کیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تو ابھی کیا پڑھ رہا تھا۔ اس نے عرض کیا میں نے آپ پر درود شریف پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہی سبب تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے مدینہ منورہ کی گلیوں میں تیز چل رہے ہیں۔ قریب تھا کہ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو جاتے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب تو پل صراط سے گزرے گا تو تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین۔
(نزہۃ المجالس جلد دوم ص۸۹)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اسی طرح ایک اور روایت میں کہ رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجے۔ جب پہلے آسمان والے فرشتے یہ سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا درود تجھ پر سو دفعہ ہو۔ پھر جب دوسرے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ کا درود تجھ پر دو سو مرتبہ ہو۔ جب تیسرے آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تجھ پر اللہ جل شانہ کا درود ہزار مرتبہ ہو۔ جب چوتھے آسمان والے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت کا درود تجھ پر دو ہزار مرتبہ ہو۔ جب پانچویں آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا درود تجھ پر چار ہزار دفعہ ہو۔ جب چھٹے آسمان والے سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تجھ پر اللہ عزوجل کا درود چھ ہزار بار ہو۔ جب ساتویں

آسمان والے فرشتے سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا درود سات ہزار دفعہ ہو۔ اس وقت اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ اس بندے کے درود کا ثواب میرے ذمہ رہنے دو۔ جیسا کہ اس نے ادب و احترام سے میرے محبوب پر درود پڑھا ہے۔ براہ کرم مجھ پر حق ہے کہ میں اس کے تمام گناہ بخش دوں۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم صـ۹)

حکایت روایت ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریا پر اپنا عصا مارا اور دریا نہ پھٹا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھو پھر عصا مارو۔ چنانچہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجا اور عصا مارا تو دریا باذن اللہ پھٹ گیا (اور اس میں بارہ راستے بن گئے) الحمد للہ رب العالمین۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم صـ۱۹)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۲۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ كَاهِلِ الصَّحَابِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا اَبَا كَاهِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ كُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّكُلَّ لَیْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَّغْفِرَ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَذٰلِكَ الْیَوْمَ۔ (افضل الصلوٰۃ صـ۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو کاہل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اے ابو جو شخص مجھ پر ہر دن تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور ہر رات تین دفعہ محبت و شوق سے پڑھے گا تو اللہ کریم کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس شخص کے اس رات اور دن کے گناہ بخش دے گا۔

حکایت ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ ہمیشہ فسق و فجور کر کے اپنے نفس پر زیادتی کرتا تھا۔ میں اسے سمجھاتا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کو چھوڑ دے۔ لیکن وہ نصیحت پر عمل نہ کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو میں نے خواب میں اسے

جنت میں دیکھا اور پوچھا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوگیا (حالانکہ تو بڑا پاپی آدمی تھا) اس نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک دفعہ ایک محدث کے پاس حاضر ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو کوئی احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود پڑھتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے تو میں نے اور دوسرے حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا تو اللہ کریم نے ہم سب کو بخش دیا۔ (نزہتہ المجالس جلد دوم صہ ۹۴) الحمد للہ رب العالمین

حکایت شیخ مجد الدین فیروز آبادی سند متصل سے ابو المظفر محمد بن عبد اللہ خیام سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز مغارۂ کعب کی طرف گیا۔ اور راستہ بھول گیا۔ اچانک میں نے ایک مرد دیکھا جس نے مجھے کہا کہ میرے پاس آجاؤ۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا۔ میں نے دل میں کہا کہ شاید یہ خضر ہیں۔ میں نے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے اپنا نام خضر بن الیشا ابو العباس تبلایا میں نے ان کے پاس ایک اور بزرگ بیٹھے ہوئے دیکھے میں نے ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ بزرگ الیاس بن شام ہیں۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحمت فرمائے کیا تم نے محبوب خدا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا مجھے اس چیز سے خبر دو جو تم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہے۔ تاکہ میں تم سے روایت کرسکوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پڑھے تو اس کا دل نفاق سے ایسا پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ ناپاک کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔ نیز جو شخص صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر ستر دروازے رحمت کے کھول دیتا ہے۔ نیز یہ حدیث بھی بیان کی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس میں بیٹھ کر یہ پڑھتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اللہ تعالیٰ اس پر فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اسے غیبت کرنے سے روکتا ہے۔ اور مجلس سے اٹھ کر پڑھے :ر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اللہ سبحانہٗ لوگوں کو روک دیتا ہے کہ اس کی غیبت کریں۔ (جذب القلوب صہ ۲۵۲)

درود شریف کے فضائل بیشمار ہیں

فقیر غفرلہ نے درود شریف کے فضائل کے متعلق ۲۵ احادیث اس کتاب میں ذکر کی ہیں۔ اگرچہ جملہ فضائل کا احصاو شمار ناممکن ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر درود بھیجے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کی ڈیوٹی مقرر فرمائی ہے کہ روضہ اطہر پر حاضری دیں اور آپ پر صلاۃ والسلام کا ہدیہ پیش کریں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی مجلس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شروع ہوا تو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہر روز بلاناغہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستر (۷۰) ہزار فرشتے روضہ اطہر پر حاضری دیتے ہیں اور آپ پر صلوٰۃ والسلام پڑھتے رہتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو ستر ہزار فرشتے اور اسی وقت آجاتے ہیں اور صلاۃ والسلام پڑھنے لگ جاتے ہیں اور یہ سلسلہ اتنے وقت جاری رہے گا جبکہ (قیامت کے دن) محبوب کبریا اپنی قبر انور سے ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رواہ الدارمی۔ (جذب القلوب صہ ۲۵۲)

درود شریف وہ تحفہ ہے جو حضرت حواؑ کا مہر مقرر ہوا تھا محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ مدارج النبوت میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر اپنا ہاتھ بڑھانا چاہا تو فرشتوں نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کرو آپ نے فرشتوں سے دریافت فرمایا کہ مہر کیا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ محبوب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تین مرتبہ درود پاک پڑھنا اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔ (مدارج النبوت جلد دوم صہ ۵)

. یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

درود شریف وہ وظیفہ ہے جس کے بغیر بارگاہِ الٰہی کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زیر آیت کریمہ "وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا ہُ" تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کو اللہ احکم الحاکمین نے تورات عطا فرمائی تو آپ بہت خوش ہوئے۔ بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا الٰہی! تو نے مجھے ایسی بزرگی کے ساتھ مشرف فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی کو اس کے ساتھ مکرم نہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) چونکہ ہم نے تیرے دل کو سب سے زیادہ متواضع پایا۔ لہٰذا اپنی کلام و رسالت سے مشرف فرمایا۔

فَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشَّاکِرِیْنَ وَمُتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ وَعَلٰی حُبِّ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)	جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے اسے پکڑ لو اور شکریہ ادا کرو اور مرتے دم تک میری توحید اور محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رہنا۔

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں جس کی محبت تیری توحید کے ساتھ مقرون ہے۔ ارشاد ہوا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ہیں جن کا نام گرامی آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے عرش پر لکھا گیا۔ اگر تو میری بارگاہ میں قرب چاہتا ہے تو ان پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام نے عرض کیا کہ مولیٰ! مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پورے طور پر آگاہ فرمادے کہ وہ کون ہستی ہے کہ جن کے بغیر تیرے دربار میں قرب حاصل نہیں ہو سکتا تو اللہ جل شانہ نے فرمایا اے موسیٰؑ!

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُہٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَلَا الشَّمْسَ وَلَا الْقَمَرَ وَلَا اللَّیْلَ وَلَا النَّھَارَ وَلَا مَلَکًا مُقَرَّبًا وَلَا نَبِیًّا مُرْسَلًا وَلَا اِیَّاکَ	اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت نہ ہوتی تو میں نہ جنت نہ دوزخ نہ آفتاب نہ ماہتاب نہ رات نہ دن نہ فرشتے مقرب نہ نبی مرسل اور نہ تجھے پیدا کرتا۔

(معارج النبوۃ رکن دوم ص۳)

حکایت

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد کرتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اگاؤں، اس کے بعد فرمایا اے موسیٰ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی تو موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتاؤ۔ ارشاد ہوا کہ میرے محبوب پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (افضل الصلوٰۃ ص۴۹)

درود خوان بارگاہِ رسالت میں منظور نظر ہے

جس طرح درود شریف پڑھنے سے بارگاہ خداوندی میں قرب حاصل ہوتا ہے اسی طرح بارگاہِ رسالت میں درود خوان منظور نظر ہو جاتا ہے۔ طبرانی ایک جماعت صحابہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر آپ کو سلام پیش کیا تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو اپنے صدیق اکبر کے درمیان بٹھایا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کو میرے اور اپنے درمیان بٹھاتے ہیں۔ حالانکہ میرے نزدیک آپ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود پڑھتا ہے جو کسی نے نہیں پڑھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یہ کونسا درود شریف پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ درود پڑھتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص۹)

دوسری فصل

درود خوان کے لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی سفارش

درود شریف کی ایک برکت یہ ہے کہ شخص کتنا گناہ گار ہو مگر اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوگا تو کل قیامت کے روز شفیع المذنبین سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس کے حق میں شفاعت فرمائیں گے۔ جس سے اس کے گناہ بخشے جائینگے اور جنت میں داخل ہوگا۔ اس مسئلہ کے متعلق سرکار مدینہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنئے :۔

۱۔ عن رویفع اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ رواہ احمد (مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود شریف بھیجے اور یہ کہے لے اللہ اپنے حبیب کو قیامت کے روز اس مقام میں نازل فرما جو تیرے نزدیک مقرب ہے یعنی مقامِ محمود پر تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے

جگہ مقرب سے مراد مقامِ محمود ہے یوں تو حضور شفیع المذنبین ہیں۔ آپ سب مسلمانوں کی شفاعت کریں مگر درود خوان کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

۲۔ عن عَبْدُ اللّٰہ ابن عُمرو بن العاص قال قال رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص راوی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان دینے والے کی اذان سنو تو جو الفاظ

ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلوٰةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

رواہ مسلم (مشکوٰۃ شریف ص۶۴)

کہے تم بھی وہی کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجا کرو بیشک جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو صرف ایک کو اللہ کے بندوں میں سے ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گی۔

مانند اس چیز کے کہ مؤذن کہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا ہے تم بھی کہو۔ مگر حَیَّ علی الصلوٰۃ اور حَیَّ علی الفلاح کا جواب لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ اسی طرح الصلوٰۃ خیر من النوم کا جواب صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وبالحقِّ نطَقْتَ ہے۔

۳۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رواہ طبرانی،

(الخصائص الکبریٰ ص۲۶)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس دفعہ درود پاک پڑھے۔ اس کو قیامت کے روز میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

۴۔ عن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلوٰةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے اس وقت کہ اذان سنے یعنی بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے کے

اَلْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

رواہ البخاری (مشکوٰۃ شریف ص۶۵)

تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ الا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے پروردگار اس پکار پوری کہ یعنی اذان کے اور نماز قائمہ کے دے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ یعنی بلند درجہ جنت میں اور بزرگی اور پہنچا اس کو مقام محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تو نے اس کا تو واجب ہوجاتی ہے اس کے لئے شفاعت میری دن قیامت کے۔

فائدہ اذان کو دعا اس لئے فرمایا کہ یہ نماز کی طرف بلاتی ہے اور مقام محمود وہ مقام ہے کہ تمام مخلوق سیدالعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرے گی۔ اور مقام شفاعت ہے۔ تمام عالم حیران و سرگرداں ہوں گے اور کوئی انبیاء اور رسولوں میں ہیبت اور دہشت سے دم نہیں مار سکے گا۔ اس وقت شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر شفاعت کا دروازہ کھلوائیں گے۔ (مظاہر حق ص۲۲۶)

۵۔ عن ابی بکر رضی اللہ عنہُ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(افضل الصلوٰۃ ص۴۰)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو کوئی مجھ پر درود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

۶۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَھَبَ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ عِنْدَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حج الوداع میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ معافی مانگنے کے وقت اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دیتا ہے پس جو شخص سچے

الاستغفار فمن استغفر بنية صادقة غفرله ومن قال لا اله الا الله رجح ميزانه ومن صلى على كنت شفيعه يوم القيمة۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی بسند جید) (جواہر البحار جلد چہارم ص۱۶۶)

دل سے معافی چاہے گا اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے اور جو لا الہ الا اللہ کا ورد کرے گا اس کا پلہ (قیامت کے دن) بھاری ہوگا اور جو مجھ پر درود پڑھے میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔

حکایت ایک شخص کا بیان ہے کہ میں ایک ظالم بادشاہ کے ظلم وستم کی وجہ سے جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ میں نے زمین پر چند خط (لکیریں) کھینچے اور اس کا نام قبر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھا اور ایک ہزار بار درود شریف پڑھ کر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ پروردگار! میں اس قبر کے صاحب کو تیری بارگاہ میں اپنا شفیع بناتا ہوں۔ تو مجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت کی برکت سے اس ظالم بادشاہ کے خوف و ڈر سے امن عنایت فرما۔ ہاتف نے آواز دی نعم الشفیع محمد وان کان بعید المسافة فانه قریب فی المنزلة والکرامة۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہترین شفیع ہیں اگرچہ آپ مسافت کے اعتبار سے دور ہیں مگر درجے اور کرامت کے اعتبار سے قریب ہیں تو واپس ہو جا ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔ چنانچہ جب وہ واپس آیا تو پتہ چلا کہ ظالم بادشاہ ہلاک ہو چکا ہے۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص۹۰)

حکایت ابوحامد قزوینی نے اپنی کتاب مفید العلوم میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سر امنہ وغیرہ خنزیر جیسا ہو گیا۔ یہ دیکھ کر بیٹا بہت رویا اور بارگاہ الٰہی میں دعا اور عاجزی کرنے لگا۔ اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا۔ اس لئے اس کی صورت وشکل بدل گئی۔ لیکن رحمۃ للعالمین سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے حق میں سفارش فرمائی ہے

اس نے جب بھی آپ کا ذکر پاک سنتا تھا تو درود شریف بھیجا کرتا تھا آپ کی
سفارش سے اس کو اس کی اپنی اصلی صورت پر لوٹا دیا گیا۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۱۹۱)

حکایت لوگوں نے ایک مرد کو دیکھا کہ طواف و سعی اور تمام مواقف اور مناسک حج میں سوائے درود شریف کے اور کوئی دعا نہیں پڑھتا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تو کوئی دعائے ماثورہ میں سے نہیں پڑھتا ہے اور صرف درود شریف ہی پڑھتا ہے اس نے کہا میں نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ درود شریف کے ساتھ کوئی دعا شریک نہیں کرونگا اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی تو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ گدھے کی طرح ہو گیا۔ یہ دیکھ کر مجھ پر غم واندوہ مسلط ہو گیا۔ پھر مجھے نیند آگئی۔ میں نے خواب میں اپنے مولا و آقا حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو اپنے والد کے لیے سفارش کی درخواست کی اور شکل کی تبدیلی کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ سود خوار تھا اور ہر سود خوار کی دنیا و آخرت میں یہی سزا ہے۔ لیکن تیرا والد ہر رات سوتے وقت مجھ پر سو دفعہ[۱۰۰] درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اس لیے میں نے اس کی سفارش کی ہے جو قبول ہو چکی ہے۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے والد کے چہرے کو چہرے کو دیکھا تو ایسا چمک رہا تھا جیسا کہ چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے اور دفن کے وقت ہاتف سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عنایت و بخشش صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی وجہ ہوئی ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۵۳)

حکایت حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں طواف کعبہ کر رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پہ درود پاک ہی پڑھتا تھا اور کوئی دعا و تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس نے پوچھا آپ کون ہیں میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ (رحمۃ اللہ علیہ) اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے بتایا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچے تو میرا والد بیمار ہو گیا میں ان کا دوا دارو کر رہا تھا کہ والد کا انتقال ہو گیا اور ان کا

چہرہ سیاہ (کالا) ہو گیا۔ میں یہ دیکھ کر بہت غمزدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھا اور کپڑے سے ان کا چہرہ ڈھانک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین و جمیل میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں انہوں نے میرے والد کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ان کے چہرے پہ اپنا ہاتھ پھیرا تو والد کا چہرہ سفید ہو گیا۔ جب وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ جل شانہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے میرے والد پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ انہوں نے فرمایا۔ تو مجھے نہیں جانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہ گار تھا۔ لیکن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

(افضل الصلوٰۃ صہ۵۵)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّهِمِ

دوسرا باب

اس میں تین فصلیں ہیں

فصل اوّل کثرت درود شریف میں

حضرت اسید المرسلین رحمۃ للعالمین | کثرت سے درود شریف پڑھنا غلامانِ مصطفےٰ کا کام ہے

حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت مسلمہ پر اتنے احسانات ہیں کہ کوئی مسلمان ان کا بدلہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے امت مسلمہ کے ہر فرد پر لازم ہے کہ اپنے آقا و مولا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت درود پاک بارگاہِ رسالت میں پیش کر کے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرے جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں گے تو اللہ کریم بھی خوش ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں۔ مومن کامل اور محب صادق پر لازم ہے کہ اس عبادت (درود پاک پڑھنا) کی کثرت کریں۔ جتنا مخصوص عدد پڑھ سکتا ہو اس پر دوام و مواظبت کرے اور ہر دن اپنا مقرر وظیفہ رکھے اور ہمیشہ اس وظیفہ کو ادا کرتا رہے۔ کیونکہ مروی ہے خیر العمل ادومہ وقلیل دائم خیر من کثیر منقطع یعنی بہتر عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔ اگرچہ تھوڑا ہو۔ اس کثیر سے بہت اچھا ہے جو کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا۔ چاہیئے کہ روزانہ ہزار سے کم نہ ہو۔ ورنہ پانچ سو بار پر اکتفا کرے۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو سو سے کم نہ ہو۔ بعض حضرات کا وظیفہ تیس ۳۰ سو کا اور

بعض کا بیس۲۰ سو صبح و شام کا تھا۔ اور چاہیئے کہ سوتے وقت بھی ایک معین مقدار میں درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ بعض مشائخ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم نے قرأت قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ سے خدائے واحدہٗ لاشریک کو پہچانا ہے۔ اور کثرت درود کی برکت سے محبوب کبریا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صحبت سے مشرف ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو شخص کثرت سے درود پاک پڑھتا رہے گا تو وہ خواب اور بیداری میں زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ اور بعض متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے کہ جب اولیاء کاملین اور مرشد باشریعت نہ مل سکے تو بکثرت درود شریف پڑھے۔ اس سے اس کے باطن میں نور عظیم پیدا ہو گا جو مرشد کامل کا کام دے گا اور اس کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض پہنچے گا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (جذب القلوب صـ ۲۴۹، صـ ۲۴۹)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا کہ کم از کم درود پاک کی سات۷ سو مرتبہ ہر دن اور سات۷ سو مرتبہ ہر رات میں (افضل الصلوٰۃ صـ ۳۰)

حضرت شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر دن کا وظیفہ درود پاک دس۱۰ ہزار مرتبہ اور شیخ احمد زواری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر روز کا چالیس۴۰ ہزار دفعہ تھا اور فرماتے تھے۔ کہ ہماری طریقت میں یہ ہے کہ ہم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتنی کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں کہ فخر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بیداری کی حالت میں ہماری مجلس میں تشریف لاتے اور ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرح آپ کی صحبت سے مستفیض ہوتے اور آپ سے دینی امور کے متعلق پوچھتے اور ان حدیثوں کے متعلق دریافت کرتے جن کو حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے اور جس طرح سرکار فرماتے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ (افضل الصلوٰۃ صـ ۳۱)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

اب وہ مبارک حدیثیں لکھی جاتی ہیں جن میں کثرت درود پاک کا حکم ہے اور ساتھ ہی کثرت درود پاک کے فوائد کا ذکر ہوگا۔

۱۔ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اسکی مقدار اپنی اوقات دعا میں سے کتنی مقرر کروں آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی تو فرمایا تجھے اختیار ہے اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف کر دوں۔ آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی کر دوں آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپکے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔

خلاصہ مطلب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ہے کہ میں بجائے دیگر دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود شریف ہی پڑھا کروں گا محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جب میرے شیخ بزرگوار حضرت عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے رخصت کیا تو فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مثل درود شریف کے اوپر رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہیئے کہ اپنے تمام

اوقات کو اس میں صرف کرنا اور کسی چیز میں مشغول نہ ہونا۔ میں نے عرض کیا کیا اس کے لئے کوئی عدد معین ہے۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ اس کے ساتھ رطب اللسان ہو جاؤ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ اور اس میں مستغرق ہو جاؤ۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صد ۴۰۹)

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ درود شریف وہ وظیفہ ہے جس کے پڑھنے سے گناہ مٹتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت کے غموں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

حکایت شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا اللہ رحیم نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا ہے اور جنت میں داخل فرما دیا۔ انہوں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو درود پاک کا شمار زیادہ نکلا۔ اللہ کریم نے فرمایا۔ اتنا کافی ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم صد ۹۴)

حکایت ایک جماعت نے ایک شخص پر شہادت دی کہ اس نے ایک اونٹ چوری کیا ہے۔ خلیفہ اعظم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر درخواست دی کہ اس شخص کو معاف کردو (آپ نے معافی دیدی) آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ کس وجہ سے تو نے نجات پائی ہے تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہر روز آپ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا تھا۔ اسی وجہ سے میں سزا سے بچ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جیسا کہ تو دنیا کے عذاب سے چھوٹ گیا ہے اسی طرح آخرت کے عذاب سے بھی چھٹکارا پائے گا۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم صد ۹۵)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانا جنت

مِنَ الْجَنَّةِ۔ (افضل الصلوٰۃ صد۲۱) میں دیکھ لے گا۔

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَائِۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللہُ لَہٗ مَائَۃَ حَاجَۃٍ اَیْسَرُھَا عِتْقُہٗ مِنَ النَّارِ (افضل الصلوٰۃ صد۲۱)

فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ہر روز سو مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا اس کی سب سے آسان حاجت دوزخ سے آزادگی ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بعض تواریخ کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص گناہ گار تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو بغیر تجہیز و تکفین کے زمین پر پھینک دیا۔ اللہ جل شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس شخص کو غسل دے کر اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ میں نے اسے بخش دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ توراہ کو کھولا تھا۔ اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر درود پاک پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کو بخش دیا ہے (قول بدیع و افضل الصلوٰۃ ص۲۹)

۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔ (افضل الصلوٰۃ صد۲۷)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی ہولناکیوں سے زیادہ نجات پانے والا وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھنے والا ہوگا۔

حکایت شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی وفات پاگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا کیسے گذری؟ اس نے کہا حضرت! آپ کو کیا بتاؤں بہت ہی سخت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور منکر نکیر کے سوال کے وقت بڑی تنگی ہوئی میں نے اپنے دل میں کہا مولا! کیا میں اسلام پر نہیں مرا تو مجھے ایک آواز سنائی دی کہ یہ دنیا میں تیری

بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے عذاب دینے کا ارادہ کیا تو اسی وقت ایک حسین وجمیل شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس سے نہایت ہی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ اس نے مجھے فرشتوں کے جوابات بتا دیئے۔ میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون صاحب ہیں۔ انہوں نے جواب دیا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرت درود سے پیدا کیا گیا ہوں میں اس بات پر مامور ہوں کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (جذب القلوب ۲۵۰)

(نزہتہ المجالس جلد دوم صہ ۹۴)

۵۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ ظُلُمٰتِ الصِّرَاطِ فَاَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ۔ (کشف الغمہ جلد دوم صہ ۲۶۹)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے روز پل صراط کے اندھیرے میں نور ہو گا پس مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔

(افضل الصلوٰۃ صہ ۲۶)

حکایت ابوالقاسم مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد مرحوم رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کرتے تھے۔ خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا کہ یہ ستون کیسا ہے؟ تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ (قول بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

۶۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَسُرَ عَلَیْہِ شَیْءٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَحُلُّ الْعُقَدَ وَتَکْشِفُ الْکُرَبَ۔ (افضل الصلوٰۃ صہ ۲۷)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص پر کوئی چیز تنگ ہو جائے تو مجھ پر بکثرت درود پاک بھیجے کیونکہ یہ مشکلات کو حل کرتا ہے اور سختیوں کو دور کرتا ہے۔

حکایت عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں

گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر سخت چوٹ لگ گئی جس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آگیا۔ میں نے رات بڑی بے چینی سے گزاری۔ جب میری آنکھ لگ گئی تو میں نے اپنے آقا و مولیٰ حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں صرف اتنا ہی عرض کیا تھا یا رسول اللہ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا۔ (قول بدیع)

حکایت بعض صلحا میں سے ایک صاحب کو حبس بول کا مرض لاحق ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان رحمۃ اللہ علیہ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف بیان کی۔ انہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کیوں غافل ہے یہ درود شریف پڑھا کر۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ۔ خواب سے بیدار ہو کر ان صاحب نے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض جاتا رہا۔

(از نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۲)

حکایت ایک صاحب کسی بیمار کے پاس تشریف لے گئے اجبکہ ان کی نزع کی حالت تھی ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا۔ اس لئے کہ میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔ (از نزہۃ المجالس ج۲ ص۹۲)

اس سے ثابت ہوا کہ کثرت درود شریف کی برکت ہر قسم کی سختی اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

۷۔ قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَتُهٗ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص پر کوئی حاجت تنگ ہو

فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ (افضل الصلوٰۃ ص۲)

جائے یعنی پوری نہ ہوتی ہو تو وہ مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھے کیونکہ درودِ پاک غم واندوہ اور سختیوں کو دور کرتا ہے۔ اور رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں پوری کرتا ہے

حکایت صلحا میں سے ایک صالح شخص پر تین ہزار دینار کا قرضہ چڑھ گیا۔ اور صاحبِ دین نے قاضی (مجسٹریٹ) کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ قاضی نے اس کو ایک ماہ کی مہلت دی۔ وہ نیک مرد قاضی کی عدالت سے باہر آیا اور نہایت تضرع وزاری سے ایک مسجد میں بیٹھ کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ چاند کی ستائیسویں ۲۷ تاریخ کو رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ حق تعالی تیرا قرضہ ادا فرما دے گا۔ تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور اسے کہہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اسے تین ہزار دینار دے دے تاکہ وہ اپنا قرضہ ادا کرے۔ مرد صالح فرماتے ہیں کہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو خوش وخرم پایا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر وزیر صاحب اس واقعہ کی صداقت کی علامت پوچھے تو میں اس کا کیا جواب دوں گا۔ چنانچہ میں ایک روز ٹھہر گیا پھر دوسری رات زیارت مصطفےٰ سے مشرف ہوا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ تو وزیر کے پاس نہیں گیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں اس واقعہ کے صدق کی نشانی چاہتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری اس بات کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر علامت پوچھے تو کہہ دینا کہ تو ہر روز بنماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک لوگوں سے ہم کلام ہونے سے پہلے پانچ ہزار مرتبہ درود پاک کا تحفہ مجھ پر بھیجتا ہے اور اس بات کا علم سوائے خداوند تعالےٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کسی کو نہیں ہے مرد صالح فرماتے ہیں کہ میں وزیر موصوف کے پاس چلا گیا اور خواب کا واقعہ اس کے سامنے بیان کیا اور ساتھ ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کردہ

علامت بھی بیان کی۔ وزیر موصوف بڑے خوش ہوئے اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحبا ہو۔ یعنی خوش آمدید کہا اور اسی وقت تین ہزار دینار مجھے دے کر کہا کہ اس سے اپنا قرض ادا کرو اور تین ہزار دینار اور پیش کیے کہ ان کو اپنے اہل و عیال میں خرچ کرو۔ اور تین ہزار دینار اور دیئے کہ ان سے تجارت کا کاروبار کرو اور مجھے قسم دلائی کہ محبت کا رابطہ قطع نہ کرنا اور جو ضرورت پیش آئے تو مجھے تکلیف دینا (میں اس کو ضرور پورا کروں گا) میں نے (وقت مقرر پر) تین ہزار دینار قاضی صاحب کے پاس لے گیا تاکہ وہ صاحب دین کو سپرد کردے۔ اتنے میں صاحب دین غمزدہ اور افسردہ دل ہوکر قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیناروں کو شمار کرکے اس کے حوالہ کیے اور اپنا تمام واقعہ ان کو بتایا۔ تو قاضی صاحب نے کہا کہ یہ تمام بزرگی صرف وزیر کو کیوں حاصل ہو۔ اس قرضہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔ صاحبِ دین نے کہا کہ میں نے اللہ جلّ شانہٗ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا قرضہ معاف کیا۔ قاضی صاحب نے کہا میں نے جو تین ہزار دینار قرضہ کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کیے ہیں، ان صاحب کو دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ تین ہزار دینار اس صالح مرد کے حوالے کردیے۔

(جذب القلوب صہ ۲۵۴، ۲۵۵)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

۸۔ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً۔

رواہ ترمذی (مشکوٰۃ شریف صہ ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق قیامت کے روز لوگوں میں سے سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ درود پاک بھیجے۔

ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ اس بات پر کہ قیامت کے دن محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ حضرات زیادہ درود شریف پڑھنے والے ہیں۔ (مظاہر حق جلد اول صہ ۳۰۵)

۹۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِیْ وَاَحْیٰی سُنَّتِیْ وَاَکْثَرَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ۔

(افضل الصلوۃ صہ ۲۹)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین آدمی قیامت کے روز عرشِ الٰہی کے سایہ کے نیچے ہوں جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دُور کرے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔ تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود پاک پڑھے۔

۱۰۔ عَنْ کعب الاحبار رضی اللہ عنہ قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی موسٰے (علیہ السلام) اَتُحِبُّ اَنْ لَّا یَنَالَکَ مِنْ عَطَشٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

رواہ الاصبہانی (خصائص کبریٰ ج۲ صہ ۲۶۷)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تجھے قیامت کے روز پیاس نہ لگے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیج۔

۱۱۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لَیَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَیَّ اَقْوَامٌ لَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ۔ (افضل الصلوۃ صہ ۲۸، شفا شریف ج۲ صہ ۶۱)

رسول اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میرے کوثر پر قومیں داخل ہوں گی اور میں ان کو کثرت درود کی وجہ سے پہچانوں گا جو مجھ پر بھیجا گیا۔

۱۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اَکْثَرُکُمْ اَزْوَاجًا فِی الْجَنَّۃِ اَکْثَرُکُمْ صَلٰوۃً عَلَیَّ (افضل الصلوۃ صہ ۲۸)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے زیادہ بیویاں جنت میں اس کی ہونگی جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوگا۔

حضرات مسلمین! سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم خیر وارشاد ہدایت وغیرہ سے جو امت پر فرمائے ہیں اور امت کو آپ کی خیر و برکت سے جو سعادت دارین حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بدلے میں امت کو چاہیئے کہ ہر قدم پر اور ہر سانس میں درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ جبکہ امت کو اس میں سینکڑوں دنیوی و اخروی فوائد بھی حاصل ہوتے ہوں۔ اگر کسی شخص کے ساتھ کسی نے کوئی دنیاوی احسان کیا ہو اور یہ شخص اپنے محسن کے تذکرے کے وقت اس کے احسان کا اعتراف نہ کرے یا اس کو بھلائی سے یاد نہ کرے تو یہ شخص اس کو احسان فراموش کہے گا۔ لہذا وہ ذات مقدس جس کے انعامات واحسانات کی حقیقت کا دل میں اندازہ کرنا ہی ناممکن ہے اس پر ہزاروں لاکھوں درود شریف بھی بھیجا جائے تو کم ہے۔ خود سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خدائے حقیقی نے امت کو بکثرت درود پاک پڑھنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ اب اس کے متعلق ایک حکایت سماع فرمایئے۔

حکایت حافظ ابو نعیم رحمتہ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔ میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ یا محض اپنی رائے سے اس پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سفیان ثوری۔ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے اور دن سے رات نکالتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ تو نے کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اور پھر اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے میں نے پہچانا کہ کوئی دوسری ذات ہے جو میرے کاموں کو انجام

دیتی ہے۔ میں نے پوچھا یہ درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا۔ میری ماں وہیں مرگئی۔ اور اس کا چہرہ کالا ہوگیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا گناہ ہوا ہے۔ اس سے میں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک بادل آیا۔ اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہوگیا۔ اور پیٹ پر پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ جس نے میری اور میری ماں کی مصیبت کو دور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارا نبی محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قدم اٹھایا کرے یا رکھا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کرو۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص۸۹)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اب ذرا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات بھی سنئے کہ آپ کتنے حسین پیرایہ میں اپنے مولا و آقا حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہیں اور محبت و پیار سے بار بار اپنے نبی محترم پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنا جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنا آپ کے فراق سے رونے لگا۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا (یہ حدیث پاک کا مشہور قصہ ہے) یارسول اللہ آپ کی امت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس تنے کے (یعنی امت اپنے سکون کے لئے آپ کی توجہ کی

زیادہ محتاج ہے) یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر بلند ہے کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی ـــــ اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ حضور کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی بلند ہے کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں"۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان" آپ کا علو شان اللہ جلّ شانہٗ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں تشریف لائے۔ لیکن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ الآیۃ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان"۔ آپکی فضیلت کا اللہ کے ہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان"۔ اگر حضرت موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ عزّ وجلّ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا (یہ سرکار کا عظیم معجزہ ہے) یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ کہ اگر حضرت سلیمان (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہوا ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی اوپر لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں۔ صلی اللہ علیک۔ اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اگر حضرت عیسیٰ (علیٰ نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مُردوں کو زندہ فرما دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اسلئے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔" حضرت نوح (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ"۔ اگر آپ بھی ہمارے لئے بد دعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا۔ بے شک کافروں نے آپ کی پشت مبارک کو روندا جبکہ آپ نماز میں سجدہ میں تھے۔ آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوہ احد میں آپ کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا۔ آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا، اور آپ نے بجائے بد دعا کے یوں ارشاد فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان"۔ آپ کی عمر شریف کے بہت تھوڑے سے حصے میں اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طویل عمر (ایک ہزار سال) میں اتنے لوگ مسلمان نہ ہوئے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہو سکے ان کی تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے (آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے۔ (بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے۔ رَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اتنی کثیر تعداد میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا) اور حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآن مجید میں ہے وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ) یا رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان" اگر آپ اپنے ہم جنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخاست فرماتے تو آپ ہمارے

پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہو سکتا تھا اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمعصروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ بیشک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا" بالوں کے کپڑے پہنے۔ گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹا، اور یہ امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود و سلام بھیجے۔ (احیاء العلوم جلد اول صہ ۳۱)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا — عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

غرضیکہ کثرت درود شریف سے انسان اس بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں بڑا عالم عامل جو کثرت درود پاک کا وظیفہ نہیں رکھتا نہیں پہنچ سکتا۔ قطب ربانی و عارف صمدانی سید عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نورالدین شونی قدس سرہٗ کے زمانہ میں ایک بزرگ تھے جو علم و عمل کے اعتبار سے آپ سے زیادہ تھے مگر وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجتے تھے اور ہمارے شیخ اپنے آقا و مولیٰ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف بھیجتے تھے۔ چنانچہ وہ بزرگ باوجود کثرت علم عمل کے ہمارے شیخ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکے۔ کثرت درود شریف کی وجہ سے تمام علماء اور مجذوب ہمارے شیخ سے محبت و پیار کرتے تھے اور آپ کی تمام حاجتیں پوری ہوتی تھیں۔

(لواقع الانوار صہ ۲۸۵)

کعبے کے بدر الدجےٰ تم پر کروڑوں درود — طیبہ کے شمس الضحےٰ تم پر کروڑوں درود
شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود — دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
جان و دل اصفیاء تم پہ کروڑوں درود — آب و گل انبیاء تم پہ کروڑوں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب — نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروڑوں درود

وہ شب معراج راج وہ صف محشر کا تاج — کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود

تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود — تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور — لِمْ ہے یہ وہ اِنْ ہوا تم پہ کروڑوں درود

خلق تمہاری جمیل، خلق تمہارا جلیل — خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے ماہ تمام جملہ رسل کے امام — نوشۂ ملکِ خدا تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام — تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم — بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم — تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم — تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں درود

مظہر حق ہو تمہیں مُظہر حق ہو تمہیں — تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن — ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور — بخش جرم خطا تم پہ کروڑوں درود

آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا — سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام — مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود

کام غضب کے کئے اس پہ ہے سرکار سے — بندوں کو چشم رضا تم پہ کروڑوں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے — جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہے نام رضا تم پہ کروڑوں درود

دوسری فصل درود شریف کے فوائد میں

درود شریف کے فوائد تو بے شمار ہیں ——— مگر اس کتاب میں چالیس

فائدے ذکر کیے جائیں گے۔ اللہ کریم قبول فرمائے۔ آمین

پہلا[۱] - اللہ تعالٰے کے حکم کی تعمیل ہے۔ دوسرا[۲] - اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ کی موافقت ہوتی ہے۔ اگرچہ دونوں کی صلوٰۃ میں فرق ہے۔ اس لئے

ہماری صلوٰۃ ودعا وسوال ہے اور اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ ثنا و انعام ہے۔ جس کی تصریح مقدمہ میں ہو چکی ہے۔ تیسرا فائدہ[۳] ملائکہ کی صلوٰۃ کی موافقت ہوتی ہے۔ چوتھا[۴] - ایک مرتبہ پڑھنے سے دس مرتبہ خدا کی صلوٰۃ پڑھنے والے پر نازل ہوتی ہے۔ پانچواں[۵] پڑھنے والے کو دس درجے ثواب وفضیلت کے عطا ہوتے ہیں۔ چھٹا[۶] دس نیکیاں ایک بار پڑھنے کے اعمال میں بڑھائی جاتی ہیں۔ ساتواں[۷] ایک بار پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ آٹھواں[۸] اگر دعا سے پہلے پڑھ لیا جائے تو دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔ اس لئے بغیر صلوٰۃ دعا آسمان وزمین کے درمیان رد کی جاتی ہے جیسا کہ مقام صلوٰۃ میں مذکور ہوگا۔ نواں[۹] اس کا ورد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہے۔ خواہ اس کو دعائے وسیلہ کے ساتھ ضم کر لیا جائے یا تنہا پڑھا جائے جیسا کہ حدیث رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے۔ دسواں[۱۰] گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے گیارھواں[۱۱] - انسان کو افکار و آلام سے نجات دلانے کا باعث ہے۔ بارھواں[۱۲] قیامت کے روز محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حصول قربت کا سبب ہے۔ تیرھواں[۱۳] مفلس وغریب انسان کے لیے اس کا پڑھنا صدقے کا قائم مقام ہے۔ چودھواں[۱۴] دنیاوی حاجتیں اس کے ورد سے پوری ہوتی ہیں۔ پندرھواں[۱۵] - پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی صلوٰۃ واقع ہونے کا سبب ہے۔ سولھواں[۱۶] - درود خوان کے لئے زکاۃ و طہارت ہے۔ سترھواں[۱۷] - انسان کے لئے اس کا وظیفہ قبل موت جنت کی بشارت ہے۔ اٹھارواں[۱۸] - اہوال قیامت سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ انیسواں[۱۹] - رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں پر رد صلوٰۃ و سلام (جواب دینا) فرماتے ہیں۔ بیسواں[۲۰] اس کا پڑھنا فقر و فاقہ کے دور کرنے کا سبب ہوتا ہے۔

حکایت - بلخ شہر میں ایک شخص تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ اس کے

دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا۔ لیکن ترکہ میں تین مبارک بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کریں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں موئے مبارک تو لے لے اور یہ سارا مال مجھے دیدے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے یہ تینوں موئے مبارک لے لئے۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا مال ختم ہو گیا (اور چھوٹا بھائی مالدار ہو گیا) تو بڑے بھائی نے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور سرکار سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ رحمت العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے چھوٹے بھائی نے ان کو لے لیا۔ اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے تو وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ کریم نے اس کو دنیا و آخرت میں سعید بنا دیا ہے۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو آکر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس صد ۹۳ جلد دوم)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اکیسواں ۲۱ درود شریف کے ورد سے انسان کو بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے۔ بائیسواں ۲۲ درود کا پڑھنا مجلس کو پاک کر دینے کا باعث۔ اور جس مجلس میں پڑھا جائے گا قیامت کے روز اس مجلس والے لوگ حسرت سے بچیں گے۔ تئیسواں ۲۳۔ آپ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر کے وقت جو شخص پڑھے تو وہ رغم انف رجل کی بددعا سے جو ایسے موقع پر نہ پڑھنے والے کے لئے آپ نے فرمائی محفوظ رہتا ہے۔ چوبیسواں ۲۴۔ آپ کے ذکر کے وقت اگر پڑھا جائے تو پڑھنے والوں کو بخل کی صفت مذمومہ سے بچاتا ہے۔ پچیسواں ۲۵۔ اپنے پڑھنے والوں کو جنت کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔ چھبیسواں ۲۶ کسی مجلس میں اس کے نہ پڑھنے اور خدا کا ذکر نہ کرنے سے جو گندگی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ وہ درود شریف کے

پڑھنے سے پیدا نہیں ہوتی۔ ستائیسواں ۲۷ جس کلام کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ہو درود شریف اس کی تکمیل خیر پر ہونے کا باعث ہے۔ اٹھائیسواں ۲۸ اپنے پڑھنے والوں کے لئے قطع پل صراط کے وقت کثرت نور کا باعث ہے۔ انتیسواں ۲۹ اس کا ورد انسان کو جفا علی رسول اللہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بے وفائی سے بچاتا ہے۔ تیسواں ۳۰ درود خواں پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے اچھی تعریف کی جانے کا باعث ہے اس لئے کہ درود خواں کی یہ استدعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی اچھی اور بہتر ثنا فرما کر آپ کا اکرام و وقار زیادہ کرے اور چونکہ فائدہ مسلمہ ہے کہ جزا ہمیشہ جنس عمل سے ہوتی ہے۔ لہٰذا مصلی و مستدعی بھی اسی بہتر ثنا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اکتیسواں ۳۱ اس کا وظیفہ درود خواں کی ذات اور عمر و عمل میں برکت کا باعث ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے آقا و مولا کے لئے اور آپ کی آل کے لئے برکت کی دعا کرتا ہے اور یہ دعا ہمیشہ مقبول ہوتی ہے تو قاعدہ مذکورہ کے مطابق اس کو بھی اسی جنس سے جزا ملتی ہے۔ بتیسواں ۳۲ اللہ تعالیٰ کی رحمت پڑھنے والے پر نازل ہونے کا باعث ہے۔ تینتیسواں ۳۳ اس کا پڑھنا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت کے دوام و رسوخ و زیارت کا باعث ہے۔ جو در حقیقت ایسی چیز ہے کہ بغیر اس کے انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔ محبوب کا ذکر زبان پر اور یاد دل میں جس قدر زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا شوق بڑھے گا اور جتنا شوق بڑھے گا اتنی ہی زبان اس کی مدح و ثنا اور ذکر میں مشغول رہے گی۔ گویا یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ کسی محب کی آنکھ اور دل کیلئے محبوب کی رویت اور اس کے ذکر و فکر سے زیادہ کوئی دوسری چیز محبوب نہیں ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ محب کو محبوب کے سوا نہ تو کچھ یاد رہتا ہے اور نہ نظر آتا ہے۔ دل و جگر جسم و جان چشم و زبان سب اسی کے ہو جاتے ہیں۔ ؎ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔ کا عالم نظر آتا ہے اور جب یہ حالت ہوگی تو لامحالہ محبوب کا ذکر بھی ہر وقت محب کی زبان پر جاری رہے گا۔ مثل مشہور ہے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ یعنی جو شخص کسی چیز کو دوست رکھتا ہے تو اکثر اس کا ذکر جاری رکھتا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

پینتیسواں ۳۵۔ درود شریف کا پڑھنا درود خواں کی ہدایت وحیات قلب کا باعث ہے۔
جس قدر درود شریف کی کثرت کی جائے گی۔ اتنی ہی قلب پر آپ کی محبت غالب ہوگی
جتنی آپ کی محبت غالب ہوگی اسی قدر آپ کے اوامر ونواہی آپ کی رسالت وصداقت
اور حقانیت دل میں مستحکم ہوتی جائے گی حتیٰ کہ کوئی طاقت کوئی کوشش اس میں کسی قسم
کا شک وشبہ نہ ڈال سکے گی۔ اس استیلائے محبت کی وجہ سے درود خواں جس قدر ان امور
کے مطالعہ میں سعی واہتمام کرے گا۔ اسی قدر علوم دین کی باریکیاں انواع وفلاح وہدایت
کے اسرار اس پر منکشف ہوتے جائیں گے اور پھر جتنی بصیرت ومعرفت زیادہ ہوتی جائیگی
اتنا ہی جذبات وصداقت وحقانیت سے مغلوب ہوکر وہ درود وصلوٰۃ سے تر زبان رہے گا
الحمدللہ رب العالمین چھتیسواں ۳۶۔ درود شریف پڑھنے کا ذکر سید العالمین محبوب رب العالمین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آگے آئے گا۔ کسی امتی کے واسطے اس
سے زیادہ اور کیا کرامت ہوگی کہ اس کا ذکر خیر دربار رسالت میں کیا جائے سینتیسواں ۳۷
درود شریف پلصراط پر ثابت قدم رہنے اور وہاں سے بخیریت گزر جانے کا سبب ہے۔
اڑتیسواں۔ اگرچہ آپ کے انعامات واحسانات اس قدر امت پر ہیں کہ ان سے عہدہ برآ
ہونا امت کے لیے قطعی ناممکن ہے۔ لیکن درود شریف پڑھنے میں پھر بھی کچھ نہ کچھ
ادائیگی شکر وسپاس نعمت متصور ہے۔ اللہ کریم کا یہ بہت بڑا انعام ہے کہ وہ اپنے محبوب
کے احسانات کثیرہ کے مقابلے میں بندوں کی اتنی سی شکر گزاری کو قبول فرمالیتا ہے۔
انتالیسواں ۳۹ ورد درود شریف ایمان کامل ہے۔ اس لیے کہ اس میں وجود ربّ اور
اس کے علم وقدرت وارادہ وصفات وکلام وارسال رسول اور صداقت رسول کا اقرار
ہے۔ بلاشبہ یہ امور اصولِ ایمان ہیں۔ چالیسواں ۴۰۔ درود شریف کی برکت سے
رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار مبارک ہوتا ہے جو کہ ایک عظیم دولت ہے۔

۵ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

غرضیکہ درود شریف کے فوائد اتنے کثیر ہیں کہ گنتی میں نہیں آسکتے۔ ان کو ایک

حکایت پر ختم کرتا ہوں۔

حکایت محمد بن سلیمان الجزولی سملالی رحمۃ اللہ علیہ جو دلائل خیرات کے مصنف ہیں۔ آپ خدا کی عبادت کے لئے چودہ برس تک حجرہ میں رہے۔ پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے باہر نکلے۔ اور مریدوں کی تربیت فرمانی شروع کر دی۔ آپ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی۔ اور آپ کا ذکر آفاق عالم میں شہرت حاصل کر گیا۔ آپ سے بڑے بڑے خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے۔ آپ کے مرید بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھے۔ جنہوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کیے۔ آخر حضرت نے اس دار ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔ آپ کو بلاد سوس کی مسجد کے وسط میں اسی لیے بنائی گئی تھی، دفن کیا گیا۔ آپ کے وصال کے ستتر ۷۷ سال بعد آپ کی نعش مبارک کو مراکش میں نقل کیا تو آپ کو ایسا ہی پایا گیا۔ جیسے دفن کیے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور ڈھاڑھی مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا۔ جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی۔ تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا۔ جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزار مراکش میں ہے۔ قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور مزار شریف پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی ہے

(مطالع المسرات صہ ۴)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کے لکھنے کا سبب یہ ہوا کہ اس کے مؤلف امام محمد بن سلیمان جزولی پر ایک دفعہ نماز کا وقت آیا۔ تو آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے کنوئیں سے پانی نکالیں۔ آپ

اسی فکر میں تھے۔ کہ ایک بچی نے ایک بالا خانہ سے دیکھا اور پوچھا آپ کون ہیں۔ آپ نے اپنا حال بیان فرمایا تو اس نے کہا کہ آپ تو وہ ہیں کہ آپ کی نیکی کے تذکرے بیان کئے جاتے ہیں اور پھر بھی حیران ہیں کہ کنویں سے کس طرح پانی نکالیں بچی نے کنویں میں تھوک دیا۔ تو کنویں کا پانی زمین کے اوپر ابل پڑا۔ شیخ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد اس سے فرمایا۔ تم کو خدا قسم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا۔ اس نے عرض کیا۔ اس ذات پاک پر کثرت درود شریف پڑھنے سے جو چٹیل میدان میں چلتے تھے تو وحشی جانور آپ کے دامن کی پناہ لیتے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو آپ نے قسم کھائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود شریف کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کروں گا۔ (افضل الصلوٰۃ صہ ۵۵)

تیسری فصل تارکِ درود شریف کی مذمت میں

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف کے وقت درود شریف نہ پڑھنا بڑی بدنصیبی ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔ جو حسب ذیل لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰی دَرَجَۃً قَالَ آمِیْنَ ثُمَّ ارْتَقَی الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اٰمِیْنَ ثُمَّ ارْتَقَی الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اٰمِیْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْکَ الْیَوْمَ

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم حاضر ہو گئے جب آپ پہلے درجہ پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آج آپ

شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ
عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بُعْدًا مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ
فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا
رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بُعْدًا مَنْ ذُكِرْتُ
عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ
اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بُعْدًا
مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ اَوْ اَحَدَهُمَا
فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ
رواہ الحاکم۔ (زواجر جلد اول ص ۹۴)

سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سُنی۔
آپ نے فرمایا بیشک جبریل علیہ السلام امیرے
سامنے حاضر ہوئے تھے اجب پہلے درجہ پر
میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو
وہ شخص جس نے رمضان مبارک پایا پھر بھی
اسکی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین جب میں
دوسرے درجہ چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ
شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور
وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین جب
میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین
یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

نوٹ:۔ لفظ بِعَدَ بکسر عین ہو تو معنی ہلاک ہو اور بُعد بضم عین ہو معنی مغفرت سے
دُور ہو یا جنت سے دُور ہو۔

۲- عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ
عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ
اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ
ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ
اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ
الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ
الْجَنَّةَ۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ خاک آلود ہو ناک اس شخص کا یعنی ذلیل
ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود
نہ پڑھے اور خاک آلود ہو ناک اس شخص کا جس
پر رمضان کا مہینہ آکر گزر جائے اور اسکے گناہ
معاف نہ کیے جائیں اور خاک آلود ہو ناک اس
شخص جسکے سامنے اسکے ماں باپ یا ایک انکا بوڑھا
ہو جلے اور وہ اس کو جنت داخل نہ کرائیں۔
(یعنی ان کی رضامندی حاصل نہ کر سکے۔)

اَلْبَخِيْلُ الَّذِىْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ ۔ رواہ ترمذی ۔

(مشکوٰۃ شریف ص۸۷)

بخیل انسان ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

۳۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَسِىَ الصَّلٰوۃَ عَلَىَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ ۔

رواہ ابن ماجہ (خصائص کبریٰ جلد دوم ص۲۵۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو (میرا نام لینے یا سننے کے وقت) مجھ پر درود پڑھنا یاد نہ رہا اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا

۴۔ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰى فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ ۔ رواہ ترمذی (خصائص کبریٰ ج ۲ ص۲۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر کسی مجلس میں کوئی گروہ جمع ہوا اور اس نے خدا کا ذکر نہیں کیا اور اپنے نبی پر درود نہ پڑھا تو یہ مجلس ان پر قیامت کے روز ایک وبال ہوگی پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف فرما دے۔

۵۔ عن جابر رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَلٰى غَيْرِ صَلٰوةٍ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا تَفَرَّقُوْا عَلٰى اَنْتَنَ مِنْ رِيْحِ الْجِيْفَةِ

(شفاء شریف جلد دوم ص۶۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر چلے جائیں تو وہ مردار کی بدبو سے زیادہ بدبو میں اٹھے ہیں۔

۶۔ عن قتادۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَىَّ ۔

(شفاء شریف ج ۲ ص۶۳)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جفا (ظلم) ہے کہ میرا ذکر کسی کے سامنے ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

٧۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَبْخَلِ النَّاسِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اِذَا ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَذَالِکَ اَبْخَلُ النَّاسِ (افضل الصلوٰۃ ص۴۵)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں زیادہ کنجوس آدمی کا پتہ نہ بتاؤں، انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود نہ پڑھے وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔

٨۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِمَنْ لَا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَمَنْ لَا یَرَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْبَخِیْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِیْلُ قَالَ الَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاِسْمِیْ۔ (افضل الصلوٰۃ ص۴۵)

(کشف الغمہ جلد اول ص۲۷۲)

ویل (خرابی) ہے اس کے لیے جو قیامت میں مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا بخیل، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا بخیل وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ بھیجے۔

٩۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ۔ (کشف الغمہ ج۱ ص۲۷۱)

(افضل الصلوٰۃ ص۴۴)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

١٠۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ۔ (کشف الغمہ ج۱ ص۲۷۱)

(افضل الصلوٰۃ ص۴۴)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ بلاشک بڑا بدبخت ہے۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

فائدہ:- ان مبارک حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم شریف سنا جائے یا خود کہے درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بار بار اسم گرامی

کا ذکر ہو۔ تب بھی مستحب ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا چاہیئے۔ اگر محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود و سلام نہ بھیجا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بدنصیبی نہیں۔ آخر میں اس کے متعلق ایک حکایت بھی سن لیجئے۔

حکایت سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صحرا میں تشریف لے گئے۔ وہاں ملاحظ فرمایا کہ اعرابی نے ایک ہرنی کو پکڑ رکھا ہے۔ ہرنی نے رحمۃ للعالمین کی بارگاہ میں درخواست پیش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک دفعہ اس شکاری سے چھڑاؤ تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں اور پھر واپس اس کے پاس لوٹ آؤں گی۔ اگر میں واپس نہ آؤں تو میں اس شخص سے بدتر ہوں گی۔ جو آپ کے ذکر کے وقت آپ پر درود شریف نہیں بھیجتا۔ چنانچہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ضمانت پر اعرابی سے ہرنی کو چھڑا دیا جب ہرنی بچوں کے پاس پہنچی اور سارا قصہ بیان کیا۔ بچوں نے یہ سن کر کہا ہم پر تیرا دودھ حرام ہے۔ جب تک تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضمانت کو پورا نہیں کرتی۔ چنانچہ ہرنی شکاری کے پاس لوٹ آئی۔ تو شکاری محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معجزہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔ اور ہرنی کو آزاد کر دیا۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم صد ۹۴)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

تیسرا باب

اس میں تین فصلیں ہیں

فصل اول خاص خاص درود کے خاص خاص فائدے

بہترین ہدیہ

عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے ایسا ہدیہ دوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ میں بھیجا جائے یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں تبلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح درود پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے اخیر تک (یعنی اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (رواہ البخاری و مسلم (مشکوٰۃ شریف صہ ۸۶) بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر جیسا برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم (علیہ الصلاۃ والسلام) پر ان کی آل پر بےشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

دیدار مصطفےٰ کے لئے

کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جس کی تمنا یہ نہ ہو سید العالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ اگرچہ خواب میں دیدار محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت حاصل ہو۔ یہ شرف و فضل کثرت درود و سلام سے حاصل ہوتا ہے۔ امام سخاوی اور دوسرے محدثین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے وقت لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں اپنے بالاخانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پورا کر کے سو گیا تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاخانہ (چبارہ) کے دروازہ سے اندر تشریف لائے سرکار کی تشریف آوری سے سارا بالاخانہ یکدم روشن ہو گیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ذرا اپنے اس منہ کو آگے کر جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تاکہ میں اس کو چوموں۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ آپ کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں۔ میں نے ادھر سے اپنا منہ پھیر لیا۔ تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا۔ گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی۔ میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی، اس کی بھی آنکھ کھل گئی۔ تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے کئی روز تک آتی رہی۔ (جذب القلوب صہ ۲۴۹

(مطالع المسرات صہ ۵۸)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ جو شخص باوضو درود شریف کو کثرت سے پڑھتا ہے تو سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اور فرماتے ہیں جو ہمیشہ یہ درود شریف پڑھتا رہے تو بھی سعادت حاصل ہوگی۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ اور مفاخر الاسلام سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار اس صیغہ سے درود پاک پڑھے گا تو محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے خواب میں مشرف ہوگا۔ یا اپنا ٹھکانا بہشت میں دیکھے گا۔ اگر یہ سعادت حاصل نہ ہو تو اس کو پانچ جمعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت حاصل ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور جو شخص شب جمعہ دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ دفعہ آیت الکرسی اور گیارہ دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سلام کے بعد سو دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔ تو انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ اور یہ بھی روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد پچیس ۲۵ دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام کے بعد یہ درود شریف ہزار دفعہ پڑھے تو دولت دیدار مبارک نصیب ہو وہ درود شریف یہ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اور حضرت سعید بن عطار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص پاکیزہ بچھونے پر سوئے اور سوتے وقت یہ دعا پڑھے اور داہنے ہاتھ کا سرہانہ بنا کر سو جائے تو زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ

اَنْ تُرِيَنِي فِي مَنَامِي وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَةً تَقَرُّ بِهَا عَيْنِي وَتَشْرَحُ بِهَا صَدْرِي وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِي وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِي وَتَجْمَعُ بِهَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى ثُمَّ لَا تُفَرِّقُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَبَدًا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○ محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اگر اس دعا سے پہلے درود شریف پڑھ لے تو مقصود کامل طور پر حاصل ہوگا۔ (جذب القلوب ص ۲۶۰، ۲۶۱)

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ولایت شام سے ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو چکا ہے۔ وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ حضور کی زیارت کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لے آؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ وہ اندھا ہے آ نہیں سکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کہہ دو کہ وہ سات راتیں صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ پڑھے، تو خواب میں میری زیارت کر سکے گا، اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو اس نے خواب میں دولت زیارت سے شرف حاصل کیا اور آپ سے حدیث روایت کرتا تھا۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۶۴)

حضرت علامہ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس مجموعہ میں فرماتے ہیں جس میں تمام درودوں کو جمع کیا ہے کہ یہ درود شریف محبوب رب العالمین کی زیارت کے لئے مجرب ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِكَ وَالدَّالِّ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ہر روز ہزار مرتبہ پڑھے۔ قطب ربانی سیدی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ امام الانبیاء حضرت احمد مجتبےٰ احمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ احد پندرہ ۱۵ بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

تو اگلے جمعہ سے پہلے میری زیارت کرے گا اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس کے لیے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔
(افضل الصلوٰۃ صہ ۶۷، غنیۃ الطالبین جلد دوم صہ ۸۵)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

بحری طوفان سے بچاؤ کے لئے

حضرات مسلمین! درود شریف وہ وظیفہ ہے جو ہر قسم کی سختی اور مشکلات کو دور کرتا ہے۔
فقیر جب مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے سفر میں تھا۔ اس سفر میں بے حد مشکلات پیش آتی ہیں۔ حجاج حضرات اس بات کو خوب جانتے ہیں۔ مگر فقیر کو جب بھی کسی مشکل امر کا سامنا ہوا تو اپنے آقا و مولا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت درود شریف بھیجنا شروع کر دیا۔ اس کی برکت سے میری مشکلات حل ہو جاتی تھیں۔ جاتے وقت ہم سمندری جہاز میں سفر کر رہے تھے تو آدھی رات کے قریب طوفان آ گیا۔ جس سے جہاز ہچکولے کھانے لگا۔ مسافر یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ اب خیر نہیں ہے تو فقیر نے تازہ وضو کیا اور وہ درود شریف پڑھا۔ جس کا ذکر ابھی آ رہا ہے اب کیا تھا طوفان اور تیز ہوا تھم گئی اور ہم سلامتی سے جدہ کی بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ جب ہم زیارت کعبہ معظمہ اور گنبد خضریٰ سے فارغ ہو کر جدہ شریف آئے۔ دوسرے دن جہاز پر سوار ہونا تھا اور ہمارا جہاز عابد نامی تھا جو بہت چھوٹا جہاز ہے۔ اس میں صحیح سیٹیں گیارہ سو کے قریب ہیں۔ مگر جہازوں کی کمی کی وجہ سے حکومت پاکستان نے مقررہ مقدار سے تین گنا زیادہ سواریاں سوار کرا دیں۔ حالت یہ تھی کہ بہت سے حاجی حضرات کو بیٹھنے کی جگہ نہیں ملتی۔ وہ کھڑے سفر کر رہے تھے اور میں بھی ان ہی میں تھا۔ میں نے درود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ تھوڑی مقدار ہی پڑھی ہو گی کہ ایک حاجی صاحب نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کھڑے سفر کر رہے ہیں اور سخت تکلیف میں ہیں اور کہنے لگے کہ میرے ساتھ میری والدہ اور بیوی بھی ہے۔ ہم نے جہاز کے

اندر تین سیٹیں لی ہوئی ہیں اور تین ہی یہاں چھت پر ہیں۔ لہٰذا آپ بمعہ اپنی بیوی کے میری دو جگہ پر آجائیں۔ چنانچہ مجھے بیٹھنے، سونے کے لئے بمعہ اپنی بیوی کے کھلی جگہ مل گئی۔

یہ ہے درود شریف کی برکت۔ اسی طرح ایک دفعہ فقیر کے گھر چوری ہو گئی اور چوروں کا سراغ نہیں مل رہا تھا۔ فقیر نے وہ درود شریف جس کا ذکر ابھی آرہا ہے "سو" مرتبہ سوتے وقت پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ تھوڑے ہی دن گزرے کہ چوری کا پتہ چل گیا اور چور گرفتار ہو گئے۔ اور فقیر کو اپنا تمام سامان واپس مل گیا۔ الحمد للہ رب العالمین

اب ایک عارف کی کہانی بھی سماع فرمایئے۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک سمندری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ سخت طوفان آگیا۔ ہم نے سمجھ لیا تھا کہ بس اب ہم سمندر میں غرق ہو جائیں گے۔ اسی اثنا میں مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا (مگر بخت بیدار ہو گیا) مجھے خواب میں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسافروں کو کہہ دو کہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو ہم نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اب کیا تھا کہ ہوا تھم گئی اور ہمیں سکون حاصل ہو گیا۔ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھا کرو۔ اس سے تمہاری مشکلات حل ہوں گی اور سختیاں دور ہو جائیں گی۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم صفحہ ۹۲)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

دفع کرب و بلا کے لئے

حضرت شیخ احمد محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف دفع کرب و بلا کے لئے ہے۔ وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیْ

وَسِرِّ السَّادِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۴۹)

سعادت دارین کے لئے استاذ سید احمد دولان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف ہمیشہ کے لیے ہر جمعہ مبارک کو ہزار بار پڑھے تو سعادت دارین حاصل ہو اس درود شریف کا نام بھی صلاۃ السعادۃ ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۵۰)

دنیا و آخرت کی نعمتوں کے لئے سیدی احمد ساوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جو یہ درود شریف پڑھے جس کا نام صلاۃ الانعام ہے تو پڑھنے والا دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو وہ درود پاک یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَاِفْضَالِہٖ۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۵۱)

دفع غم و اندوہ کے لئے حضرت ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہیں کہ دمشق کے مفتی علامہ حامد آفندی جو ایک بزرگ ہستی تھے۔ ان کو دمشق کے بعض وزراء نے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تو مفتی صاحب نے رات بڑی بے قراری میں گزاری اور خواب میں سیدنا احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ان کو آپ نے ایک درود شریف تعلیم فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے اللہ کریم سب رنج و غم دور فرما دے گا۔ چنانچہ وہ بیدار ہوئے اور درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے سب رنج و غم دور فرما دیے وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اسی طرح ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک فتنہ عظیم کھڑا ہوا تو میں نے اس درود شریف کو پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی دو سو مرتبہ بھی نہیں پڑھا تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے خبر دی کہ فتنہ ختم ہو

گیا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (افضل الصلوٰۃ صد ۵۴، ۵۵)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

کشف العلوم کے لئے شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے مدینہ منورہ کے مدرسہ محمودیہ میں ۱۲۶۱ ہجری کو میرے شیخ مصطفےٰ ہندی قدس سرہ نے اس درود شریف (جس کا ذکر آرہا ہے) کی اجازت مرحمت فرمائی جبکہ میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ مجھے کوئی ایسا وظیفہ عنایت فرمائیں۔ جس کے پڑھنے سے کشف علوم ہو۔ اور تقرب بارگاہ الٰہی حاصل ہو اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے رابطہ قائم ہو۔ تو انہوں نے آیۃ الکرسی اور اس درود شریف کو پڑھنے کے لئے فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ اگر تو اس کے پڑھنے پر مداومت کرے گا تو علم واسرار بلا واسطہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کرے گا۔ اور یہ بھی فرمایا یہ مجرب ہے اس کا تجربہ فلاں فلاں بزرگوں نے کیا ہے۔ بہت سے حضرت کے نام گنے۔ وہ درود شریف ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ (افضل الصلوٰۃ صد ۱۶۲) پھر پانچویں باب میں فقیر جبکہ درود شریف صیغے کرے گا۔ ان کے ساتھ مزید خواص بیان کرے گا۔

فائدہ ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ درود شریف کا فائدہ خود درود پڑھنے والے کو ہوتا ہے نہ کہ حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیونکہ ہم درود پڑھیں نہ پڑھیں سرکار ابد قرار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مراتب ودرجات یوماً فیوماً بڑھتے جارہے ہیں۔ جیسا کہ تسبیح وتہلیل کے پڑھنے سے خود پڑھنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ ہماری تسبیح وغیرہ کا رب العالمین محتاج نہیں ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جاہل جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتا تھا۔ کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو کوئی فائدہ کیا پہنچا سکتے ہیں جبکہ آپ ہمارے درود کے محتاج ہیں اسی سے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم آپ پر درود پڑھو۔ میں نے اس کے اس کلمہ

ملعونہ پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا۔ اور اس سے پوچھا کہ حضرت یہ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو حکم دیتا ہے کہ تم میری تسبیح پڑھو۔ کیا اس کا فائدہ اللہ جل شانہ کو ہوتا ہے۔ یا کہ ہم کو۔ اگر کہو کہ اللہ رب العزت جل و علا کو ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ ہماری تسبیح کی محتاج ہے اور یہ کہنا کفر صریح ہے کیونکہ وہ کسی کا کسی شئی میں بھی محتاج نہیں۔ اگر یہ کہو کہ نہیں بلکہ تسبیح کے پڑھنے والے کو ہوتا ہے تو اسی درود شریف پڑھنے کا فائدہ خود پڑھنے والے کو ہوتا ہے۔ نہ کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو۔ مگر بد عقیدگی کا کوئی علاج نہیں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ درود شریف کے پڑھنے سے محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسرت حاصل ہوتی ہے اور آپ درود شریف پڑھنے والے پر خوش ضرور ہوتے ہیں۔ اب ذرا عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عقیدہ بھی سن لیجیے۔ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ جواہر البحار میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے کا حکم اس لیے نہیں کیا کہ اس کے محبوب کو کوئی فائدہ ہو۔

بلکہ اس لئے دیا ہے کہ ہم پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچے۔ مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے کئی غلام ہوں، اور وہ ان پر رحم کرتے ہوئے اپنی بہترین زمین ان کو عطا کر دے تو اس زمین کی ساری کھیتی کے مالک وہی غلام ہوں گے نہ کہ دینے والا۔ اسی طرح ہمارے درود شریف پڑھنے کا اجر و ثواب سارے کا سارا ہمارے لئے ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس کی مثال عالم محسوسات میں سمندر کی ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو ندی نالے، دریا سب سمندر میں جا گرتے ہیں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ ان ندی نالوں دریاؤں کے گرنے سے سمندر کے پانی میں زیادتی ہو گئی ہے۔ ایسا ہی یہاں ہے۔ (جواہر البحار جلد ثانی صہ ۲۷۱-۲۷۲)

اب ذرا عاشق رسول امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا درود و سلام پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کیجیے۔ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام　　　شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

سرو ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سر وحدت پہ یکتا درود
مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیر لوا آدم و مَن سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصل ہر بود و بہبود تخم وجود
قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

شرق انوار قدرت پہ نوری درود
فتق ازہار قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

سر غیب ہدایت پہ غیبی درود
عطر جیب نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود
شاہ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام

کنز ہر بےکس و بے نوا پہ درود
حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتو اسم ذات احد پہ درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم دنیٰ ہو میں گم کن انا
شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعد قلت پہ اعلیٰ درود
عزتِ بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلی
اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ میں مطلعِ الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لختِ دل ہر جگہ چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباری مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قَدْ رَاٰی مقصدِ مَا طَغٰی
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان جناں
اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کے تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس طرف اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوّت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایمان کے دونوں ستون
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موج نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفع ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریِ امت پہ لاکھوں سلام

زرع شاداب و ہر ضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پہ درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتا درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روزِ گرم و شبِ تیرۂ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداری شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گرد مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّاں سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولا کے ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہل بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارہ مصطفےٰ
حجلۂ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اوج مہر ہدیٰ موج بحر ندیٰ
روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوار لعاب زبانِ نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف مہر بُرجِ شرف
رنگ روحی شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادران شفیق
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گیانِ بیت الشرف پہ درود
پردگیان عفت پہ لاکھوں سلام

سیّما پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزلٌ مِن قصبٍ لا نصبَ لا صخبٌ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنت صدیق آرام جان نبی
اس حریم برائت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمع تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتیٔ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جان نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابق سیر قربِ خدا
اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارق حق و باطل امام الہدیٰ
تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبی ہم زبانِ نبی
جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہد مسجد احمدی پر درود
دولت جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

درِ منثور قرآں کی سلک بہی
زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حُلّہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین !!
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصلِ خُدا
باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج
چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحی رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیٔ دین و سُنّت پہ لاکھوں سلام

مومنین پیشِ فتح و پس فتح سب
اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جس کے دشمن پہ لعنت اللہ کی
اُن سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

باقی ساقیان شراب و طہور
زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ !
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محییٔ دین و ملّت پہ لاکھوں سلام

مرد خیل طریقت پہ بے حد درود
فرد اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہ برکات و برکات پیشینیاں
نور بہار طریقت پہ لاکھوں سلام

سید آلِ محمد امام الرشد !
گُلِ روض ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینت قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نور جاں عطر مجموعۂ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سُنّت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندہ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

دوسری فصل

کتاب میں حضورؐ کے ذکر پر درود و سلام لکھنا باعث ثواب و مغفرت ہے

کتاب میں ذکر حضور پر درود شریف بھیجنا

اگر کسی کتاب کو لکھتے وقت محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف اور ذکر مبارک آجائے تو وہاں درود پاک لکھنا چاہیئے۔ تمام محدثین اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی آ جائے تو درود شریف لکھنا چاہیئے۔ جیسا کہ امام نودی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور قاضی ابو الفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتاب میں درود شریف کا لکھنا تمام امت مسلمہ کا عمل ہے اور اس کا انکار کسی نے نہیں کیا (شفا جلد دوم صد ۵۳) اور بہت سی روایات، حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد

ہوئی ہیں، اگرچہ وہ متکلم فیہ ہیں بلکہ بعض کو موضوع بھی کہا گیا ہے. لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ جب بہت سی روایات اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اور پھر تمام علمائے دین کا اس پر اتفاق اور عمل ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں کی کچھ اصل ضرور ہے. چند مبارک حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْکِتَابِ۔ رواہ طبرانی۔ فی الاوسط

(احیاء العلوم ج اول صہ ۳۱۸،۳۱۷)

(جذب القلوب صہ ۲۵۹ شفاء ج ۲ صہ ۶۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر کتاب میں درود شریف لکھے تو جب تک اس کتاب میں میرا نام ہے گا تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

مولانا احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح کرتے ہوئے نسیم الریاض میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث پاک کو طبرانی نے اوسط میں ابوالشیخ نے الثواب میں اور مستغفری نے الدعوات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اگرچہ سند کے اعتبار سے اس میں ضعف ہے. لیکن فضائل اعمال میں اس پر عمل کیا جائے گا۔ (نسیم الریاض جلد ثالث صہ ۴۹۰)

حکایت ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا، اور بخل کی وجہ سے نام پاک کے ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا تو اس کے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہوگیا۔ یعنی اس کا ہاتھ بالکل گل گیا۔ (جذب القلوب صہ ۲۵۹)

۲۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوةُ جَارِیَةً لَهٗ مَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ کسی کتاب میں درود شریف لکھتا ہے

دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذَالِكَ الْكِتَابِ (جلاء الافہام صہ ۶۴)

توجب تلک میرا نام اس کتاب میں قائم رہے گا اس پر صلوٰۃ جاری رہے گی۔

۳۔ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كِتَابٍ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ غُدْوَةً وَّرَوَاحًا مَادَامَ اسْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذَالِكَ الْكِتَابِ۔ (مطالع المسرات صہ ۳۵) (جلاء الافہام صہ ۶۴)

جعفر بن محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اسم شریف کے ساتھ کسی کتاب میں درود لکھتا ہے جب تلک آپ کا اسم گرامی کتاب میں درج رہے گا فرشتے صبح و شام اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

فائدہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بالفرض صاحب حدیث کو اور کوئی فائدہ نہ ہوگا تو البتہ یہ فائدہ ضرور ہوگا کہ جو درود شریف اسم مبارک پر کتاب میں لکھا ہے۔

حکایت ۱ بزرگان دین نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا جو وفات پا چکا تھا اور اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے اس وجہ سے کہ میں اپنی کتاب میں محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر درود شریف لکھا کرتا تھا۔ (جذب القلوب صہ ۲۶)

حکایت ۲ بزرگان دین میں ایک بزرگ نے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ احکم الحاکمین نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ رحیم نے مجھ پر رحم فرمایا اور میری مغفرت فرمادی۔ اور میرے لئے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دلہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر موتی اور یاقوت ایسے بکھیرے گئے جیسا کہ دلہن پر بکھیرے جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میں اپنی کتاب رسالہ میں یہ درود لکھا تھا۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

(جذب القلوب صہ ۲۶۰)

حکایت ۳
شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جمع الجوامع میں لکھا ہے کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی نماز میں امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا حضرت آپ کو یہ رتبہ کیسے ملا؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب سرکار مدینہ علیہ التحیۃ والسلام کا اسم گرامی لکھتا تو اس پر صلوٰۃ والسلام لکھتا اور حضور پرُنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجتا ہے۔ (جذب القلوب صہ ۲۵۴)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حکایت ۴
حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت خلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑے پہنے پھر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تُو تو ہمارے ساتھ حدیث شریف پڑھا کرتا تھا پھر یہ اعزاز و اکرام تجھے کیسے نصیب ہوا۔ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ لکھا کرتا تھا۔ لیکن جب بھی محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک حدیث شریف میں آتا تو میں اس کے نیچے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھ دیتا تھا۔ اللہ عزوجل نے اس کے بدلے میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔
(مطالع المسرات صہ ۶۳)

حکایت ۵
ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے جن کا نام فضل تھا۔ بہت کثرت سے نماز و روزہ میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث شریف لکھا کرتا تھا۔ لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھا کرتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدالمرسلین

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ اس کے بعد انہوں نے درود شریف کا اہتمام شروع کر دیا اس کے کچھ روز بعد رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ سرکار نے فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے۔ جب میرا نام لیا کرو تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرو۔ (قول بدیع)

حکایت ۶ روضۃ العلماء میں ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عصمہ کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا ابو عصمہ! پروردگار عالم جل وعلیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ جل شانہٗ نے مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ فرمایا کہ جب میں حدیث شریف روایت کرتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نام پاک پر درود شریف بھیجتا تھا اور یہی مغفرت کا سبب ہے۔ (معارج النبوت جلد اول صد ۱۷۴)

حکایت ۷ عیسیٰ بن عباد دینوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو الفضل الکندری کو لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ گزر رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور میرے تمام گناہ معاف فرما دیے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کس وجہ سے؟ فرمایا کہ کلمہ کی ان دو انگلیوں کی وجہ سے۔ انہوں نے پوچھا یہ کس طرح تو فرمایا کہ جب محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک آتا تو میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔ (معارج جلد اول صد ۱۷۵)

حکایت ۸ ابن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میری مغفرت فرما دی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر؟ تو فرمایا کہ ہر حدیث شریف میں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھا کرتا تھا۔

(مطالع المسرات صد ۶۳)

حکایت ۹

حسن بن موسیٰ الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حدیث شریف نقل کرتا تھا تو جلدی کے خیال سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک پر درود شریف چھوڑ جاتا تھا۔ میں نے سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمر طبری (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتا ہے۔ میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ طاری تھی۔ میں نے اس وقت سے عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث پاک لکھوں گا تو "صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (قول بدیع)

حکایت ۱۰

ابو علی حسن بن علی عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث شریف کے چند اجزاء لکھ کر دیے۔ میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام مبارک آیا وہ آپ کے نام پاک کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک پر درود شریف نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر بھی منہ مبارک پھیر لیا۔ میں تیسری مرتبہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ سے کیوں روگردانی فرما رہے ہیں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں لکھتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا ہوں تو صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہوں۔ (قول بدیع)

تیسری فصل

درود شریف پڑھتے یا لکھتے وقت صلوٰۃ وسلام دونوں کو جمع کرنا چاہیے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ صلوٰۃ وسلام دونوں پڑھیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔ پس مناسب یہی ہے کہ کہا جائے صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ نماز کے آخر تشہد میں جو درود پڑھا جاتا ہے۔ اس میں سلام نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کلمات تشہد میں سلام مقدم ہے اور وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اسی لئے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنھم نے نص فرمائی ہے کہ صرف صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے۔ (شرح مسلم نووی صہ ۲)

اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ذکر صلوٰۃ بغیر سلام اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً "یعنی صلوٰۃ سلام دونوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اگرچہ علماء کو کراہت میں کلام ہے۔ لیکن پھر بھی خلاف اولیٰ ہونا متفق علیہ ہے۔ اسی قیاس پر صرف سلام پر اقتصار کرنا مکروہ یا خلاف اولیٰ ہے (جذب القلوب صہ ۲۲۵۔۲۲۶)

حکایت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ جذب القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص صرف سرکار کے نام مبارک پر "صلّی اللہ علیہ" پر اکتفا کرتا تھا اور وسلم نہیں لکھتا تھا۔ سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خواب میں اس پر عتاب فرمایا کہ اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم کرتا ہے یعنی وسلّم میں چار حرف ہیں۔ ہر حرف پر ایک نیکی ملتی ہے۔ اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا وسلّم میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔ (جذب القلوب صہ ۲۲۶)

حکایت ۲ ابو سلیمان حرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں زیارت کی، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود پڑھتا پڑھتا ہے تو پھر وَسَلَّمَ کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تو چالیس ۴۰ نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (قول بدیع)

حکایت ۳ حضرت ابراہیم نسفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ تو میں نے آپ کو اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس کو بوسہ دیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں حدیث پاک کے خدمت گاروں میں ہوں۔ اہل سنت سے ہوں۔ مسافر ہوں۔ سرکار نے تبسم فرمایا۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد میرا معمول بن گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔ (قول بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

ایک ضروری تنبیہ آج کل بہت جلد بازوں میں یہ جہالت رائج ہے کہ کوئی نام پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صلعم لکھتا ہے کوئی عم کوئی ؐ اسی طرح صحابہ کرام کے ناموں پر بجائے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رضؓ لکھتے ہیں یہ سب بے ہودہ و مکروہ اور سخت ناپسند و موجب محرومی شدید ہیں۔ اس سے بہت سخت احتراز چاہیئے اگر تحریر میں ہزار جگہ نام پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے۔ تو ہر جگہ پورا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لکھنا چاہیئے۔ ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ لکھا جائے۔ علمائے ملت نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے۔ یہانتک بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔ علامہ طحطاوی حاشیہ دُرّمختار میں فرماتے ہیں:۔

یُکْرَہُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوۃِ وَالتَّرَضِّیْ بِالْکِتَابَۃِ بَلْ یُکْتَبُ ذٰلِکَ کُلُّہٗ	صلوٰۃ و ترضی کو رمز و اشارہ سے لکھنا مکروہ و ناپسند ہے بلکہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے

بِكَمَالِهٖ وَفِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ مِنَ التَّتَارِخَانِيَةِ مَنْ كَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْهَمْزَةِ وَالْمِيْمِ يُكَفَّرُ لِاَنَّهٗ تَخْفِيْفٌ وَتَخْفِيْفُ الْاَنْبِيَاءِ كُفْرٌ بِلَا شَكٍّ ۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوم صہ۱۸)

اور تتارخانیہ کے بعض مقام میں ہے کہ جو شخص علیہ السلام کو ہمزہ اور میم سے لکھے گا اس کی تکفیر کی جائے گی۔ کیونکہ یہ تخفیف ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف بلا شبہ کفر ہے (مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ تخفیف (اہانت) کا قصد وارادہ ہو ورنہ نہیں)

مسئلہ ضروری

نیز یہ مسئلہ بھی یاد رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک اسمائے معظمہ سے واجب ہے۔ آپ کو فقیر، غریب، مسکین (گنوار) کہنا ناجائز ہے۔ اور اہل عرب کی تعظیم واجب ہے خاص کر اہل حرمین طیبین اور مہاجرین وانصار کی اولاد خصوصاً خلفائے اربعہ کی اولاد۔

(ردالمحتار جلد پنجم صہ۴۸۱)

باب چہارم

اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل

جن اوقات میں درود شریف پڑھنا افضل ہے

یوں تو ہر حال اور ہر وقت میں سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا مستحب اور باعث اجر ہے۔ مگر مندرجہ ذیل اوقات میں درود بھیجنا افضل ہے۔ اب ان اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

شب جمعہ و روز جمعہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا افضل اور موجب اجر عظیم ہے۔ اس لئے کہ جمعہ کی رات اور دن کو دوسری راتوں اور دنوں پر شرف حاصل ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات شب قدر سے افضل ہے کہ سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نطفہ طاہرہ جو اصل کل خیرات اور مادہ جمیع برکات ہے۔ اسی رات بطن آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میں جلوہ گر ہوا تھا اور اخبار و آثار میں ان دونوں وقتوں کی فضیلت اور ان میں درود شریف پڑھنے کی ترغیب ہے (جذب القلوب صـ ۲۵۵) شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز کو زمانہ جاہلیت میں بھی شرف و امتیاز اور اعتبار حاصل تھا۔ اس میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا باعث زیادتی شرف و فضیلت ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ ۵۶۹)

حافظ ابن قیم سے منقول ہے کہ جمعہ کے روز درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے۔ اس لئے جمعہ کے دن کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو اور دنوں کو نہیں ہے۔ اور بعض حضرات نے فرمایا کہ یوم جمعہ اور شب جمعہ کو اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ شب جمعہ میں حضور پرُنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اقدس میں جلوہ فرما ہوا۔ لہٰذا جمعہ کی رات اور دن کو سرکار کی ولادت کے ساتھ ایک قسم کی نسبت ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ان میں اللہ تعالیٰ کے محبوب پر کثرت سے درود پڑھنا چاہیے۔ (مطالع المسرات صہ ۳۱)

یومِ جمعہ اور شب میں درودِ پاک پڑھنے کے متعلق احادیث مبارکہ

۱۔ عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وغیرہ (مشکوٰۃ صہ ۱۲۰)

اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک تمہارے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی میں ان کی روح قبض ہوئی اور اسی میں صور کا پھونکا ہوگا اور اسی میں نفخہ مرنے کا ہے۔ پس اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو اس لئے کہ تحقیق تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جائے گا۔ حالانکہ آپ کی ہڈیاں پرانی ہوگئی ہوں گی۔ راوی نے کہا کہ صحابہ کی مراد لفظ اَرِمْتَ سے بَلِیْتَ تھا یعنی آپ کا جسد مبارک بوسیدہ ہوگیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر اجسام انبیاء کے حرام کر دیے ہیں۔

اس دن درود بکثرت پڑھنا چاہیئے۔ اس لئے درود شریف افضل عبادات سے ہے۔ اور اس دن میں ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ ملتا ہے۔ پس اس دن درود شریف پڑھنا بہت بہتر ہے اور بہت حدیثیں بیچ فضیلت درود بھیجنے کے دن جمعہ میں وارد ہوئی ہیں۔ بڑی نعمت ہے۔ اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ مسئلہ اتفاقی ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے اور پھر ان کی حیات وہاں حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہے۔ نہ کہ حیات معنوی اور روحانی جیسے شہداء کی ہوتی ہے۔ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا دوسرے مردے بھی سلام و کلام سنتے ہیں اور ان کے رشتہ داروں کے اعمال بعض دنوں میں ان پر پیش ہوتے ہیں۔ (مظاہر حق جلد اول ص۴۴۳)

۲۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔

رواہ ابن ماجہ۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ بیشک جمعہ کا دن حاضر کیا گیا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ بیشک کوئی مجھ پر درود نہیں بھیجتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوتا ہو ابو درداء نے کہا کہ میں نے عرض کیا بعد مرنے کے بھی پیش ہوگا آپ نے فرمایا تحقیق اللہ نے زمین پر انبیا کے اجسام کا کھانا حرام کر دیا پس اللہ کے نبی زندہ ہیں۔ روزی دیے جاتے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطریق استفہام عرض کیا تھا کہ کیا موت کے بعد درود شریف پیش کیا جاتا ہے اس گمان سے کہ شاید یہ حکم حالت ظاہری کے ساتھ خاص ہو۔ آپ نے خوب جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اجسام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کھائے۔ اللہ جل شانہ کے انبیاء زندہ ہیں۔ مطلب یہ ہے

ان کے واسطے حالت زندگی اور حالت موت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی لیئے کہا گیا ہے۔ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔ اللہ تعالٰے کے ولی مرتے نہیں ہیں۔ لیکن ایک دار سے دوسری دار کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ اور رزق دیے جاتے ہیں۔ یعنی رزق معنوی اور منافی نہیں ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو رزق حسی دیا جاتا ہو چنانچہ ظاہر یہی بات ہے۔ جیساکہ شہداء کے ارواح کے حق میں آیا ہے کہ وہ جنت کے میوے کھاتے ہیں تو انبیاء تو اشرف ہیں ان کے لیئے کیوں نہ یہ بات ہو۔ (مظاہر حق جلد اول صہ ۴۴۴، ۴۴۵)

۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فَادْعُوْ لَکُمْ وَاَسْتَغْفِرُ۔ رواہ ابوداؤد

(جذب القلوب صہ ۲۵۵)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی میں ان کی روح قبض ہوئی اور اسی میں نفخہ ہے اور اسی میں صعقہ ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں تمہارے لئے دعائے خیر کرتا ہوں اور تمہاری مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۴۔ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان (مطالع المسرات صہ ۳۰)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر جمعہ مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا کرو۔ اس لئے کہ امت کا درود پڑھنا مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا اسی کا درجہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

۵۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔

(جامع صغیر جلد رابع ص ۲۴۹)

ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر جمعہ کو مجھ پر درود پاک پڑھنا پلصراط پر سے گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے تو اس کے اسّی برس کے گناہ معاف کر دیے جائینگے۔

۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعَصْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً۔ (مطالع المسرات ص۳۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز نماز عصر پڑھے اور اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا اسّی مرتبہ تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

۷۔ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِب رضی اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃً جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَعَہٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِمَ ذَالِکَ النُّوْرُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ لَوَسِعَھُمْ۔ (دلائل الخیرات ص۵۵)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر سَو دفعہ درود پاک پڑھے تو اس کے ساتھ قیامت کے روز ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو تمام مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عَنْہُ عن النبی صَلَّی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلٰٓئِكَةً مَعَهُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ اَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُوْنَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَكْثَرَ النَّاسِ صَلٰوةً عَلَيَّ۔ (نزهة المجالس جلد دوم ص۹۲)

نے فرمایا خمیس کے روز اللہ تعالےٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں ان سے ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو خمیس کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔

۹۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ سَائِرَ الْاَيَّامِ تُبَلِّغُ الْمَلٰٓئِكَةُ صَلَاتَكُمْ اِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنِّيْ اَسْمَعُ صَلَاتَ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ بِاُذُنِيْ۔

ذكره السمرقندي في تنبيه الغافلين

(نزهة المجالس ص۹۲)

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ دنوں میں تمہارا درود شریف فرشتے پہنچاتے ہیں مگر شب جمعہ اور روز جمعہ میں درود پڑھنے والے کا درود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

۱۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَا يَهْبِطُوْنَ اِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَيْدِيْهِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَقَرَاطِيْسُ مِنْ نُوْرٍ لَا يَكْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (افضل الصلوٰۃ ص۲۶)

رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے ہیں جو نور سے پیدا کیے گئے ہیں وہ صرف شب جمعہ اور روز جمعہ (زمین پر) اترتے ہیں ان کے ہاتھوں سونے کی قلمیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں جو صرف مجھ پر جو درود پڑھا جاتا ہے۔ اسے لکھتے ہیں۔

۱۱۔ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر روشن رات (شب جمعہ) اور روشن

اَللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ الْحَدِيْث — دن (روزِ جمعہ) میں بکثرت درود پاک بھیجا کرو۔

(کشف الغمہ جلد اول ص ۱۴۴)

۱۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ صَلٰوۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ حَاجَۃً مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا وَثَلَاثِیْنَ مِنَ الْاٰخِرَۃِ۔

رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات میں مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی سَو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر دنیا کی اور تیس آخرت کی۔

(جذب القلوب ص ۲۵۶)

علمائے دین فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوٰۃ سلام پڑھنے والے کا جواب بنفس شریف خود مرحمت فرماتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

شرح منہاج میں ہے کہ حدیث حسن میں وارد ہوا ہے روز جمعہ اس صیغہ سے درود شریف پڑھے گا تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جائیں گے۔ درود یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

حکایت

لوگوں نے حضرت خالد بن کثیر کے سر کے نیچے سے ان کے روح کے نکلنے سے پیشتر ایک کاغذ کا ٹکڑا پایا جس میں یہ لکھا ہوا بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِیْرٍ۔ یعنی خالد بن کثیر دوزخ سے آزاد ہے۔ لوگوں نے اس کے اہل خانہ سے دریافت کیا کہ کس عمل کی برکت سے انہیں یہ بزرگی حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہر جمعہ کو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہزار بار درود شریف پڑھتا تھا۔

(جذب القلوب ص ۲۵۶، ۲۵۷)

شب دوشنبہ (پیر)

جیسا کہ شب جمعہ میں درود شریف پڑھنا ایک بڑی فضیلت ہے۔ اسی طرح دوشنبہ (پیر) کی رات بھی اس حکم اس کے ساتھ شریک ہے۔ اس لیے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہے۔ اس میں بندگان خدا کے

اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اسی لیے سید کائنات صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ روزہ رکھنے کا اہتمام فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ دار ہوں۔ احیاء العلوم میں امام غزالی علیہ رحمۃ الباری لکھتے ہیں کہ جو شخص پیر کی رات چار رکعت نماز ادا کرے اور پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ بار اور دوسری رکعت میں اکیس بار اور تیسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تینتیس ۳۳ بار اور چوتھی میں چالیس بار قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ سلام کے بعد پچھتر ۷۵ دفعہ قل شریف پڑھے اور پچھتر دفعہ استغفار پڑھے اور پچیس دفعہ اپنے مولا و آقا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے تو جو حاجت بارگاہ الٰہی سے چاہے گا پوری ہو گی۔ (جذب القلوب صہ ۲۵۷، ۲۵۸)

روزِ پنجشنبہ پنجشنبہ (یوم خمیس) کے دن بھی درود شریف پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا۔ سرکار نے فرمایا جو شخص خمیس کے روز مجھ پر سو دفعہ درود پڑھے گا تو کبھی محتاج نہ ہو گا۔ (جذب القلوب صہ ۲۵۹)

دوسری فصل

وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا مؤکد اور فاضل تر ہے

بلاشبہ درود شریف پڑھنا تمام خیر و برکت میں مستحسن اور مستحب ہے لیکن علمائے دین نے چند مقامات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں درود شریف پڑھنا بہت فضیلت رکھتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱ آخری تشہد کے بعد آخری تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے کا موقع نہایت اہم اور مؤکد ہے۔ جس کی مشروعیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور کیفیت درود کی شرح منیہ میں اس طرح مذکور ہے کہ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کسی نے پوچھا کہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کس طرح پڑھیں تو انہوں نے فرمایا۔ کہ یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (شامی)

الٰہی درود بھیج محمد اور آلِ محمد پر (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا تونے درود بھیجا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور آلِ ابراہیم پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے اور برکت اتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تابعین پر جیسے برکت اتاری تونے ابراہیم (علیہ السلوٰۃ والسلام) اور ان کے تابعین پر تحقیق تو ہے تعریف کیا ہوا بزرگ۔

۲ نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد

ایک موقع درود شریف پڑھنے کا نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد ہے جس کی مشروعیت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ بے درود شریف نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں۔ یعنی واجب ہے یا مستحب امام احمد اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا مذہب ہے کہ اس نمازِ جنازہ میں درود شریف پڑھنا واجب ہے اور امام مالک اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما اس کو واجب نہیں فرماتے۔ ان کے نزدیک صرف مستحب ہے۔

۳ جمعہ و عیدین و استسقاء وغیرہ کے خطبات میں

ائمہ کبار کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ خطبے بغیر درود شریف کے درست ہوتے ہیں یا نہیں۔ بقول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مشہور مذہب کے موافق کوئی خطبہ بغیر درود شریف کے درست نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے۔

دار قطنی میں یہ حدیث پاک ہے۔

عن الاسود بن المالك الحضرمی عن یحیی بن ذاخر المعافری قال رکبت

یحییٰ بن ذاخر معافری سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ اپنے مسکن سے شہر میں

أنا ووالدي الى صلوٰة الجمعة فذكر حديثاً وفيه، فقام عمرو بن العاص المنبر فحمد الله واثنى عليه حمداً موجزاً وصلّى الله علی النبیّ صلی الله علیه وسلم ووعظ الناس فامرهم ونهاهم۔ (جلاء الافہام ص۱۹۱)

نماز جمعہ پڑھنے کے لیے آیا۔ اس کے بعد جو واقعات پیش آئے تھے وہ بیان کر کے کہا کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر چڑھ کر خدا کی حمد و ثنا نہایت جامع الفاظ میں کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرما کر خطبہ تمام کیا۔

اس باب میں ایک حدیث ضُبہ بن محسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بھی روایت کی جاتی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر درودِ شریف پڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ وقت کے لئے دعا کی۔ ضُبہ نے تنہا۔ خلیفۂ وقت کے لیے بغیر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیے ہوئے دعا مانگنا اچھا نہ سمجھ کر ان پر اعتراض کیا۔ جب باہم تصفیہ نہ ہو تو اس جھگڑے کا مرافعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کیا گیا۔ آپ نے ضُبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں فیصلہ کر کے فرمایا اَنْتَ اَوْثَقُ وَاَرْشَدُ یعنی تم راہ راست پر ہو اور ٹھیک کہتے ہو۔ ان حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ خطبات میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اس زمانے میں عام طور پر رائج تھا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول تھا۔ مگر اس سے وجوب سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس کیلئے زبردست دلیل کی ضرورت ہے۔ (جلاء الافہام ص۱۹۱)

۴ اذان کا جواب دینے کے بعد

چوتھا موقع درود شریف پڑھنے کا اذان کا جواب دینے کے بعد ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو جس طرح

مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص۶۴)

وہ کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے پھر اللہ تعالےٰ سے دعا مانگو کہ وہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے بیشک وسیلہ جنت میں ایک (ابڑا) درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں ایک بندے کے لئے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں جو شخص میرے وسیلہ کے لئے دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگی۔

۵ اقامت کے جواب کے بعد

پانچواں مقام درود شریف پڑھنے کا اقامت کے جواب کے بعد ہے۔ امام غزالی علیہ رحمۃ الباری نے احیاء العلوم میں یہ حدیث شریف ذکر کی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔ (احیاء العلوم جلد اول ص۳۱۷)

رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اذان اور اقامت سن کر یہ دعا اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الخ تو اس کے لئے میری شفاعت اتر پڑے گی۔

۶ دعا کے اول اور آخر میں

چھٹا موقع درود شریف پڑھنے کا دعا مانگنے کے وقت ہے۔ دعا تبتک مقبول نہیں جب تک حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے۔ اس مسئلہ کے بارے

میں مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ صہ ۸۷)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھو اوپر نہیں چڑھتی۔

حصن حصین میں ہے کہ شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے حاجت اپنی تو ابتدا کر درود کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہے پھر ختم کر ساتھ درود شریف کے ان پر اس لئے کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے قبول کرتا ہے۔ دونوں درودوں کو اور وہ بزرگ تر ہے اس سے کہ چھوڑ دے اس دعا کو کہ درمیان ان دونوں کے ہے۔ یعنی اس کے کرم سے بعید ہے کہ ان کے درمیان میں دعا نہ قبول کرے، اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہو۔ پس یہ حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہے کہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علمائے حدیث سے کہ مثل اس کے راوی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا ہے پس یہ مرفوع ہے حکما اور مرفوع بھی روایت کی گئی ہے۔ (مظاہر حق جلد اول صہ ۳۱۰ بلفظہ)

۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ساتھ ان کے حاضر تھے پس جب بیٹھا میں یعنی بعد ادا کرنے نماز کے شروع کی میں نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے واسطے

تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهْ ۔ رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ شریف ص۸۷)

۳۔ عَنْ فَضَالَةَ بِنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ ۔ رواہ ترمذی

(مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

اپنے پس فرمایا حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جائیگا، مانگ دیا جائے گا۔

روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اس وقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑھی پھر کہا بعد نماز کے) یا الٰہی بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نماز پڑھنے والے جس وقت پڑھے تو نماز پس بیٹھ پس تعریف کر اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق ہے اس کے ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر مانگ اللہ سے جو چاہے۔ کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اس کے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پس فرمایا اس کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کی جائے گی۔

۴۔ محمود بن غیلان نا المقری نا حیوۃ قال حدثنی ابو هانی ان عمرو بن مالك الجنبي اخبرانه سمع فضالة بن عبيد يقول سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو في صلاته فلم يصل على النبي صلى الله عليه

عمرو بن مالک الجنبی کہتے ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید سے سنا کہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ نے ایک شخص سے سنا جو نماز میں دعا مانگ رہا تھا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا تھا۔

وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا
صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ
وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا
شَاءَ اللّٰهُ۔ هٰذا حديث حسن صحيح

(ترمذی جلد ثانی ص۱۸۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے
جلدی کی پھر اس کو بلایا اور یا تو اسی سے
یا دوسروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم
میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیئے
کہ خدا کی حمد وثنا سے شروع کر کے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے اس
کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

٥۔ عن علی بن ابی طالب قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ
حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَ
دَخَلَ الدُّعَاءُ وَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ
رَجَعَ الدُّعَاءُ۔

(الخصائص الکبریٰ جلد ثانی ص۲۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم
نے کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک حجاب
ہوتا ہے جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے جب پڑھ
لیا جاتا ہے تو حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا
(آسمان میں) داخل ہو جاتی ہے اگر درود نہ پڑھا
جائے تو دعا واپس لوٹ آتی ہے۔

٦۔ عن ابی جابر بن عبد اللّٰہ قال
قال رسول اللّٰہ صَلَّى اللّٰہُ علیہ وسلّم
لَا تَجْعَلُوْنِيْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ فَاِنَّ
الرَّاكِبَ يَمْلَأُ قَدَحَهٗ وَيَضَعُهٗ فَاِنِ
احْتَاجَ اِلَى الشُّرْبِ شَرِبَ اَوْ اِلَى الْوُ
ضُوْءِ تَوَضَّأَ وَاِلَّا اَهْرَقَهٗ وَلٰكِنِ
اِجْعَلُوْنِيْ فِيْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ مجھے سوار کا پیالہ نہ بناؤ کہ سوار اپنا پیالہ
بھر کر رکھ لیتا ہے، پیاس کی حالت میں پی لیتا
ہے اور وضو کرنا ہو تو وضو کر لیتا ہے۔ ورنہ پھینک
دیتا ہے، لیکن مجھے دعا کے اول اور وسط اور
آخر میں رکھو۔

وَآخِرِہٖ۔ شفاء شریف ص۵

(الخصائص الکبریٰ جلد دوم ص۲۶)

بہتر یہی ہے کہ دعا کے اول اور وسط اور آخر میں درود شریف پڑھا جائے تو وہ انشاءاللہ بارگاہِ الٰہی میں زیورِ قبولیت سے آراستہ ہو گی۔ فقیر کا یہی معمول ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

مسجد میں داخل ہونے اور نکلتے وقت

ساتواں مقام درود شریف پڑھنے کا مسجد میں داخل ہونے اور نکلتے وقت کا ہے

مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ اس باب میں وارد ہیں۔

۱۔ عن فاطمۃ بنتِ الحُسین عن جَدَّتِھَا فَاطِمَۃَ الْکُبْرٰی قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ۔ رواہ ترمذی

(مشکوٰۃ شریف ص۶۷)

روایت ہے فاطمہ صغرا بیٹی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سے انہوں نے نقل کیا اپنی دادی فاطمہ بڑی سے یعنی فاطمہ زہرا سے کہ فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے مسجد میں درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنی کہتے صلی اللہ علی محمد وسلم اور کہتے اے رب بخش میرے لئے گناہ میرے اور کھول میرے لئے دروازے اپنے رحمت کے اور جس وقت کہ نکلتے مسجد سے درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام کہتے اے رب بخش میرے گناہ میرے اور کھول واسطے میرے دروازے اپنے فضل کے۔

۲۔ روی ابن وَھْبٍ عن فَاطِمَۃَ بنتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

ابن وہب حضرت فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھو اور کہو اے اللہ میرے لئے میرے گناہ بخش

ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَاِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

(شفاء جلد دوم ص۷۱)

دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے
کھول دے اور جس وقت نکلے تو نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھو اور کہو اے اللہ میرے
لئے میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے
فضل کے دروازے کھول دے۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ كَانَ
النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ اِذَا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ
صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
بِاسْمِ اللّٰهِ دَخَلْنَا وَبِاسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا
وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا
خَرَجُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(شفاء شریف جلد دوم ص۷۲)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ صحابہ کرام جب مسجد میں داخل ہوتے تو
صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے
نام سے نکلے اور ہم نے اللہ پر توکل کیا اور جب
نکلتے تو اسی طرح کہتے۔

۴۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ
الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ

(شفاء شریف جلد دوم ص۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ تم سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔
اور یہ کہے اے اللہ میرے لئے کھول دے۔

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں لکھتے ہیں
کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ تمام احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر مسجد
میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت اور ان کے پاس سے گزرتے وقت صلوٰۃ سلام
پڑھنا مستحب ہے۔ اس باب میں بہت صحیح حدیثیں وارد ہوئیں ہیں (نسیم الریاض ج۳ ص۵۲۲)

کوہِ صفا مروہ پر ۸

آٹھواں مقام درود شریف پڑھنے کا صفا و مروہ پہنچنے کے وقت
ہے۔ اسماعیل بن اسحاق نے اس بارے میں یہ حدیث بیان کی ہے

حدثنا هدبة ثنا همام بن یحییٰ ثنا نافع اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ یُکَبِّرُ عَلَی الصَّفَا ثَلَاثًا یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْا وَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَالدُّعَاءَ ثُمَّ یَفْعَلُ عَلَی الْمَرْوَۃِ مِثْلَ ذَالِکَ

(جلاء الافہام ص۱۹۷)

حضرت نافع حدیث بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوہ صفا پر پہنچ کر تین تکبیریں کہتے تھے (جن کے ساتھ) لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الحمد وہو علیٰ کل شئی قدیر کہتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر بہت دیر تک دعا مانگتے تھے۔ پھر کوہ مروہ پر ایسا ہی کرتے تھے۔

مجلس میں جمع ہونے کے بعد

نواں مقام درود شریف پڑھنے کا کسی مجلس میں جمع ہونے کے بعد اٹھنے سے پہلے ہے

اس مسئلہ میں کچھ حدیثیں تو پہلے بیان ہو چکی ہیں اب اور دو حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱- قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَ قَوْمٌ یُصَلُّوْنَ عَلَیَّ حَفَّتْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ مِنْ لَّدُنْ اَقْدَامِھِمْ اِلٰی عِنَانِ السَّمَاءِ بِاَیْدِیْھِمْ قَرَاطِیْسُ الْفِضَّۃِ وَاَقْلَامُ الذَّھَبِ یَکْتُبُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُوْنَ زِیْدُوْا زَادَکُمُ اللّٰہُ (الحدیث)

(کشف الغمہ جلد اوّل ص۲۷)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت قوم اکٹھی بیٹھ کر مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں تو فرشتے ان کو ان کے قدموں سے لیکر آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں (جس سے) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درود پاک لکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ زیادہ کرو۔ اللہ تمہیں زیادہ دے۔

۲- قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ پر درود بھیج کر اپنی مجلسوں کو زینت دو

عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (کشف الغمہ جلد ۱ ص ۲۷۱) (افضل الصلوٰۃ ص ۲۱)

مجھ پر تمہارا درود پاک قیامت کے روز تمہارے لئے روشنی ہوگا۔

ذکرِ مصطفٰے کے وقت ۱۰

دسواں مقام درود شریف پڑھنے کا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پاک کے وقت ہے۔ اس کو ہم نے پہلے تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد ۱۱

گیارہواں مقام درود شریف پڑھنے کا ایام حج میں تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد ہے۔

حدثنا نافع کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْتَلِمَ الْحَجَرُ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (جلاء الافہام ص ۳۰۷)

نافع رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما جب حجر اسود کو بوسہ دینے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔ اللھم ایمانا بک وتصدیقا وسنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم

بازار یا کسی دعوت وغیرہ میں جانے کے وقت ۱۲

بارہواں مقام درود شریف کا بازار یا کسی دعوت میں جانے کے وقت ہے۔

عن ابی وائل ما رأیت عبد اللہ جلس فی مادبۃ ولا جنازۃ ولا غیر ذالک فیقوم حتیٰ یحمد اللہ ویثنی علیہ ویصلی علی النبیّ صلیّ اللہ علیہ وسلم ویدعو بدعوات وان کان یخرج الی السوق فیاتی

ابو وائل سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو کسی دعوت یا جنازہ وغیرہ میں بیٹھ کر اٹھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک وہ اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا نہ کر لیتے ہوں اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لیتے ہوں اور پھر دعائیں نہ مانگتے ہوں۔

اغفلها مکانا فیجلس فیحمد اللہ و یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وید عوبدعوات (جلاء الافہام ص۳۰۸)

اور اگر بازار کو جاتے تھے تو اس کے کسی گوشہ میں بیٹھ کر خدا کی حمد کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تھے۔ پھر دعائیں مانگتے تھے۔

سونے سے اٹھنے کیوقت[۱۳] تیرھواں[۱۳] مقام جہاں درود شریف پڑھنا مستحب ہے رات میں اٹھنے کے وقت ہے۔ نسائی نے سنن کبیر میں روایت بیان کی ہے۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال یضحک اللہ عزوجل الی رجلین رجل لقی العدو وھو علی فرس من امثل خیل اصحابہ فانھزموا وثبت فان قتل استشھد وان بقی فذلک الذی یضحک اللہ الیہ ورجل قام فی جوف اللیل لا یعلم بہ احد فتوضا فاسبغ الوضوء ثم حمد اللہ ومجدہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستفتح القرآن فذلک الذی یضحک اللہ الیہ یقول انظروا الی عبدی قائما لا یراہ احد غیری (جلاء الافہام) ص۲۰۸

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کے حال پر ہنستا ہے ایک وہ شخص جس نے (جہاد میں) دشمن کا مقابلہ کیا اور اس کے پاس بھی ویسا ہی گھوڑا ہے جیسے کہ اس کے رفیقوں کے پاس ہے مگر رفیق بھاگ گئے اور یہ اپنی جگہ قائم رہا پھر اگر مارا گیا تو شہید ہے اور اگر باقی رہا تو اللہ تعالیٰ اس کے ثابت قدم رہنے پر) ہنستا ہے اور ایک وہ آدمی ہے جو رات کے حصہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ جسے کوئی نہیں جانتا۔ کامل وضو کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اور قرآن کھول کر پڑھتا ہے۔ اس شخص کے حال پر اللہ تعالیٰ ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو میری بندگی میں کھڑا ہے جس کو میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا۔

ختم قرآن کے بعد[۱۴] چودھواں[۱۴] موقع درود شریف پڑھنے کا ختم قرآن مجید کے بعد ہے جس

روزہ قرآن کریم ختم ہو۔ اس دن روزہ رکھنا سنت ہے اور یہ بھی سنت ہے کہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کو جمع کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن پاک ختم کرتے تو اپنے اہل کو جمع فرماتے اور دعا کرتے (طبرانی) حکم بن عیینہ سے مروی ہے کہ مجاہد نے انہیں بلایا اور ان کے پاس ابن ابی امامہ بھی تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا ہم نے تمہیں اس لئے بلایا کہ ہمارا ارادہ قرآن کریم ختم کرنے کا ہے اور ختم قرآن مجید کے وقت دعا مستجاب ہے۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اسلاف کی عادت تھی کہ وہ ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے، اور مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ یہ وقت نزول رحمت کا ہے۔ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے قرآن ختم کیا اس کی دعا مستجاب ہے حدیث پاک حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ہر ختم کے ساتھ ایک دعا مقبول ہوتی ہے (شعب الایمان) ایک حدیث مبارک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جس نے قرآن پڑھا اور رب تبارک وتعالیٰ کی حمد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور اپنے رب سے مغفرت چاہی تو خیر اس کی تلاش کرتی ہے۔ ان مبارک حدیثوں سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے لئے اجتماع اور اپنے احباب واقارب کو بلانا اور ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا مسنون ہے۔

الحمد للہ رب العالمین (مقدمہ خزائن العرفان ص ۳-۴)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مسجدوں کے پاس سے گذرتے وقت [۱۵]

پندرہواں مقام درود شریف پڑھنے کا مسجدوں کے پاس سے گزرنے اور ان کے دیکھنے کے وقت ہے اس بارے میں قاضی اسماعیل نے اپنی کتاب میں یہ حدیث روایت کی ہے۔

عن علی بن حسین قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مسجد کی طرف سے گزرو تو رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا (جلاء الافہام صد ۲۱۲) علیہ وسلم پر درود پڑھو۔

تکلیف وشدائد وطلب مغفرت کے وقت [۱۶]

سولھواں [۱۶] موقع درود شریف پڑھنے کا تکلیف وشدائد وکثرت غم وطلب مغفرت کا وقت ہے۔ اس عنوان کا ثبوت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو دوسرے باب کی پہلی فصل گزر چکی ہے۔ اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ

اس وقت تیرے غموں فکروں کی کفایت کی جائیگی اور تیرے گناہ معاف کیے جائیں گے۔

اور ایک روایت میں ہے اِذًا يَكْفِيْكَ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے غموں سے کفایت فرمائے گا یعنی انہیں دور فرما دے گا (کشف الغمہ صد ۲۷۱)

حضور کا اسم مبارک لکھتے وقت [۱۷]

سترھواں [۱۷] مقام درود شریف پڑھنے کا سید العرب والعجم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نام مبارک لکھتے وقت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِیْ الْكِتَابِ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ (مطالع المسرات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

یہ حدیث پاک پہلے لکھی جا چکی ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اور کچھ فائدہ نہ بھی ہوا حالانکہ بے شمار فائدے ہیں، تو یہی فائدہ صاحب حدیث کے لئے کیا کم ہے کہ جب تک محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام شریف اس کے کسی لکھے ہوئے کاغذ پر قائم رہے گا اس پر صلوٰۃ جاری رہے گی۔

ابن سنان کہتے ہیں کہ میں نے عباس عنبری اور علی بن المدینی کو یہ فرماتے ہوئے

سنا کہ ہم سماع حدیث کے زمانہ میں اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔ اگر اتفاقاً عجلت کے سبب سے لکھنے کا موقع نہیں ملتا تھا تو کتاب میں اتنی جگہ چھوڑ دیتے تھے اور جب مجلس سماع سے فارغ ہو کر اپنے ٹھکانے پر پہنچتے تھے وہاں اطمنان سے بیٹھ کر لکھ لیتے تھے۔ (جلاء الافہام صہ ۲۱۵)

تبلیغ علم ومواعظ وتعلیم مسائل کے وقت

اٹھارہواں[۱۸] مقام درود شریف پڑھنے کا تبلیغ علم ومواعظ اور تعلیم مسائل کے وقت ہے۔ جن کی ابتداء وانتہاء دونوں درود شریف سے ہونی چاہیئے۔ اس کا ثبوت وہ حدیث شریف ہے جسے اسماعیل بن اسحاق نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے

عن جعفر بن برقان قال کتب عمر بن عبد العزیز اما بعد فانّ اناساً من الناسِ قد التمسوا الدنیا بعمل الآخرۃ وان من القصاص قد احدثوا فی الصّلوٰۃ علٰی خلفائِہم وامرائِہم عدل صلاتہم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا جاءك کتابی ھٰذا فمر ان تکون صلاتہم علَی النّبیین ودعاءُ ھُم للمسلمین عامۃ ویدعوا ماسوی ذالك

(جلاء الافہام صہ ۲۱۵)

جعفر بن برقان روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک فرمان لکھا اما بعد آجکل لوگوں نے آخرت کے کاموں سے دنیا حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے اور بعض قصہ گویوں نے صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے اپنے خلفاء وامراء کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جس وقت میرا یہ فرمان تمہارے پاس پہنچے ان کو حکم دیدو کہ (آئندہ ایسا نہ کریں) صلوٰۃ صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہونا چاہیئے باقی جملہ مسلمانوں کے لئے دعا اس کے سوا جو کچھ ہے چھوڑ دیں۔

اس موقع پر درود شریف پڑھنا اس لئے بہتر سمجھا گیا ہے کہ یہ مقام علم دین کی تبلیغ کا ہے جو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر تشریف لائے تھے اور جس کی نشر واشاعت کی تلقین آپ نے امت کو فرمائی مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ

افضل و اعظم نفع رساں اور کونسا عمل دین و دنیا کا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ حقیقت تبلیغ دین کا کام کرنے والے بہترین لوگ ہیں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور خلفاء ہیں۔ ایک موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میری سُنت کو زندہ کرے گا تو میں اور وہ جنّت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ اور ایک مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی انسان کو ہدایت کا راستہ دکھائے اور وہ انسان اس پر عامل رہے تو قیامت تک ہدایت کرنے والے کو عمل کرنے والے کے برابر ثواب حاصل ہوتا رہتا ہے۔ پس جبکہ تبلیغ علم دین کی بدولت مبلغین کو ایسی بڑی بڑی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں تو ان پر بھی واجب ہے کہ تبلیغ علم کے وقت سلسلہ کلام کی ابتداء اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی درود شریف پڑھ کر آپ کی تعریف و توصیف سے رطب اللسان ہوں۔ اور جب کلام ختم کریں تو اس کا خاتمہ بھی درود شریف پر ہو۔

صبح و شام کے وقت [19]

انیسواں[19] موقع درود شریف پڑھنے کا صبح اور شام کا وقت ہے طبرانی کی اس حدیث کے مطابق۔

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(خصائص کبریٰ جلد دوم صہ ۲۶)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شخص صبح ہوتے ہی اور شام ہوتے وقت مجھ پر دس دس بار درود پاک پڑھے گا تو وہ قیامت کے روز میری شفاعت سے مستفیض ہوگا۔

گناہوں کو مٹانے کیلئے [20]

بیسواں[20] مقام درود شریف پڑھنے کا گناہوں کے مٹانے کے لئے ہے۔ اصبہانی کی روایت ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت

صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ

اخصائص کبریٰ ، صد ۲۶

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھا کرو. کیونکہ درودِ پاک مجھ پر بھیجنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے

خطبۂ نکاح کے وقت ۲۱

اکیسواں موقع درود پاک پڑھنے کا خطبۂ نکاح کے وقت ہے اس کے متعلق ایک اثر ہے جسے اسماعیل بن زیاد نے روایت کیا ہے.

عن الضحاك عن ابن عباس رضی اللہ عنهما فی قوله ان اللہ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اِنَّ اللہَ یُثْنِیْ عَلٰی نَبِیِّکُمْ وَیغفرلہٗ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَۃَ بالاستغفار لہ یاایها الذین آمنوا صلّوا علیه وسلموا تسلیما اثنوا علیه فی صلٰوتکم وفی مساجدکم وفی کل موطن وفی خطبة النساء فلا تنسوہ.

اجلاء الافہام صد ۲۲؛

ضحاک رحمۃ اللہ علیہ آیت اِنَّ اللہ وملائکتہ یصلّون کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ اس فقرے کے یہ معنی ہیں کہ بیشک اللہ تعالےٰ تمہارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثنا فرماتا ہے اور مغفرت کرتا ہے اور اپنے فرشتوں کو آپ کے لئے استغفار کا حکم دیتا ہے اور یاایہاالذین آمنوا صلّوا علیہ وسلموا تسلیما کے یہ معنی ہیں کہ تم اے ایمان والو! ان کی ثناء کرو اپنی نمازوں میں اور اپنی مسجدوں میں اور ہر جگہ اور نکاح کے خطبوں میں کہیں آپ کو نہیں بھولنا چاہیئے.

وضو کے وقت ۲۲

بائیسواں مقام درود شریف پڑھنے کا وضو کے وقت ہے۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں.

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا وَضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

الکشف الغمہ جلد اول صد ۲۲

رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مجھ پر درود پاک نہ پڑھے اس کا (کامل) وضو نہیں ہوتا.

گھر میں داخل ہوتے وقت ۲۳

تیئیسواں موقع درود شریف پڑھنے کا گھر میں

داخل ہونے کے وقت ہے اس کے بارے میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں یہ روایت بیان کی ہے۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ قَالَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(شفاء جلد دوم ص ۵۲)

حضرت عمر بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے کہ جب تم گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام دو۔ فرمایا کہ اگر گھر کوئی نہ ہو تو یہ کہے۔ سلام و رحمت اور برکت اللہ تعالیٰ کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہو اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو اور گھر والوں پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔

ملا علی قاری علیہ رحمت الباری اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روح مقدس تمام مسلمانوں کے گھروں حاضر ہوتا ہے (شرح شفا ملا علی قاری ص ۴۶۴) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر و ناظر ہیں اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ الحمد للہ رب العالمین، اور حافظ ابو موسیٰ مدینی نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

عن سھل بن سعد قال جاء رجل اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم فشکا الیہ الفقر وضین العیش او المعاش فقال لہٗ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذا دخلت منزلک فسلِّم ان کان فیہ احد اولم یکن فیہ احد ثم سلم عَلَیَّ و اقرأ قل ھو اللّٰہ احد مرۃ واحدۃ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دربار رسالت میں اپنے فقر و تنگی معاش کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر داخل ہو تو خواہ وہاں کوئی ہو یا نہ ہو۔ السلام علیکم کہہ کر مجھ پر سلام پڑھ اس کے بعد ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ لے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس ورد کی برکت سے اللہ تعالیٰ

فَفعل الرجل فادر الله علیہ الرزق حتیٰ افاد علی جیرانہ و قراباتہ انسیم الریاض ج ۳ صہ ۴۶۳

نے اس پر اس قدر رزق کی افراط کی کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں تک کو اس سے فائدہ پہنچایا۔

۲۴ کوئی بات بھول جانے کے بعد

چوبیسواں[۲۴] مقام درود شریف کے پڑھنے کا اس وقت ہے کہ جب انسان کوئی بات یا شئی بھول جائے۔ ابو موسیٰ المدینی نے یہ روایت بیان کی۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰے۔
(انوار محمدیہ من مواھب اللدنیہ صہ ۴۳۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ درود پڑھو خدا نے چاہا تو وہ بھولی ہوئی چیز تم کو یاد آجائے گی۔

۲۵ کوئی حاجت پیش آنے کے وقت

پچیسواں[۲۵] موقع درود شریف پڑھنے کا کوئی کوئی حاجت پیش آنے کے وقت ہے اصبہانی کی اس حدیث سے ثابت ہے

عن خالد بن طھمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ صلوٰۃً واحدۃً قُضِیَتْ لہٗ مِائَۃُ حَاجَۃٍ خصائص کبریٰ ج ۲ صہ ۲۶

خالد بن طھمان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا تو اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔

امام ترمذی نے اس باب میں یہ حدیث ذکر کی ہے۔

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہٗ اِلَی اللہِ حاجۃٌ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ بنی آدمَ فلیتوضّأ فلیحسن الوضوءَ

عبد اللہ بن ادفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ یا انسانوں میں سے کسی کے ساتھ متعلق ہو

ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

(ترمذی شریف)

وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز نماز پڑھے پھر خدا تعالیٰ کی تعریف کرے اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر یہ دعا مانگے لا الہ الا اللہ آخر تک۔

۲۶ کان بجتے وقت

چھبیسواں موقع درود شریف پڑھنے کا کان بجنے کے وقت ہے طبرانی میں یہ حدیث مروی ہے۔

عن ابی رافع قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ فَلْیَذْکُرْنِیْ وَلْیُصَلِّ عَلَیَّ۔ (جواہر البحار جلد ۴ صفحہ ۱۶۶)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا کان بجنے لگے تو مجھے یاد کرو اور مجھ پر درود پڑھو۔

۲۷ سوتے وقت

ستائیسواں مقام درود پاک پڑھنے کا سوتے وقت ہے۔ اس باب میں ابو الشیخ نے یہ حدیث روایت ہے۔

قَالَ اَبُوْ قِرْصَافَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ قَرَاَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ثُمَّ قَالَ

ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورہ تبارک الذی پڑھ کر چار بار یہ دعا جو خط کشیدہ ہے

اللّٰھُمَّ ربّ الحل و الحرم و رب البلد الحرام و ربّ الرکن والمقام و ربّ المشعر الحرام بحق کل آیۃ انزلتھا فی شھر رمضان بلّغ رُوح محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم منّی تحیۃً وسلاما اربع مرات وکلّ اللہ تعالیٰ بھا الملکین حتّٰی یاتیا محمدًا صلّی اللہ علیہ وسلم فیقولان لہٗ یا محمّد انّ فلان بن فلان یقرأ علیک السلام ورحمۃُ اللہ فیقول وعلی فلان منّی السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ا

(جلاء الافہام ص۲۲۹)

پڑھے تو اللہ تعالٰے دو فرشتے مقرر فرماتا ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں شخص کا بیٹا آپ پر سلام معہ رحمت کے عرض کرتا ہے۔ آپ فرشتوں سے فرماتے ہیں، میری طرف سے بھی اس پر سلام اور رحمت و برکت خدا کی نازل ہو۔

۲۸ ہر بھلائی کی بات شروع کرتے وقت

اٹھائیسواں موقع درود شریف پڑھنے کا ہر بھلائی کی بات چیت شروع کرتے وقت ہے۔ اس کی یہ صورت ہونی چاہیئے کہ پہلے خدا کی حمد وثنا کرے اس کے بعد درود پاک پڑھے پھر جو کچھ بیان کرنا ہے وہ بیان کرے۔ اللہ کی حمد وثنا اس لئے ضروری ہے کہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے سنن میں بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک روایت کی ہے کل کلام لا یبدأ فیہ بحمد اللہ فھو اجزم یعنی جو کلام اللہ کی حمد سے شروع نہ کی وہ مقطوع البرکت ہے اور درود شریف اس لئے ضروری ہے کہ حدیث پاک میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت

صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام لا یذکر اللہ فیہ فیبدأ بہ وبالصلوٰۃ علیّ فہو اقطع ممحوق من کل برکۃ

(جلاء الافہام ص۲۳)

ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کلام کی ابتدا خدا کے ذکر اور درود سے نہ کی جائے وہ بے سر کلام اور ہر برکت سے خالی ہے۔

۲۹ اذان کے بعد

انتیسواں ۲۹ مقام درود وسلام کا اذان کے بعد ہے۔ اگر پہلے اذان کے بعد بھی پڑھا جائے تو بھی باعث اجر ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ میں بعض حضرات مخالف ہیں، مگر اہل سنت کے نزدیک یہ ایک مستحسن امر ہے۔ ممانعت کی کوئی وجہ نہیں حنفیوں کی مشہور ومعروف کتاب درمختار میں ہے۔

التسلیم بعد الاذان حدث فی ربیع الآخر سنۃ سبعمائۃ واحد وثمانین فی عشاء لیلۃ الاثنین ثم یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین احدث فی الکل الا المغرب ثم فیہا مرتین وہو بدعۃ حسنۃ۔ (درمختار جلد ۱ باب الاذان)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا نیا پیدا ہوا ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں عشاء کی نماز میں دوشنبہ کی رات پھر جمعہ کے دن پھر دس سال کے بعد پیدا ہوا سب نمازوں میں سوائے مغرب کے پھر مغرب میں بھی دو بار سلام کہنا رائج ہوگیا اور یہ امر بدعت حسنہ ہے۔

اور امام سخاوی کے قول بدیع میں ہے کہ صلاۃ وسلام کی ابتدا لئے حدوث سلطان صلاح الدین بن المظفر ایوبی کے حکم سے ہوئی۔ (ردالمحتار جلد اول باب الاذان) اسی طرح حضرت عبدالوہاب شعرانی انصاری علیہ رحمۃ الباری اپنی کتاب کشف الغمہ عن جمیع الامہ میں لکھتے ہیں۔

قال شیخنا رضی اللہ عنہ لم یکن التسلیم الذی یفعلہ المؤذنون فی ایام حیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا الخلفاء الراشدین. قال کان فی

ہمارے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صلوٰۃ وسلام جسے مؤذن پڑھتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں نہیں تھا فرمایا کہ مصر میں روافض

ایام الروافض بمصر شرعوا التسلیم علی الخلیفة ووزرائه بعد الاذان الی ان توفی الحاکم بامر الله وولّوا اختہ فسلموا علیھا وعلی وزرائھا من النساء فلما تولی الملک العادل صلاح الدین بن ایوب فابطل ھذہ البدع و امر المؤذنین بالصلوٰۃ التسلیم علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم بدل تلک البدعۃ وامر بھا اھل الامصار والقری فجزاہ الله خیرا

(کشف الغمہ جلد ۱ ص۴۸)

کے عہد حکومت میں خلیفہ اور اس وزیروں پر اذان کے بعد سلام پڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ حاکم بامر اللہ مرگیا اور اس کی بہن خلیفہ بنی تو اس پر اور اس کی عورتوں وزیروں پر سلام پڑھنا شروع کر دیا پس جب بادشاہ عادل صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو اس بدعت کو مٹادیا اور مؤذنوں کی فرمان جاری کیا کہ وہ اس بدعت کے بدلے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام پڑھیں اور اس کا حکم تمام شہریوں اور دیہاتیوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک جزا دے۔

فاضل بریلوی کا قابل دید فتویٰ

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ کا فتویٰ نقل کیا جاتا ہے جو آپ نے صلاۃ خوانی کے بعد اذان کے بارے میں تحریر فرمایا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ما قولکم رحمکما اللہ تعالیٰ کہ اذان کے بعد صلاۃ جیسا کہ جامع مسجد مصطفےٰ آباد وغیرہ میں رواج ہے جائز ہے یا نہیں بینوا وتوجروا

الجواب

اذان کے بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام عرض کرنا ملک عرب احکومت نجدیہ سے قبل اور مصر و شام وغیرہ بلاد دار الاسلام بلکہ خاص مسجد الحرام و مسجد اقدس مدینہ طیبہ مغرب کے سوا پانچوں وقت میں معمول ہے۔ اور پانچ سو برس سے زیادہ گزرے کہ ائمہ و علماء اس فعل پر تقریر و تسلیم کرتے آئے۔ بیشک جائز و مقبول ہے اور اس میں کسی طرح محذور شرعی نہیں حضور پرنور رحمت عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اقدس ہر

فت، ہر آن مسلمانوں کا ایمان ایمان کی جان جان کا چین چین کا سامان ہے۔ الحمد للہ
ب العالمین حضرت حق جل و علا فرماتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک۔ اونچا کیا ہم نے
رے لئے تیرا ذکر اور ارشاد فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر بے شک ہم نے تمہیں
خیر کثیر عطا فرمایا اور فرماتا ہے۔ ان شانئک ہو الابتر، بے شک تیرا بد خواہ خود ہی
ے برکت ہے قال فی المدارک ھو الابتر المنقطع عن کل لا انت لان کل
ن یولد الی یوم القیمۃ من المؤمنین فھم اولادک و اعقابک وذکرک
رفوع علی المنابر علی لسان کل عالم و ذاکر الی آخر الدھر یبدأ
بذکر اللہ ویثنی بذکرک ولک فی الآخرۃ ما لا یدخل تحت الوصف
یعنی حق تعالی اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے فرماتا ہے تیرا دشمن ہی
ہر خیر سے جدا ہے نہ تو کہ قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہوں گے سب تیرے بال
بچے ہیں اور تیرا ذکر منبروں پر اور ہر عالم اور ہر ذکر کرنے والے کی زبان پر ابد الآباد
تک بلند ہے۔ ہمیشہ خدا کے نام سے ابتدا ہو گی اور اس کے برابر ہی تیرا ذکر کیا جائیگا
اور تیرے لئے آخرت میں جو خوبیاں ہیں وہ تو بیان سے باہر ہیں تو معلوم ہوا کہ تکثیر
ذکر شریف حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت حق تبارک و تعالی کو
محبوب اور معاذ اللہ ان کے ذکر کی کمی ان کے دشمنوں کی تمنا قسم اس کی جس نے
ان کے ذکر کو ابد الآباد تک رفعت بخشی کہ خدا کا چاہا ہو گا اور ان کے دشمنوں کی
کبھی تمنا نہ بر آئے گی۔ کروڑوں اسی امید میں زمین کا پیوند ہو گئے کہ کسی طرح ان کی
یاد میں کمی واقع ہو مگر وہ خود ہی خاک میں ملتے گئے اور ان کا ذکر تو قیامت تک
بلند ہے۔ جس سے ہفت آسمان و زمین گونج رہے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔
ابن حبان اپنی صحیح اور ابو یعلی مسند میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت کرتے ہیں۔ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اتانی
جبرئیل فقال ان ربی وربک یقول تدری کیف رفعت ذکرک قلت
اللہ اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی یعنی مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فرماتے ہیں۔ میرے پاس جبرئیل نے آکر عرض کی میرا اور حضور کا پروردگار حضور سے ارشاد فرماتا ہے۔ تم نے جانا میں کیوں کر تمہارا ذکر بلند کیا میں نے کہا، خدا خوب جانتا ہے کہا یوں کہ جب میں یاد کیا جاؤں تم میرے ساتھ یاد کئے جاؤ گے۔ ابن عساکر کعب احبار سے روایت کرتے ہیں۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صاحبزادے سیدنا شیث علیہ الصلاۃ والسلام کو وصیت کی۔ کلما ذکرت اللہ فاذکر الی جنبہ اسم محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب تو خدا کو یاد کرے اس کے برابر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینا۔ خرابی اس کے لئے جو ان کا نام جینے کو شرک بتائے اور فرمایا فاکثر فان الملئکۃ تذکرہ فی کل ساعاتھا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد بکثرت کرنا کہ فرشتے ہر گھڑی آپ کی یاد کرتے رہتے ہیں۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیئاً اکثر من ذکرہ جو کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اس کی یاد بہت کرتا ہے۔ رواہ ابو نعیم والدیلمی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا اور مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر الانبیاء من العبادات وذکر الصالحین کفارۃ ذکر انبیاء کا عبادت ہے اور ذکر نیکوں کا کفارہ گناہ رواہ فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وارد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر علیٍّ عبادۃٌ علی کا ذکر عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور تمام اولیاء کے ذکر کی یہ فضیلتیں ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ خوشی و شادمانی اور اللہ کی برکت و مہربانی اس مسلمان کے لئے جس نے ان کے ذکر کو اپنا حرز جان بنایا اور ہر وقت اور ہر آن اس میں مشغول رہ کر لطف ایمان اٹھایا۔ برخلاف اس طاغی سرکش کے جو ذوق ایمان سے دفعتہً ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے۔ ذکر رسول اللہ حسن نیست اعوذ باللہ من خباثۃ العقیدۃ درمختار میں ہے۔ التسلیم بعد الاذان حدث فی الربیع الآخر

سنہ سبعمائۃ واحدی وثمانین فی عشاء لیلۃ الاثنین ثم یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین حدث فی الکل الا المغرب ثم فیہا مرتین وھو بدعۃ حسنۃ اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کرنا شب دو شنبہ نماز عشاء ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ھ قدسی میں حادث ہوا۔ پھر جمعہ کے دن پھر دس برس بعد مغرب کے سوا نمازوں میں پھر ۲ دفعہ مغرب میں بھی اور یہ ان تازہ باتوں میں ہے جو نیک و محمود ہیں۔ امام شمس الملۃ والدین سخاوی قول البدیع پھر علامہ عمر بن نجیم نہر الفائق شرح کنز الدقائق پھر فاضل محقق مولانا امین الملۃ والدین شامی رد المحتار علی الدر المختار میں فرماتے ہیں والصواب من الاقوال انہا بدعۃ حسنۃ حق بات یہ ہے کہ وہ بدعت حسنہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا خان البریلوی

کتبہ

عفی عنہ محمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان قادری

محمد شاہ عفا اللہ عنہ

مطیع الرسول عبد المقتدر ۱۲۸۹

محب الرسول
عبد القادر ۹۱ ۱۲ھ قادری

اصاب من اجاب
حررہ الفقیر عبد القادر عفی عنہ

تیسواں ۳۰ موقع گنبد خضرا۔ روضہ اطہر کی زیارت

۳۰ روضہ اطہر کی زیارت کے وقت

کے وقت درود شریف پڑھنا باعث نزول انوار و برکات ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب روضہ مقدسہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہو۔ تو اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرے گویا کہ وہ حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہے اور آپ میرا سلام سن رہے ہیں۔ نہایت عجز و نیاز سے قبلہ کی جانب سے روضہ انور پر حاضری ہو اور

بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع وخضوع اور ادب واحترام سے یہ پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ	آپ پر سلام اے اللہ کے رسول، آپ پر
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	سلام اے اللہ کے نبی، آپ پر سلام اے اللہ
يَا اَمِيْنَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ	کے امین، آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب
اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ	آپ پر سلام اے اللہ کے منتخب۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيْرَةَ اللهِ	آپ پر سلام اے اللہ کے برگزیدہ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ	آپ پر سلام اے احمد
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ	آپ پر سلام اے محمد
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ	آپ پر سلام اے ابو القاسم
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَاحِيُ اَلسَّلَامُ	آپ پر سلام اے رسمِ بد، مٹانے والے
عَلَيْكَ يَا عَاقِبُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	آپ پر سلام اے آخر آنے والے، آپ پر سلام
يَا حَاشِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ	اے جمع کرنے والے، آپ پر سلام اے بشارت
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ	دینے والے، آپ پر سلام اے ڈرانے والے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طُهْرُ	آپ پر سلام اے پاک
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَاهِرُ	آپ پر سلام اے طاہر
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَكْرَمَ وُلْدِ آدَمَ	آپ پر سلام اے اولاد آدم سے زیادہ بزرگ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ	آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ	آپ پر سلام اے خاتم النبیین
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	آپ پر سلام اے پروردگار عالم کے رسول
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْخَيْرِ	آپ پر سلام اے نیکی کے قائد
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْبِرِّ	آپ پر سلام اے بھلائی کے فاتح
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ	آپ پر سلام اے رحمت کے نبی

وَصَلِّ عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَعْلٰى وَاَجَلَّ وَاَطْيَبَ
وَاَطْهَرَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ
كَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ
وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمَايَةِ وَهَدَانَا
بِكَ مِنَ الْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ
اَمِيْنُهٗ وَصَفِيُّهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ
وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْاُمَّةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ
الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ
وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى اَصْحَابِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ
الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى
نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ
اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْكَ
الْغَافِلُوْنَ

اور جب بھی غافل لوگ آپ کے ذکر سے
غافل ہوں اللہ تعالیٰ آپ پر اولین میں درود
بھیجے اور آپ پر آخرین میں درود بھیجے اس
سب سے افضل اور اکمل اور اعلیٰ اور اجل
اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے
کسی پر بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم
کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ کی
وجہ سے اندھے پن سے اور ہم کو ہدایت دی آپ
کی برکت سے جہالت سے میں گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا
ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول
آپ پر سلام اے امت کے رہنما۔
آپ پر سلام اے سرداران لوگوں کے جو قیامت
میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے
ہونگے۔ آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام
جن سے اللہ نے پلیدی دور کی اور انہیں پاکیزہ
ترین بنا دیا آپ پر اور آپ کے صحابہ پر سلام اور
آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مومنوں
کی مائیں ہیں۔ یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کو
ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے
خیر عطا فرمائے۔ جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم
کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی
طرف عطا فرمائی ہو اور اللہ آپ پر درود بھیجے

وَجَاهَدْتَ عَدُوَّكَ وَهَدَيْتَ اُمَّتَكَ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ وَعَظَّمَ

(احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۲۶۶)

اور اس کے امین اور اس کے صفی اور ساری مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اور اس کی امانت کو ادا کر دیا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اپنے دشمنوں سے جہاد کیا اور اپنی امت کی رہنمائی فرمائی اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ یقینی اجل پہنچ گیا۔ آپ پر آپ کی اہل بیت پر جو پاک ہیں۔ اللہ کی رحمت نازل ہو۔

فائدہ :- اگر ہر جگہ صلوٰۃ وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو بہت بہتر ہے یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۳۱ مسجد قبا، مسجد نبوی، وادی بدر، جبل احد پر

اکتیسواں ۳۱ درود شریف پڑھنے کے یہ مقامات ہیں۔ مسجد نبوی مقدس، مسجد قبا، وادی بدر، جبل احد وغیرہ ہیں جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ نظر آئیں تو درود پاک کثرت سے پڑھنا چاہیئے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن مجید کے نزول سے معمور ہیں۔ اس جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اشاعت ہوئی ہے۔ یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ غرضیکہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آثار شریفہ اور گزر گاہوں اور قیام گاہوں پر صلوٰۃ وسلام بکثرت پڑھنا چاہیئے۔ عبدالرزاق باسناد صحیح روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک

یا اَبَا بکرِ السلام علیک یا اَبتاہُ (جذب القلوب ص ۲۱٦) اگرچہ اور مواقع درودِ پاک پڑھنے کے ہیں مگر اختصار کی وجہ سے کتاب میں درج نہیں کئے گئے۔

تیسری فصل

وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے

سات مقامات ہیں علمائے دین فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سات مقامات پر درود پاک پڑھنا مکروہ ہے ۱۔ حالت جماع ۲۔ حالت بول و براز ۳۔ ترویج مبیع میں ۴۔ لغزشِ قدم کے وقت ۵۔ تعجب کے وقت ٦۔ ذبح کے وقت ۷۔ چھینکنے کے وقت (شامی جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تشہد اول میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آجائے تو درود پاک پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اسی طرح نام مبارک قرأت یا خطبہ میں سنے تو درود شریف (دل میں پڑھ لے) زبان سے نہ پڑھے۔ اس لئے قرأت اور خطبہ کا سننا واجب ہے، اور اگر خود قرآن پڑھتا ہو اور نام مبارک آجائے تو درود شریف نہ پڑھے۔ بعد فراغت پڑھ لے تو اچھا ہے۔ (شامی)

پانچواں باب

اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل

امتی کا صلوٰۃ وسلام دربار رسالت میں پیش کیا جاتا ہے اور آپ سلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں

اس باب میں مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں جو مختلف کتب سے لی گئی ہیں۔

۱۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ رواہ نسائی والدارمی (مشکوٰۃ شریف صـ۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں وہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ رواہ ابو داؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر (مشکوٰۃ شریف صـ۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم برزخ میں زندہ ہیں اور یہاں روح لوٹانے کا یہ مطلب نہیں کہ بدن مبارک میں روح نہیں تھی

بلکہ مطلب یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں مستغرق ہے اس کو اس حالت سے افاقت دے کر اس عالم کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ صلوٰۃ و سلام سنیں اور اس کا جواب دیں (مظاہر حق جلد اول صد ۳۰) ابن بخار ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا اور مدینہ پاک میں روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو اندر سے وعلیک السلام کی آواز آئی۔ (جذب القلوب صد ۱۹۹)

۳- عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ علیہ وسلم یقول لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ (رواہ نسائی)

مشکوٰۃ شریف صد ۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ مجھ پر درود پڑھو بیشک تمہارا درود پڑھنا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھے پہنچ جائے گا۔

گھروں کو قبریں نہ بناؤ مطلب یہ ہے کہ مثل مُردوں کے ان میں پڑے اور سوئے رہو اور کچھ عبادت اور نماز ان میں ادا نہ کرو۔ بلکہ جیسے مسجدوں میں عبادت کر کے انوار حاصل کرتے ہو اسی طرح گھروں میں بھی عبادت کیا کرو تاکہ انوار اور برکات اس کے گھر اور گھر والوں کو پہنچیں۔ فرائض مساجد میں ادا کرو اور نوافل گھر میں پڑھو کیونکہ نوافل گھر میں ادا کرنے افضل ہیں۔ اور میری قبر کو عید نہ ٹھہراؤ کا مطلب یہ ہے کہ میری قبر انوار کو مثل عید گاہ کے نہ کرو کہ جمع ہو اس پر زینت اور سرور اور لہو لعب کے ساتھ کہ موجب غفلت کا ہے اور یا یہ مطلب ہے کہ میری قبر شریف کی زیارت کو مثل عید نہ کرو کہ سال میں بھر میں ایک دو بار حاضر ہوا کرو۔ پس اس صورت میں رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کے اور حاضر ہونے کے اس بارگاہ بہشت پناہ میں رَزَقَنَا اللّٰہُ تعالیٰ۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو اور اندیشہ بعد مسافت کا نہ کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے۔ جہاں بھی پڑھو اس

پس تسلی فرمائی۔ مشتاقوں کو اگرچہ وہ دُور ہوں لیکن چاہیئے کہ توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہ ہوں۔ مصرعہ

قرب جانی چوں بود بُعد مکانی سہلست

(مظاہر حق جلد اول صہ ۳۰۶)

۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ صلوٰۃَ اُمَّتِیۡ تُعۡرَضُ عَلَیَّ فِیۡ کُلِّ یَوۡمِ جُمُعَۃٍ فَمَنۡ کَانَ اَکۡثَرُھُمۡ عَلَیَّ صَلوٰۃً کَانَ اَقۡرَبُھُمۡ مِنِّیۡ مَنۡزِلَۃً۔

رواہ البیہقی مرفوعا باسنادحسن

(السواقع الانوار صـ ۲۶)

رسُول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک میری اُمتی کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس مجھ پر بکثرت درود پڑھنے والے میرے زیادہ قریب ہونگے درجے کے اعتبار سے۔

۵۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ عِنۡدَ قَبۡرِیۡ سَمِعۡتُہٗ وَمن صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا بُلِّغۡتُہٗ۔ شفاء ج ۲ صـ ۶۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر انور کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سُنتا ہوں اور جو دُور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

۶۔ عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللہَ وَکَّلَ بِقَبۡرِیۡ مَلَکًا اَعۡطَاہُ اَسۡمَاعَ الۡخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیۡ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ اِلَّا اَبۡلَغَنِیۡ بِاِسۡمِہٖ وَاِسۡمِ اَبِیۡہِ ھٰذَا فُلَانُ بۡنُ فُلَانٍ قَدۡ صَلّٰی

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پاک پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا کر رکھی ہے۔ پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود پاک بھیجتا ہے وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے

عَلَیْكَ (جواہر البحار جلد ۴ ص ۱۵۳) باپ کا نام لے کر درود بھیجتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کی بزرگی و شرافت کے لیے اتنا ہی کافی ہے اس کا نام خیر کے ساتھ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آجائے۔

الحمد للہ رب العالمین

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

۷۔ عن الحسن عنہ صلی اللہ علیہ وسلم حَیْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ۔ (شفاء شریف جلد دوم ص ۶۴)

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو مجھ پر صلاۃ وسلام بھیجو کیونکہ تمہارا درود پڑھا ہوا مجھ کو پہنچتا ہے۔

۸۔ عن ابن عباس لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ وَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ اِلَّا بَلَغَهٗ (شفا شریف ص ۶۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو فرد آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے وہ آپ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

۸۔ عن ابنِ شہابٍ بَلَغَنَا اَنَّ رسولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَةِ الزَّهْرَاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْهَرِ فَاِنَّهُمَا یُؤَدِّیَانِ عَنْكُمْ وَاَنَّ الْاَرْضَ لَا تَاْكُلُ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا حَمَلَهَا مَلَكٌ حَتّٰی یُؤَدِّیَهَا اِلَیَّ وَیُسَمِّیَهٗ حَتّٰی اِنَّهٗ لَیَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا یَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ روشن رات (جمعرات) اور روشن دن (جمعہ) میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو، بیشک یہ دونوں تم سے (مجھے) درود پہنچاتے ہیں اور زمین انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے بدنوں کو نہیں کھاتی ہے اور جو مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اسے فرشتہ اٹھا کر میرے

(شفا شریف جلد دوم ص ۶۴)

پاس پہنچا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ فلاں شخص نے صلوٰۃ وسلام آپ پر بھیجا ہے۔

۹۔ عن اَبی الدَّرداءِ قال قال رسول اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدَ لَنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ یُرْزَقَ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ۔ (رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا دن مبارک ہے کہ فرشتے اس میں نازل ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی آپ نے فرمایا (ہاں انتقال کے بعد بھی) اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

۱۰۔ قال رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ کَذَا کَذَا وَضَمِنَ لِیَ الرَّبُّ اَنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَاِنْ زَادَ زَادَہُ اللہُ

(جلد سوم ص ۵۰۳)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام مخلوق کی باتیں سن لینے کی قوت اس نے عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر اقدس پر کھڑا رہے گا میری امت میں سے کوئی شخص مجھ پر درود نہ پڑھے گا مگر وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے احمد فلاں نام والا فلاں باپ کے بیٹے نے آپ پر اس طرح (ایا) اتنی بار آپ پر درود پڑھا ہے اور پروردگار ضامن ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ اگر اس نے

بہر سلام مکمن رنجہ در جواب آں لب — کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو
جواہر البحار جلد چہارم صد ۱۶۵) — زیادہ کیا تو اللہ تعالیٰ بھی زیادہ کرے گا۔

تلك عشرة كاملة

حکایت حضرت سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کی یا رسول جو لوگ حضور کے روضۂ اطہر پر حاضری دیتے ہیں اور آپ پر سلام وصلوٰۃ پیش کرتے ہیں۔ کیا آپ کو ان کے صلوٰۃ وسلام کا علم ہوتا ہے۔ حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے علم ہوتا ہے اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (جذب القلوب صد ۱۹۹ شفاء شریف جلد دوم صد ۶۴)

فائدہ کتنی بڑی سعادت ہے اس مسلمان کے لئے جس کا نام اور اس کے والد کا نام دربار رسالت میں پیش ہو اور پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سلام کا جواب عطا فرما کر اپنی دعائے خیر وسلامت سے یاد فرمائیں۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب بھی آئے تو سعادت ہے۔ چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آئے ہ

دوسری فصل

سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نیاز مند امتی کا سلام بلا واسطہ سنتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر دور سے صلاۃ وسلام بھیجا جائے تو حضور پُر نور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پشت پناہ میں فرشتے پہنچاتے ہیں اور آپ نہیں سُن سکتے۔ البتہ سبز گنبد پر امتی کا صلاۃ وسلام آپ خود سنتے ہیں۔ ان کو یہ دھوکا احادیث مذکورہ بالا سے ہوا ہے کہ دور سے صلاۃ وسلام دربار رسالت میں پہنچایا جاتا ہے مگر ان کا یہ زعم غلط ہے کیونکہ صلاۃ وسلام کے پہنچانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے امتی کا صلاۃ وسلام نہیں سنتے۔ جیسا کہ بارگاہِ الٰہی میں بندوں کے اعمال فرشتے ہی پیش کرتے ہیں تو اس زعم باطل کے موافق تو لازم آئے گا کہ اللہ جل شانہ، بھی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بندوں کے اعمال سے ناواقف ہیں فقیر یہ بات کہنے سے ذرا بھر باک محسوس نہیں کرتا کہ ایسے لوگ نہ تو شانِ الوہیت سے واقف ہیں اور نہ ہی شان رسالت سے۔ بلکہ اپنے زعم باطل کے پجاری ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ ایسے امور انتظام وحکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ شہنشاہ کا جاہ وجلال اس بات کو چاہتا ہے کہ اعمال وغیرہ فرشتے ہی میری بارگاہ میں پیش کریں۔ تاکہ اس بارگاہ کی عظمت وبزرگی خوب عیاں ہو۔ ایسا ہی سلطان دارین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ کی شان وشوکت اس بات کی مقتضی ہے کہ فرشتے ڈاکیہ بن کر غلاموں کا صلاۃ وسلام دربار رسالت میں پیش کریں۔ اسی میں رحمۃ للعالمین کے دربار کی عظمت ہے۔ مجھے ان لوگوں کی یہ بات ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ جب سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضہ اطہر میں آرام فرماتے ہوئے غلاموں کا صلاۃ وسلام سُن لیتے ہیں جبکہ وہ غلام گنبد خضراء

پر حاضر ہوتے ہیں، اور دور والے کا صلوٰۃ و سلام نہیں سنتے۔ تو جیسے دور سے بحر و بر، کوہ و صحرا وغیرہ حائل موجود ہیں۔ ایسے ہی گنبد خضرا کی دیواریں چاروں طرف سنگ کی نہیں اور مٹی مبارک و غلاف شریف وغیرہ اشیاء حائل ہیں جب یہ چیزیں صلاۃ و سلام سننے سے مانع نہیں تو کوہ و صحرا اور بحر و بر کیوں حائل بن سکتے ہیں وزن دار ہے اور قابل غور ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ جو ذات مقدس قریب سے صلاۃ و سلام سنواتی ہے تو وہی ذات پاک اس بات پر بھی قادر ہے کہ دور سے بھی سنوا دے۔ الحمد للہ رب العالمین

ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ حدیث پاک میں ہے کہ گنبد خضرا پہ ایک فرشتہ موجود رہتا ہے جو تمام امتیوں کا صلاۃ و سلام جو دور سے بھیجتے ہیں سن کر دربار رسالت میں پیش کرتا ہے، جب فرشتے میں یہ خداداد طاقت ہے کہ مشرق و مغرب اور دور دراز سے صلاۃ و سلام سن لیتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو یہ طاقت مرحمت نہیں فرمائی کہ اپنے غلاموں کا دور و نزدیک سے صلاۃ و سلام سن سکیں۔ ضرور اور بالیقین اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کو ایسی طاقتیں عنایت فرمائی ہیں جو کسی جن و بشر اور ملائکہ کو نصیب نہیں فرمائیں۔ اس کے علاوہ خود سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے کانوں سے اپنے نیاز مند غلاموں کا صلاۃ و سلام سنتا ہوں اب تو جھگڑا ہی ختم ہو گیا ہے۔ دلائل الخیرات وہ کتاب ہے جس کو پیشوائے امت نے تسلیم کیا ہے اور اس کی بہت تعریف و توصیف فرمائی ہے۔ اسی کتاب میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَرَأَيْتَ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ وَمَنْ يَأْتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ

بارگاہ رسالت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ کہ آپ ان لوگوں کا صلاۃ و سلام جو آپ سے دور ہیں اور ان لوگوں کا جو حضور کے بعد آئیں گے جانتے ہیں ان کا حال آپ کے نزدیک

صَلَاۃَ اَہْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُہُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلَاۃُ غَیْرِہِمْ عَرْضًا (دلائل الخیرات ص۲۲)

کیسا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں اہل محبت کے صلاۃ و سلام کو خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں اور ان کے غیر کا صلوٰۃ و سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ شیخ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ تُبَلِّغُنِی الْمَلٰٓئِکَۃُ صَلٰوتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلَاۃَ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِیْ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص۹۳)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات بکثرت درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمام دنوں میں تمہارا درود میرے پاس فرشتے پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

جب یوم جمعہ اور شب جمعہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتی کا صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں تو باقی دنوں میں بھی سُن سکتے ہیں ثابت ہوا کہ صلاۃ و سلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی سنتے ہیں اور فرشتے بھی پیش کرتے ہیں یہاں جمعہ اور شب جمعہ کی تخصیص محض ترغیب کے لئے ہے کہ ان میں بکثرت درود پاک پڑھا جائے۔ ورنہ سرکار تمام دنوں صلاۃ و سلام سنتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

محدث دہلوی کا فیصلہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جن کی علمیت و بزرگی اور پیشوائی کے شاہ عبدالعزیز دہلوی جیسے حضرات قائل ہیں۔ مدارج النبوت شریف فرماتے ہیں۔

[illegible] درود بفرست و باش

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرو

در حالِ ذکر گویا حاضر است پیش تو
در حالتِ حیات وے بینی تو او را متادب
با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا بدانکہ وے
علیہ السلام مے بیند وے شنود کلامِ ترا
زیرا کہ وے علیہ السلام متصف است
بصفات الٰہیہ و یکے از صفات الٰہی آنست
کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ ۔

مدارج النبوت جلد دوم ص۸۶، ۸۷

اور درود بھیجو اور درود بھیجو اور حالت ذکر میں
ایسے رہو گویا کہ حضور حالتِ حیات میں تمہارے
سامنے ہیں تم ان کو دیکھتے ہو۔ ادب جلال
اور تعظیم و ہیبت سے رہو اور یقین جانو کہ
حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم دیکھتے ہیں اور تمہاری کلام سنتے ہیں کیونکہ
آپ صفات الٰہی سے متصف ہیں اور اللہ
کی ایک صفات یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا
ہمنشین ہوں۔

تیسری فصل

درود شریف بصیغہ ندا جائز ہے اور عشاق کا معمول ہے

بعض لوگ اس درود شریف پڑھنے کو بھی منع کرتے ہیں جو بصیغہ ندا ہو کیونکہ ان کے نزدیک رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بصیغہ ندا پکارنا ناجائز ہے اسی لیے وہ اس درود شریف کو بھی ناجائز کہتے ہیں جو بصیغہ ندا ہو۔ اہل سنت کے نزدیک محبوب رب العالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بصیغہ ندا پکارنا جائز ہے۔ اس لئے ان کے ہاں درود شریف بصیغہ ندا بھی جائز ہے۔ لہٰذا پہلے یہ ثابت کرنا ہے کہ آقائے رحمت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دور و نزدیک سے پکارنا بصیغہ ندا جائز ہے اور اولیاء و علماء کرام معمول ہے۔ اس مسئلہ کے ثبوت کے لیے فاضل بریلوی قدس سرہ کا فتویٰ نقل کیا جاتا ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ وھو ھذا فانتظر فانہ عجیب۔ رسالہ انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحد مسلمان جو خدا کو خدا اور رسول کو رسول جانتا ہے۔ نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرتا اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ یا اَسْئَلُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہا کرتا ہے۔ یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اسے اس کلمہ کی وجہ سے کافر و مشرک کہیں، ان کا کیا حکم ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد للہ وکفیٰ وَالصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہِ المصطفیٰ وآلہٖ واصحابہ اولی الصدق والصفا کلمات مذکورہ بیشک جائز ہیں۔ جن کے جواز میں کلام نہ کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل دیکھنی ہو شفاء السقام امام بقیۃ[۱] المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابوالحسن سبکی ومواہب[۲] لدنیہ امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری وشرح[۳] مواہب علامہ زرقانی ومطالع[۴] المسرات علامہ فاسی ومرقاۃ[۵] شرح مشکوٰۃ علامہ علی قاری ولمعات[۶] واشعۃ[۷] اللمعات شرح مشکوٰۃ وجذب[۸] القلوب الی دیار المحبوب ومدارج[۹] النبوۃ تصانیف شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی وافضل القریٰ شرح ام القریٰ امام ابن حجر مکی وغیرہا کتب وکلام علمائے کرام وفضلائے عظام علیہم رحمۃ اللہ العزیز العلام کی طرف رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے یہاں فقیر بقدر ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے۔ حدیث صحیح بذیل بطرازہ گراں نہائے تصحیح جسے امام نسائی[۱] وامام ترمذی[۲] وابن ماجہ[۳] وحاکم[۴] وبیہقی[۵] امام الائمہ ابن خزیمہ[۵] اور امام ابوالقاسم[۶] طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور

امام عبد العظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح ان کی تصحیح کو مسلم ومقرر رکھا. جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں. یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما. امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے. ان رجل کان یختلف الی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجتہ لہ وکان عثمان لا یلتفت الیہ ولا ینظر فی حاجتہ فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشکی ذلک الیہ فقال لہ عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائت المیضأۃ فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتک ورح الی حتی اروح معک فانطلق الرجل صنع ما قال لہ ثم اتی باب عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء البواب حتی اخذہ بیدہ فادخلہ علی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسہ معہ علی الطنفسۃ فقال ما حاجتک فذکر حاجتہ فقضاھا ثم قال ما ذکرت حاجتک حتی کانت ھذہ الساعۃ وقال ما کان لک من حاجۃ فائتنا ثم ان الرجل خرج من عندہ فلقی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ جزاک اللہ خیرا ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمتہ فی فقال عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ ما کلمتہ ولکن شھدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واتاہ رجل ضریر فشکا الیہ ذھاب بصرہ فقال لہ النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ائت المیضاۃ فتوضاء ثم صل رکعتین ثم
ادع بھذا الدعوات فقال عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فواللہ ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ
لم یکن بہ ضر قط" یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کے لیے امیر المؤمنین
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے۔ اس
نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انہوں نے
فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ "الٰہی میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے
توجہ کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ
ہوں کہ میری حاجت روا فرمایئے اور اپنی حاجت ذکر کر۔ پھر شام کو میرے پاس
آنا کہ میں تمہارے ساتھ چلوں حاجتمند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لا اقل کبار تابعین
سے تھے) یونہی کیا۔ پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوئے دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر
امیر المومنین کے حضور لے گیا۔ امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھا لیا۔ مطلب
پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اتنے دنوں میں اس وقت تم نے
اپنا مطلب بیان۔ پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا
کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے
اور کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری
طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی۔
عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے تمہارے معاملہ
میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی
شکایت کی۔ حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے

پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ امام طبرانی[۱۰] پھر امام[۱۱] منذری فرماتے ہیں، والحدیث صحیح امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابوالسنی وامام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں۔ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلہ، فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت نے با آواز بلند کہا یا محمداہ، فوراً پاؤں کھل گیا امام نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبد[۱۲]اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل فرمایا کہ ان کا بھی پاؤں سو گیا تو یا محمداہ کہا اچھا ہو گیا۔ اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہل مدینہ[۱۳] میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ علامہ[۱۴] شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔ ھذا مما تعاھدہ اھل المدینۃ حضرت بلال بن الحارث مزنی سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافت فاروقی ۱۸ھ میں واقع ہوا۔ ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے، فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اصرار کیا، آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالیٰ نے ندا کی یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی ذکرہ الکامل۔ امام مجتہد[۱۶] فقیہ اجل عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور اجلہ تبع تابعین واکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں، سر پر بلند ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا محمد یا منصور اور ظاہر ہے کہ القلم احد اللسانین۔ ہیثم بن جمیل انطاکی کہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں۔ انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں رأیتہ وعلی راسہ قلنسوۃ اطول من ذراع مکتوب فیھا محمد یا منصور ذکرہ فی تہذیب وغیرہ

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاوی میں ہے سئل عما یقع من العامة من قولهم عند الشدائد یا شیخ فلان ونحو ذلک من الاستغاثة بالانبیاء والمرسلین والصالحین وهل للمشائخ اغاثة بعد موتهم ام لا فاجاب بما نصه ان الاستغاثة بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصالحین جائزة وللانبیاء والرسل والاولیاء والصالحین اغاثة بعد موتهم الخ یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء ومرسلین واولیاء وصالحین سے فریاد کرتے ہیں اور یارسول اللہ۔ یا علی۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کے مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہیں یا نہیں اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء ومرسلین واولیاء وعلماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ علامہ خیرالدین رملی استاد صاحب درمختار فتاوی خیریہ میں فرماتے ہیں یا شیخ عبدالقادر نداء فما الموجب لحرمته لوگوں کا کہنا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر یہ ایک ندا ہے پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔ سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلاً هل هو جائز شرعا ام لا اجبت نعم الاستغاثة بالاولیاء ونداء هم والتوسل بهم امر مشروع وشئی مرغوب لا ینکره الا مکابر ومعاند وقد حرم برکة الاولیاء الکرام الخ یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہے یارسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر مثلاً یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ فعل ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد اور بے شک وہ اولیائے کرام کی برکت سے محروم ہے۔ امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات

میں تین اولیائے عظام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سواران دلاور ساکنان شام تھے کہ ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے۔ فاسرھم الروم مرۃ فقال لھم الملک انی اجعل فیکم الملک وازوجکم بناتی وتدخلون فی النصرانیۃ فالبوا وقالوا یا محمداہ یعنی ایک بار نصاریٰ روم انہیں قید کر کے لے گئے۔ بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا۔ تم نصرانی ہو جاؤ انہوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمداہ بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا کر دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا۔ تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا۔ وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں ان کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے۔ انہوں نے حال پوچھا فرمایا ماکانت الا الغطسۃ التی رأیت حتی خرجنا فی الفردوس بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنت اعلیٰ میں تھے۔ امام فرماتے ہیں۔ کانوا مشھورین بذالک معروفین بالشام فی الزمن الاول۔ یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف پھر فرمایا شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے از انجملہ یہ بیت ہے۔

سیعطی الصادقین بفضل صدق نجاۃ فی الحیاۃ وفی الممات قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں نجات بخشے گا۔ یہ واقعہ عجیب نفیس و روح پرور ہے۔ میں نے بخیال تطویل اسے مختصر کر دیا۔ تمام و کمال امام[۲۴] جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من شاء فلیرجع الیہ یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں یا رسول اللہ کہنا اگر شرک ہے تو مشرک کی مغفرت و شہادت کیسی اور جنت الفردوس میں جگہ پانی کیا معنی اور ان کی شادی میں فرشتوں کو بھیجنا کیونکر معقول اور ان ائمہ دین میں یہ روایت کیونکر مقبول اور ان کی شہادت و

ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی اور وہ مردان حق خود بھی سلف صالح میں تھے کہ یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکرہ فی الروایۃ نفسہا اور طرطوس ایک ثغر ہے یعنی دار الاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ نے آباد کیا کما ذکرہ الامام السیوطی فی تاریخ الخلفاء ہارون رشید کا زمانہ تابعین وتبع تابعین کا زمانہ تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے تو لا اقل تبع تابعین سے تھے۔ واللہ الہادی۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرؤ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ثم یخطوا الی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ یذکر فیہا اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقتضی۔ یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف رفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی حاجت روا ہو۔

اکابر علمائے کرام واولیائے عظام مثل علی[۲۵] قاری مکی صاحب مرقات شرح مشکوٰۃ ومولانا ابو المعالی[۲۶] محمد سلمی قادری وشیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی تصانیف جلیلہ بہجۃ الاسرار وخلاصۃ المفاخر سے نقل و روایت فرماتے ہیں۔ یہ امام ابو الحسن نور الدین علی مصنف بہجۃ الاسرار شریف

اعاظم علماء و ائمہ قراءت و اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں۔ امام اجل حضرت ابو صالح نصر قدس سرہٗ سے فیض حاصل کیا انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر تاج الدین عبد الرزاق نور اللہ مرقدہٗ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پُر نور سید السادات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قراءت سے عالم معروف و مشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور۔ امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و اسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکارا اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب المقربین میں ان کے مدائح لکھے۔ امام محدث محمد بن محمد بن محمد بن جزری مصنف حصن حصین اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی ان سب باتوں کی تفصیل اور اس نماز کا دلائل شرعیہ و اقوال و افعال علماء و اولیاء سے ثبوت جلیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار میں ہے فعلیک بھا تجد فیھا ما یشفی الصدور و یکشف العمی والحمد للہ رب العالمین۔ امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب[۲۱] شعرانی قدس سرہٗ الربانی کتاب مستطاب لواقع الانوار فی طبقات الاخیار میں فرماتے ہیں۔ سیدی غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لئے جاتے تھے ان کے جانور کا پاؤں پھسلا با آواز پکارا یا سیدی محمد یا غمری ادھر ابن عمر حاکم سعید کو بحکم سلطان چقمق قید کئے لئے جاتے تھے۔ ابن عمر نے فقیر کا ندا کرنا سنا پوچھا یہ سیدی عمر کون ہیں کہا میرے شیخ۔ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی محمد یا غمری لاحظنی اے میرے سردار اے محمد غمری مجھ پر عنایت کرو ان کا کہنا تھا کہ حضرت[۲۳] سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں پر جان پر بن گئی۔ مجبورانہ ابن عمر

کو خلعت دے کر رخصت کیا۔ اسی میں ہے۔ سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرۂ خلوت میں وضو فرما رہے تھے۔ ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینے پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے بہ برکت حضرت اللہ جل نے نجات بخشی۔ اسی میں ہے ولی ممدوح قدس سرہٗ کی زوجہ مقدسہ بیماری سے قریب مرگ ہو گئیں وہ یوں ندا کرتی تھیں یا سیدی احمد یا بدوی خاطرک معی۔ اے میرے سردار اے احمد بدوی حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے گی تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحب تمکین (یعنی اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے۔ ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یوں ہی کہا صبح کو خاصی تندرست اٹھیں گویا کبھی مرض نہ تھا اسی میں ہے حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض موت میں فرماتے ہیں من کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبری ویطلب حاجتہ اقضھا لہ فان ما بینی و بینکم غیر ذراع من تراب دکل رجل یحجبہ عن اصحابہ ذراع من تراب فلیس برجل، جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں روا فرما دوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے وہ مرد کاہے کا۔ اسی طرح حضرت محمد بن احمد فرغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے احوال شریفہ میں لکھا ہے۔ کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول انا من المتصرفین فی قبورھم فمن کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبالۃ وجھی ویذکرھا لی اقضھا لہ، فرمایا کرتے تھے۔ میں ان میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرہ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روا فرمادوں گا۔ اسی میں ہے مروی ہوا ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو فرماتے ہیں۔ ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی۔ انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی۔ لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیرومرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں یا شیخ ابی لاحظنی اے میرے باپ کے پیرومرشد مجھے بچائیے یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاؤں ان کی اولاد میں اب تک موجود ہے اسی میں سیدی[۳۹] موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ کان اذا ناداہ مریدہ اجابہ من مسیرۃ سنۃ واکثر۔ جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد۔ حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار شریف میں ذکر مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم عطاء اللہ انصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت ممدوح کے رسالہ مبارکہ شطاریہ سے نقل فرماتے ہیں

ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است یک طریق آنست یا احمد را در راست بگوید و یا محمد در چپ بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آنست کہ یا احمد را در راست بگوید و چپ یا محمد و در دل وہم کند۔ یا مصطفیٰ دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفے ذکر کند

کشف جمیع ارواح شود و دیگر اسمائے ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل چہار ضربی دیگر ذکر ہم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار با بگوید کہ حرف ندا را از دل بکشد طرف راست تا ہر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند حضرت سیدی نور الدین عبد الرحمٰن مولانا جامی قدس سرہٗ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا رحمہ اللہ نے قریب انتقال ارشاد فرمایا۔ از رفتن من غمناک مشوید کہ نور منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ بعد از صد و پنجاہ سال بر روح شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ التجلی کردہ مرشد او شد اور فرمایا در حالیتکہ باشید مرا یاد کنید تا من شمارا ممد باشم در ہر لباسیکہ باشم اور فرمایا در عالم مارا دو تعلق ست یکے بہ بدن و یکے بشما و چوں بعنایت حق سبحانہ و تعالیٰ فرد مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روئے نماید آن تعلق نیز از آں شما خواہد بود. شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم میں لکھتے ہیں ؎

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ	ویا خیر مامول ویا خیر واہب
ویا خیر من یرجی لکشف رزیۃ	ومن جودہ قد فاق جود السحائب
وانت مجیری من ہجوم ملمۃ	اذا انشبت فی القلب شر المخالب

پھر خود اس کی شرح و ترجمہ میں کہتے ہیں (فصل یازدہم)

در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود و اے بہترین عطا کنندہ و اے بہترین کسے کہ امید داشتہ باشد برائے ازالہ مصیبتے و اے بہترین کسیکہ سخاوت او زیادہ است از باراں بارہا گواہی میدہم کہ تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگال الخ ملخصا

اسی کے شروع میں لکھتے ہیں

ذکر بعض حوادث زماں کہ در آں حوادث لابد ست از استمداد بروح

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسی کی فصل اول میں لکھتے ہیں بنظر نمے آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔

یہی شاہ صاحب مدحیہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں ؎

ینادی ضارعا بخضوع قلب	وذل وابتہال والتجاء
رسول اللہ یا خیر البرایا	نوالک ابتغی یوم القضاء
اذا ما حل خطب مدلہم	فانت الحصن من کل البلاء
الیک توجہی وبک استنادی	وفیک مطامعی وبک ارتجائی

اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں افصل ششم

در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات والتسلیمات ندا کند زار و خوار شدہ و بشکستگی دل و اظہار بیقدری خود باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطائے ترا می خواہیم روز فیصل کردن وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من بہ تست پناہ گرفتن من در تست امید داشتن من ملخصا

یہی شاہ صاحب انتباہ سلاسل اولیاء اللہ میں قضائے حاجت کے لئے ایک ختم کی ترکیب یوں نقل فرماتے ہیں

اول دو رکعت نفل بعد ازاں یک صد و یازدہ بار درود و بعد ازاں یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یک صد و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی۔

اسی انتباہ سے ثابت ہے کہ یہی شاہ صاحب اور ان کے شیخ و استاد حضرت مولانا ابو طاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی۔ اور ان کے شیخ و استاد و والد مولانا ابراہیم کردی اور ان کے استاد مولانا احمد قشاشی اور ان کے استاد مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث میں داخل اور شاہ صاحب

کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں شیخ معمر ثقہ کہا اور اعیان مشائخ طریقت سے گنا اور ان کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبدالملک اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ سنادی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرح وقایہ اور ان کے شیخ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری یہ سب اکابر ناد علی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ اور مستفیدین کو اجازت دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے۔ وللہ الحجۃ السامیہ جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار و حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات کی طرف رجوع کرے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب بستان المحدثین میں حضرت ارفع و اعلیٰ امام العلماء نظام الاولیاء حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہٗ استاد امام شمس الدین لقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدح عظیم لکھی کہ وہ جناب ابدال سبعہ و محققین صوفیہ سے ہیں، شریعت و حقیقت کے جامع با وصف علو باطن ان کی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع و مفید و بکثرت ہیں۔ اکابر علماء فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں۔ یہاں تک لکھا بالجملہ مرد جلیل القدر ہست کہ مرتبہ کمال او فوق الذکر ست۔ پھر اس جناب جلالتمآب کے کلام پاک سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے ہیں ؎

انا لمریدی جامع لشتاتہ	اذا سطا جور الزمان بنکبتہ
وان کنت فی ضیق وکرب وحشۃ	فناد بیا زروق ات لسرعتہ

یعنی میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں۔ جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی کرے اور اگر تو تنگی و تکلیف وحشت میں ہو تو ں ندا کر یا زروق میں فوراً موجود ہوں گا۔" علامہ زیادی پھر علامہ اجہوری صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ پھر علامہ داؤدی محشی شرح منہج پھر علامہ شامی صاحب رد المحتار حاشیہ در مختار گم شدہ چیز ملنے کے لئے فرماتے ہیں کہ بلندی میں جا کر حضرت سید احمد بن

علوان یمنی قدس سرہٗ کے لئے فاتحہ پڑھے پھر انہیں ندا کرے کہ یاسیدی احمد یا ابن علوان. شامی مشہور و معروف کتاب ہے. فقیر نے اس کے حاشیہ کی عبارت اپنے رسالہ حیاۃ الموات کے ہامش تکملہ پر ذکر کی. غرض یہ صحابہ کرام سے اس وقت تک کے اس قدر ائمہ و اولیاء علماء ہیں جنکے اقوال فقیر نے ایک ساعت قلیلہ میں جمع کیے۔
اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھنا چاہیئے کہ عثمان بن حنیف و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے اساتذہ و مشائخ تک سب کو کافر و مشرک کہتے ہو یا نہیں؟ اگر انکار کریں تو الحمد للہ ہدایت پائی اور حق واضح ہو گیا اور بے دھڑک ان سب پر کفر و شرک کا فتویٰ جاری کریں تو ان سے اتنا کہیئے کہ اللہ تمہیں ہدایت کرے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط
اور دل میں جان لیجئے کہ جس مذہب کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر سب معاذاللہ مشرک و کافر ٹھہریں وہ مذہب خدا و رسول کو کس قدر دشمن ہو گا صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے گا خود کافر ہے اور بہت ائمہ دین نے مطلقاً اس پر فتویٰ دیا. جس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ النھی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید ذکر کی ہم اگرچہ بحکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اس قدر میں کلام نہیں کہ گروہ ائمہ کے نزدیک یہ حضرات کہ یارسول اللہ و یا علی و یا حسین و یا غوث الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں خود کافر ہیں تو ان پر لازم کہ نئے سرے کلمۂ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں. درمختار میں ہے.
ما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح۔

فائدہ: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے کے عمدہ دلائل سے التحیات ہے جسے ہر نمازی نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، اگر ندا

معاذ اللہ شرک ہے تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک و داخل ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانۂ اقدس سے دلیسی ہی چلی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ندا حاشا وکلا شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہو۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے کہ التحیات للہ والصلوت والطیبات سے حمد الٰہی کا قصد رکھے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ فتاوی عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے۔ لابد ان یقصد بالفاظ التشهد معانیها التی وضعت لها من عنده کانه یحیی الله تعالیٰ ویسلم علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی اولیاء الله۔ تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار میں ہے۔ ویقصد بالفاظ التشهد معانیها مرادة له علی الانشاء کانه یحیی الله تعالیٰ ویسلم علی نبیه وعلی نفسه وعلی اولیائه لا الاخبار عن ذالك ذکره فی المجتبیٰ۔ علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں یقصد معانیه مرادة له علی انه ینشئها تحیة وسلاما منه۔ اسی طرح بہت علماء نے تصریح فرمائی اس پر۔ بعض سفہائے منکرین یہ عذر گڑھتے ہیں کہ صلوۃ و سلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو ان میں ندا جائز اور ان کے ماوراء میں ناجائز حالانکہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں۔ ان ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود و سلام ہی نہیں بلکہ امت کے تمام اقوال و افعال و اعمال روزانہ دو وقت سرکار عرش وقار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کئے جاتے ہیں۔ احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقاً اعمال حسنہ و سیئہ سب حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یونہی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور والدین و اعزۂ اقارب سب پر عرض اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ سلطنۃ المصطفٰے فی ملکوت کل الوریٰ میں وہ سب حدیثیں جمع کیں۔ یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اجل عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہما سے راوی لیس من یوم الا تعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفھم بسیماھم واعمالھم۔ یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمال امت ہر صبح و شام پیش نہ کیے جاتے ہوں تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وشرف وکرم فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلہ میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے واسطے اسی قدر وافی اور خدا ہدایت نو ایک حرف کافی۔

اکفنا شر المضلین یا کافی وصل علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد ن الشافی وآلہ وصحبہ حماۃ الدین الصافی آمین والحمد للہ رب العالمین ۝

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

خلاصۃ المرام

خلاصہ کلام یہ کہ امام اہل سنت کے اس طویل فتویٰ سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام و اولیائے عظام۔ علمائے دین وملت۔ فقہا محدثین کا یہ مشکل کے وقت یا رسول اللہ اور یا شیخ عبد القادر وغیرہ کہنا معمول تھا۔ جب

یارسول اللہ کہنا جائز تو الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا بھی جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ صلوٰۃ کا تحفہ اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں بھیجو اور صلوٰۃ و سلام والا درود یہی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھ کر حکم ربانی پر عمل کر کے اپنے درجات کو بلند کرائیں الحمد للہ رب العلمین

اب فقیر قادری مزید تسلی کے لئے اجلہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام اور حضرات مفسرین سے درود شریف بصیغہ ندا پڑھنا کتب معتبرہ کے حوالہ سے بیان کرتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز سے فارغ ہوتے تو سلام سے پہلے یہ پڑھتے تھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مبسوط میں اس کو مستحب فرمایا ہے

(شفاء جلد دوم۔ شرح شفاء ملا علی قاری۔ نسیم الریاض جلد ثالث صہ ۳۶۵)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد کو داخل ہوتا ہوں تو پڑھتا ہوں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

(شفاء جلد دوم صہ ۵۳)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسجد میں داخل ہونے اور نکلتے وقت اوپر کے کلمات پڑھتے تھے۔ (شفاء جلد دوم صہ ۵۳)

شجر و حجر

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے کسی وادی اور گھاٹی میں تشریف لے جاتے، تو شجر و حجر یہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ (سیرت حلبی جلد اول صہ ۲۵۸)

سیدی الشیخ محمد ابی المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدی الشیخ ابی المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درود شریف میں یہ کلمات لکھے ہیں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ •	مَا خَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِكَ اِلَى اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ والسلام عليك يا رسول الله	اَلْاَمْلَاكُ تَشَفَّعَتْ بِكَ عِنْدَ اللّٰهِ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	اَلْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ مُمَدُّوْنَ مِنْ مَدَدِكَ الَّذِيْ خُصِصْتَ بِهٖ مِنَ اللّٰهِ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	اَلْاَوْلِيَاءُ اَنْتَ الَّذِيْ وَالَيْتَهُمْ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ حَتّٰى تَوَلَّاهُمُ اللّٰهُ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	مَنْ سَلَكَ فِيْ مَحَبَّتِكَ وَقَامَ بِمَحَبَّتِكَ اَيَّدَهُ اللّٰهُ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	اَلْمَخْذُوْلُ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ لَا اَقْتَدِ اَعْتَابِكَ اِيْ وَاللّٰهِ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	مَنْ اَتٰى لِبَابِكَ مُتَوَسِّلًا قَبِلَهُ اللّٰهُ
الصلوٰة والسلام عَلَيْكَ يا رسول الله	مَنْ حَطَّ رَحْلَ ذُنُوْبِهٖ فِيْ عَتَبَاتِكَ غَفَرَ اللّٰهُ
الصلٰوة والسلام عَلَيْكَ يا رسول الله	مَنْ دَخَلَ حَرَمَكَ خَائِفًا اَمَّنَهُ اللّٰهُ
الصلٰوة والسلام عليك يا رسول الله	مَنْ لَاذَ بِجَنَابِكَ وَعَلِقَ بِاَذْيَالِ جَاهِكَ اَعَزَّهُ اللّٰهُ
الصلٰوة والسلام عَلَيْكَ يا رسول الله	مَنْ اَمَّ لَكَ وَاَمَّلَكَ لَمْ يَخِبْ

مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَمَّلْنَا الشَّفَاعَتَكَ وَجَوَارَكَ عِنْدَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
تَوَسَّلْنَا بِكَ فِی الْقَبُوْلِ عَسٰی وَ
لَعَلَّ نَكُوْنُ مِمَّنْ تَوَلَّاہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
بِكَ نَرْجُوْ بُلُوْغَ الْاَمَلِ وَلَانَخَافُ
الْعَطَشَ حَاشَا وَاللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
مُحِبُّوْكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَاقِفُوْنَ
بِبَابِكَ یَا اَكْرَمَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
قَصَدْنَاكَ وَقَدْ فَارَقْنَا سِوَاكَ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلْعَرَبُ یَحْمُوْنَ النَّزِیْلَ وَیُجِیْرُوْنَ الدَّخِیْلَ وَاَنْتَ سَیِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

قَدْ نَزَلْنَا بِحَیِّكَ وَاسْتَجَرْنَا بِجَنَابِكَ وَاَقْسَمْنَا بِجَاہِكَ عَلَی اللّٰہِ اَنْتَ الْغِیَاثُ وَاَنْتَ الْمَلَاذُ وَاَغِثْنَا بِجَاهِكَ الْوَجِیْهِ الَّذِیْ لَا یَرُدُّہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ مَادَامَتْ دَیْمُوْمِیَّۃُ

اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا تَرْضَاهُمَا وَتَرْضٰی بِهِمَا عَنَّا یَا سَیِّدَنَا یَا مَوْلٰنَا یَا اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی سَائِرِ الْمَلٰئِكَۃِ اَجْمَعِیْنَ

اَللّٰهُمَّ وَارْضَ عَنْ ضَجِیْعَیْ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَعَنْ بَقِیَّۃِ الصَّحَابَۃِ اَجْمَعِیْنَ وَتَابِعِ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ آمِیْنَ

حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود پاک کو وقت زیارت گنبد خضراء پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ ہر زمانہ اور ہر مکان (دور و نزدیک) اس کو پڑھ سکتے ہیں۔ (افضل الصلوٰۃ صـ ۱۲۲)

عالم فاضل مولٰنا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہٗ

امام عالم فاضل مفخر الاماثل والاکابر خاتم المفسرین قطب زمان مولانا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہٗ اپنی تفسیر روح بیان میں یہ درود شریف بصیغہ ندا تحریر فرماتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفی اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نجی اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من اختارہ اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا من زینہ اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من عظمہ اللّٰہ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا من کرمہ اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین — الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام المتقین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین — الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین — الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الاولین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الاخرین — الصلوٰۃ والسلام علیک یا قائد المرسلین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع الامۃ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا عظیم الھمۃ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حامل لواء الحمد — الصلوٰۃ والسلام علیک یا صاحب المقام المحمود

الصلوٰۃ والسلام علیک یا ساقی الحوض المورود

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اکثر الناس تبعا یوم القیمۃ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید ولد آدم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اکرم الاولین والآخرین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا بشیر　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا نذیر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا داعی اللّٰہ باذنہ والسراج المنیر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی التوبۃ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی الرحمۃ　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا مقفی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا عاقب　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا حاشر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مختار　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا ماحی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا احمد　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد

صلوٰت اللّٰہ وملٰئکتہ ورسلہ وحملہ عرشہ وجمیع خلقہ علیک وعلیٰ آلک واصحابک ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

فرماتے ہیں کہ علماء کے ہاں معروف ومشہور ہے۔ جس مراد کے لئے پڑھا جائے پوری ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ۔ (تفسیر روح البیان جلد ہفتم صد ۲۳۰)

سلام بہ صیغہ ندا

السلام علیک یا امام الحرمین　　السلام علیک یا امام الخافقین

السلام علیک یا رسول الثقلین

السلام علیک یا سید من فی الکونین وشفیع من فی الدارین

السلام علیک یا صاحب القبلتین

السلام علیک یا نور المشرقین وضیاء المغربین

السلام علیک یا جد السبطین الحسن والحسین علیک وعلیٰ عترتک واسرتک واولادک واحفادک وازواجک وافواجک و خلفائک ونقبائک ونجبائک واصحابک واحزابک واتباعک

واشیا علیک سلام اللہ

والملائکۃ والناس اجمعین الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العالمین

اس کو تسلیمات سبعہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں سات مرتبہ سلام ہے۔ جو مشکل حل نہ ہوتی ہو تو سات روز نماز کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ پھر ان سلاموں کو سات بار پڑھے تو مشکل حل ہو جائے گی اور حاجت پوری ہوگی۔

(تفسیر روح البیان جلد ہفتم صـ۲۳۶)

حضرت شبلی قدس سرہ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد قدس سرہٗ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہٗ آئے ان دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد قدس سرہٗ کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یاسیدی (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی پاگل ہے! انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ شبلی قدس سرہٗ حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم اور اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے (قول بدیع)

فائدہ اس حکایت کو مولانا محمد ذکریا نے تبلیغی نصاب میں ص۸۹، پر انہی الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ ابن القیم نے جلاء الافہام ص۲۴۶ میں ذکر کیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت شبلی قدس سرہٗ درود شریف بصیغہ ندا پڑھیں تو ان کا اس قدر اکرام و احترام ہو کہ سلطان دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی آمد پر اٹھ کھڑے ہوں اور پیار و محبت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیں اور ہم نیاز مند غلام الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھیں تو کفر و شرک کے فتوے لگ جائیں۔

حاجی امداد اللہ مکی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ (شمائم امدادیہ ص۹۶)

حسین احمد مدنی دیوبند کے سابق شیخ الحدیث صدر مدرس مولانا حسین احمد مدنی فرماتے ہیں کہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ وہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین شریفین پر سخت نفرین اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے مقدس بندگان دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغہ ندا کیوں نہ ہوں۔ مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔ (شہاب ثاقب ص۶۵)

چھٹا باب

اس میں دو فصلیں ہیں

پہلی فصل

درود شریف پڑھنے کے آداب

۱۔ درود شریف میں سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ شروع سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ در مختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے۔ اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے۔

۲۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی بڑھانا عین ادب ہے۔

۳۔ جب محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھے تو صلوٰۃ و سلام لکھے یعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورا لکھے۔ اس میں کوتاہی نہ کرے۔

۴ یا صلعم پر اکتفا نہ کرے

۴۔ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک و صاف رکھے۔ اگر خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے

۵۔ درود شریف میں بالتبع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل و ازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہیئے۔

۶۔ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے، مگر با وضو پڑھنا عین ادب ہے اور نورٌ علیٰ نور ہے۔

دوسری فصل

درود شریف کے بعض صیغے اور ان کے خاص خاص فائدے

درود شریف کے صیغے بے شمار ہیں۔ کچھ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ صحابہ کرام سے اور کچھ اولیائے امت سے منقول ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ صرف درود ابراہیمی پڑھنے کے قائل ہیں اور دوسرے درود شریف پڑھنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر یہ ان کی جہالت ہے۔ پیشوائے امت کی کتابوں میں درود ابراہیمی کے علاوہ بہت درود شریف منقول ہیں۔ جن کا وظیفہ اولیائے کرام اور علمائے عظام ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ کتاب کے زیادہ ضخیم ہونے کا خیال نہ ہوتا تو فقیر ان سب درودوں کا ذکر کرتا جن کو پیشوائے امت نے ذکر کیا ہے۔ مگر اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند درود شریف بمعہ ان کے فائدوں کے نقل کئے جاتے ہیں

اول درود ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا ہے حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر اے اللہ بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

یہ درود شریف تمام درودوں ماثورہ اور غیر ماثورہ سے اکمل ہے۔ اس کو امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موطا میں اور امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں اور ابوداؤد

ترمذی اور نسائی نے اپنی اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ حضرت علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب میں ذکر فرمایا ہے کہ جب صحابہ علیہم الرضوان نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم کس طرح آپ پر درود شریف پڑھیں تو آپ نے اپنے صحابہ کو یہی درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرمائی۔ اس سے علمائے امت نے یہ دلیل پکڑی کہ یہ درود شریف سب درودوں سے افضل ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنی ذات کے لئے اسی کو اختیار فرمایا تو آپ نے اشرف اور افضل ہی اختیار فرمایا ہے۔ اسی لئے اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں افضل درود پڑھوں گا۔ تو طریقہ برّ (عدم حنث) کا یہ ہے کہ یہی درود شریف پڑھے۔ اگرچہ بعض حضرات نے کہا کہ جب یہ درود شریف پڑھے تو حانث نہ ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور بعض حضرات نے فرمایا کہ جب یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَیَسْتَحِقُّہٗ تو حانث نہ ہوگا۔ اور بعض نے کچھ اور درود شریف بھی ذکر فرمائے۔ جن کی تفصیل مطولات میں ہے۔

درود ابراہیمی کا فائدہ

درود ابراہیمی کے پڑھنے کے علاوہ ثواب کے یہ فائدہ ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پڑھنے والے کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شیخ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بخاری نے اپنی کتابوں میں یہ روایت بیان کی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ شَہِدْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِالشَّھَادَۃِ وَشَفَعْتُ لَہٗ یہ حدیث حسن ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور بعض اکابر فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو ہزار بار پڑھنے سے زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۵۶)

درود شریف ابراہیمی کے بعض الفاظ کی تشریح و توضیح

لفظ اَللّٰھُمَّ کے معنی

لفظ اَللّٰھُمَّ کے معنی بالاتفاق یا اللہ ہیں۔ اسی لئے اس کا استعمال صرف دعا کے موقع پر ہوتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ غفور رحیم کہنا جائز نہیں۔ اور آخر میں جو میم مشدد واقع ہوا ہے۔ نحویوں کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ سیبویہ کے نزدیک یہ میم یا حرف ندا کے عوض میں بڑھا دیا گیا ہے۔ اسی لئے ضرورت شعری وغیرہ کے سوا یا اَللّٰھُمَّ کہنا ان کے نزدیک درست نہیں ہے۔ فرّاء اور ان کے متبعین یہ کہتے ہیں کہ یہ میم ایک جملہ محذوفہ کے بدلے میں واقع ہوا ہے اور تقدیر عبارت یہ ہوگی۔ یا اللہ اُمّنا بخیر یعنی اے اللہ ہم نے خیر کا قصد کیا ہے۔ پھر اس جملے میں سے نا بخیر حذف ہو کر یا اللہ ام باقی رہ گیا ہے۔ اور چونکہ دعاؤں میں اس لفظ کا استعمال زیادہ تھا۔ تو کثرت استعمال کی وجہ سے الف کو حذف کر لیا ہے۔ ہر طرح سے چھٹ چھٹا کر اَللّٰھُمَّ ہو گیا۔ اس فریق کے نزدیک اسی بنا پر اَللّٰھُمَّ کے اول میں یا حرف ندا کا داخل کرنا جائز ہے۔ (مطالع المسرات صد ۲۳) ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ یہ میم نہ کسی کے بدلے میں ہے نہ عوض میں بلکہ میم تعظیم و تفخیم کے لئے ہے۔ جیسا کہ شدیدۃ الزرق کو زرقم کہا جاتا ہے۔ یا ابن کو ابنم کہا جاتا ہے۔ یہی قول سب سے زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جو دعا مانگی جائے اس کی ابتدا اللہ کے نام ساتھ ایسے جامع خطاب سے ہو کہ جس میں اس کے جملہ اسماء و صفات کا تذکرہ آجائے اور یہ مختصر لفظ مطالب کثیرہ پر حاوی ہو جائے۔ گویا دعا مانگنے والے نے جس وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ کہا تو تقدیر کلام کی یہ ہوئی کہ ادعو اللہ الذی لہ الاسماء الحسنیٰ والصفات العلیٰ باسمائہٖ وصفاتہٖ میں اچھے ناموں بلند صفات والے خدا سے اس کے سب ناموں اور تمام صفتوں کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں۔ اس دعا میں جو تفصیل اسمائے الٰہی کی کی گئی ہے۔ اَللّٰھُمَّ کی میم کو تعظیم و تفخیم قرار دینے میں وہ سب اس کے تحت میں

آجاتے ہیں اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ دعا کرنے والے کے لئے وقت سوال اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا واسطہ دے کر طالب مدد ہونا مستحب ہے اور ہم نے جو اس میم کے بارے میں تیسری قسم اختیار کی ہے۔ سلف صالحین میں سے اکثر بزرگوں کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَللّٰھُمَّ مجمع الدعا اور حضرت ابو رجا العطاردی نے کہا ہے۔ ان المیم فی قولہ اللھم فیھا تسعۃ وتسعون اسما من اسماء اللہ تعالیٰ۔ یعنی اَللّٰھُمَّ کی میم اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں پر حاوی ہے اور نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ فَقَدْ دَعَا اللہَ بجمیع اَسْمَائِہٖ جس نے اَللّٰھُمَّ کہا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے سب نام لے کر اس کو پکارا

(جلاء الافہام صہ ۴۰)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے معنی اور اس کے اشتقاق کا بیان

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سب سے زیادہ مشہور اسم مبارک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ اس کا اشتقاق بصیغہ اسم مفعول لفظ حمد سے مُفَعَّلٌ کے وزن پر ہوا ہے جس طرح اپنے اپنے مصادر سے معظم و مکرم وغیرہ نکلے ہیں۔ حمد کی حقیقت یہ ہے کہ محمود کی ثنا و اجلال و تعظیم کا اس سے اظہار ہو اور یہ وزن چونکہ تکثیر کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اگر اس سے اسم فاعل بنایا جائے گا تو اس سے فعل کا صدور پے در پے اور بکثرت ظاہر ہونا ضروری ہے۔ جس طرح معلم و مبین وغیرہ کے الفاظ ہیں اور اگر اسم مفعول بنایا جائے تو خود اس پر وقوع فعل بتواتر ثابت ہونا لازمی ہے۔ خواہ یہ وقوع استحقاقاً ہو یا فی الحال پس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معنی اس صورت میں یہ ہوں گے کہ حمد کرنے والوں کی حمد اس پر یکے بعد دیگرے بکثرت واقع ہو یا وہ اس امر کا مستحق ہے کہ مرّۃً بعد اخریٰ اس کی حمد کی جائے۔ یہ لفظ علم (نام) بھی ہے اور صفت بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ بہت سے اشخاص اس نام سے موسوم ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے لئے اس سے زیادہ کوئی

حیثیت نہیں کہ ان کا (علَم) نام ہے۔ برخلاف سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ اسم مبارک آپ کا علَم بھی ہے اور وصف واقعی بھی ہے۔ حضرت امام محمد المہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے علماء کے بیان سے یہ بات عام طور پر شائع ہو چکی تھی کہ محمد نام کے ایک نبی مبعوث ہونے والے ہیں تو آپ کی ولادت سے پیشتر اکثر لوگوں نے اپنی اولاد کو بطمع حصول نبوت اس نام سے موسوم کیا تھا جن کی تعداد پندرہ ہے، لیکن اللّٰہ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (مطالع المسرات ص ۷۹)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

وشقّ لہٗ من اسمہ لیجلّہ فذو العرش محمود وھٰذا محمّدٌ

اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکریم و تشریف کی غرض سے اسم مبارک اپنے نام سے نکالا ہے۔ صاحب عرش محمود ہے اور آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں

معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں حمد کی حقیقت کس کس طریقہ پر جلوہ گر ہے۔ سنئے آپ محمود ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرشتوں کے نزدیک، مرسلین وانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے نزدیک تمام انسانوں کے نزدیک۔ اگرچہ بعض افراد عناداً یا جہل کے باعث سے اصل حقیقت کا انکار کریں، لیکن واقعہ یہ ہے کہ آپ کی ذات مبارک میں جو صفات کمال ہیں اور وہ ہر سمجھدار کے نزدیک محمود ہیں۔ منکرین کی عقلوں پر سے اگر یہ جحود و جہل و عناد کے پردے اٹھ جائیں تو ان کو بھی آپ کے اوصاف کمال و کاملہ کا اعتراف کرنے کے سوا کچھ نہ بن پڑے بحالت موجودہ ایک شخص متصف بصفات حسنہ و کاملہ کی ذات سے کسی کا ان صفات عالیہ سے جہل ان کی نفی کا باعث نہیں ہو سکتا، اور آپ کی ذات مبارک میں جس قدر حقیقت حمد اور اس کی مناسبت مجتمع ہے کسی دوسرے میں جمع نہیں ہوئی۔ آپ کے اسمائے مبارکہ محمد و احمد ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کی امت حامد ہے۔ تکلیف و راحت ہر حالت میں حمد کرنا جس کا شیوہ ہے۔ آپ کی اور آپ کی امت نمازیں اور خطبے حمد سے ہی شروع ہوتے ہیں اور جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے اس

کی ابتداء بھی حمد ہی سے ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی لوح محفوظ میں ثبت فرما دیا تھا کہ آپ اور آپ کے خلفاء مصحف کا سرنامہ حمد سے فرمائیں گے۔ قیامت کے روز دست مبارک میں لوائے حمد ہوگا اور جب آپ کو شفاعت کا اذن دیا جائیگا تو آپ خدائے تبارک و تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو کر ایسی حمد فرمائیں گے کہ کبھی کسی نے نہ کی ہو گی۔ اس روز آپ صاحب مقام محمود ہوں گے۔ یہ ایسا عالی رتبہ ہے کہ اولین و آخرین سب اس حصول شرف و رفعت اوج پر غبطہ کریں گے۔ آیہ کریمہ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ میں آپ کے اس درجہ پر فائز ہونے کی بشارت ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام رکھا

لوگ اپنے بچوں کے نام خود رکھتے ہیں مگر قربان جایئے اپنے آقا و مولیٰ پر کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نام خود خالقِ کائنات نے مخلوقات کی پیدائش سے سے پہلے رکھا۔ روایت ہے کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) رکھا جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ آسمان اور زمین والے ان کی حمد کریں گے۔ یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے آپ کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے خواب کی وجہ سے رکھا جو انہوں نے دیکھا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چاندی کی زنجیر میری پشت سے نکلی جس کی ایک طرف آسمان میں اور دوسری طرف زمین میں ہے اور ایک طرف مشرق میں اور ایک طرف مغرب میں ہے۔ پھر اس نے ایک درخت کی صورت اختیار کر لی۔ جس کے ہر پتے پر نور تھا۔ اور مشرق و مغرب کے رہنے والے اس سے لٹک رہے ہیں۔ معبر نے اس کی تعبیر یہ بتلائی کہ تمہاری پشت سے ایک ایسا بچہ پیدا ہو گا۔ جس سے مشرق و مغرب والے تعلق رکھتے ہوں گے اور آسمان و زمین والے اس کی حمد کرینگے امام محمد المہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا، خوب فرمایا ہے کہ سید الانبیاء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسم مبارک سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی نام سے آپ کو ندا فرمائی اور یہی نام آپ کا دنیا و آخرت میں رکھا، اور یہی نام مبارک کلمہ توحید کے ساتھ خاص ہے اور یہی آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ہے اور اسی نام سے شفاعت ہوگی اور اسی نام پاک پر درود شریف بھیجنا حضرت حوا کا مہر مقرر ہوا۔ اور یہی نام مبارک آپ نے اپنا نام رکھا۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ ہوں اور فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں نفس محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور فرمایا فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔ اور خطوط جو آپ کی طرف سے لکھے جاتے تھے۔ ان میں مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ لکھا جاتا تھا۔ اور تعلیم کیفیت صلوٰۃ میں یہی نام مبارک ہے۔ اور اسی نام پر درود پڑھتے والے درود شریف پڑھتے ہیں۔ اور آخرت میں یہی نام مبارک حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام شفاعت کے لئے لیں گے۔ اور یہی مبارک نام حضرت جبریل علیہ السلام نے حدیث معراج میں استعمال کیا۔ اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حدیث معراج میں سرکار کا یہی نام مبارک لیا اور اسی نام سے آپ کو آپ کی قوم پکارتی تھی اور اسی مقدس نام سے پہاڑ کے فرشتہ نے آپ کو ندا کی۔ اور جب ملک الموت نے آپ کی روح مبارک قبض کر کے روتے ہوئے آسمان پر چڑھے تو اسی نام کو وا محمداہ پکارتے گئے۔ اور آپ نے خازن جنت کو اپنا یہی نام بتایا۔ (مطالع المسرت ص۲۶)

حضور کے اسم مبارک کے برکات

رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بہت برکتیں ہیں، چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (رواہ ابن عساکر)
(جواہر البحار جلد ثالث ص۳۶۱)

۲۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو آدمی رب العالمین کے حضور کھڑے کیے جائیں گے۔ حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ وہ عرض کریں گے۔ الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے۔ ہم نے تو جنت کا کوئی کام نہیں کیا۔ اللہ کریم فرمائے گا۔ جنت میں لے جاؤ۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔ (جواہر البحار جلد سوم صہ ۳۶۱)

۳۔ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے عذاب نہ دوں گا۔

۴۔ فخر دو عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس گھر میں ایک محمد ہو یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (رواہ ابن سعد، جواہر البحار جلد ۳ صہ ۳۶۲)

۵۔ سرکار مدینہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔ رواہ الطبرانی۔ جواہر صہ ۳۶۲)

۶۔ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہوئی اور ان کا ایک ساتھی ہے جس کا نام محمد ہے۔ مگر انہوں نے اسے مشورہ میں شامل نہیں کیا تو ان کو اس مشورہ میں کوئی برکت نہ ہوگی۔ (جواہر البحار جلد سوم صہ ۳۶۲)

۷۔ سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز موقف میں ایک منادی یوں ندا کرے گا کہ جس کا نام محمد ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ (جواہر البحار جلد سوم صہ ۳۶۲)

۸۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک بندے کو فرمائے گا۔ تجھے مجھ سے گناہ کرتے شرم نہ آئی حالانکہ تیرا نام محمد تھا۔ مگر شرم آتی ہے کہ میں تجھے عذاب دوں جبکہ تیرا نام میرے حبیب کا نام ہے۔ حکم ہوگا فرشتو! اسے جنت میں لے جاؤ۔ (جواہر البحار صہ ۳۶۲)

۹۔ روح البیان میں ہے کہ جس شخص کی عورت حاملہ ہو اور وہ پختہ ارادہ کرے کہ میں اس کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔ اسی طرح جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو اور مر جاتی ہو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرے کہ جو بچہ پیدا

ہوگا اس کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس نام کی برکت سے زندہ رکھے گا۔

(جواہر البحار جلد سوم صہ ۳۶۲)

۱۰۔ جس دسترخوان پر کھانے والوں میں کسی کا نام محمد یا احمد ہوگا تو اس میں برکت ہوگی۔

(جواہر البحار جلد سوم صہ ۳۶۱)

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

یارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

محمد نام والے کی عزت کرو

۱۔ حضور پر نور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ (حاکم)

۲۔ رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اپنے لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو (بزاز)

حضور کے ساتھ سیدنا بڑھانا مستحب ہے

محبوب کبریا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم شریف پر لفظ سیدنا بڑھانا مستحب اور عین ادب ہے لہذا اقتضائے ادب ہے کہ درود شریف ابراہیمی میں آٹھ جگہ سیدنا بڑھایا جائے۔ اور چار جگہ آپ کے نام مبارک پر اور چار جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسم مبارک پر۔ درمختار میں ہے۔

ندب السیادۃ لان زیادۃ الاخبار بالواقع عین سلوك الادب فهو افضل من ترکه ذکره الرملی الشافعی وغیرہ (در مختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ)	مستحب ہے سیدنا کہنا اس لئے کہ خبر دینا حقیقت حال کا عین طریق ادب پر چلنا ہے پس سیدنا کہنا بہ نسبت اس کے چھوڑنے کے افضل ہے۔ اس کو رملی شافعی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

آگے فرماتے ہیں کہ یہ جو منقول ہے کہ نماز میں مجھ کو سید مت کہو تو یہ حدیث جھوٹی ہے۔ (در مختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ)

لفظ آل کے اشتقاق کا بیان

آل کی اصل کے متعلق دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ آل اصل میں اہل ہے۔ ہ کو ء سے بدل دیا گیا ہے۔ پھر فائدہ صرفیہ کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدل دیا جب اس کی تصغیر کی جاتی ہے تو اپنی اصل کی طرف رجوع کر کے اہیل ہو جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ لفظ آل کی اصل اَوَلْ ہے۔ پھر واؤ متحرک اور ما قبل اس کا مفتوح تو واؤ کو الف سے بدل کر آل بن گیا۔ اس فریق کے نزدیک یہ لفظ آل یَؤُلُ اَولاً سے مشتق ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ (عامہ کتب)

آل کے معنی

آل کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک فریق کے نزدیک تو اہل و اقارب اور اتباع مضاف الیہ بمعہ مضاف الیہ آل کے تحت داخل ہیں۔ جس طرح اس حدیث پاک میں اَللّٰھُمَّ صلّ علیٰ آل ابی اوفیٰ اور آیت مبارکہ سَلَامٌ علیٰ آل یاسین۔ میں مقصود اصلی ابی اوفیٰ اور یاسین ہیں۔ اور ان کے اقارب و اتباع بطور تبعیت اپنے مضاف الیہ کے اس میں شامل ہیں۔ دوسرا فریق اس حقیقت کا منکر ہے۔ اس کے نزدیک اہل و اقارب پر لفظ آل کا اطلاق ہوتا ہے۔ مضاف الیہ خود اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ قول فیصل اس میں یہ ہے کہ لفظ آل اگر بلا عطف مفرداً واقع ہو تو مضاف الیہ ضرور اس میں شامل ہوتا ہے۔ جس طرح ادخلوا آل فرعون اشد العذاب میں بلاشک فرعون مع اپنی جماعت کے اشد عذاب میں داخل ہے اور اگر لفظ آل سے پہلے مضاف الیہ کا ذکر ہو چکا ہو تو اس صورت میں وہ شامل آل نہ ہوگا۔

آل رسول میں کون داخل ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں کون کون شخص داخل ہیں۔ اس بارے علماء کے چار مختلف قول ہیں:

قول اوّل :- یہ کہ جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے وہی لوگ آپ کی آل ہیں۔ امام احمد و امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب اور ابن القاسم صاحب او امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مختار یہ ہے کہ جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے وہ لوگ بنی ہاشم ہیں۔

قول دوم :- یہ ہے کہ آپ کی ذریات طیبات اور ازواج مطہرات آپ کی آل میں داخل ہیں۔

قول سوم :- یہ کہ قیامت تک جس قدر آپ کے متبعین ہوں گے وہ سب آپ کی آل ہیں۔

قول چہارم :- یہ کہ آپ کی امت کے صلحاء و اتقیاء آپ کی آل ہیں۔

تین سوال اور ان کے جواب

پہلا سوال :- قاعدہ اکثر یہ ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے وجہ تشبیہ میں اعلیٰ ہوتا ہے۔ اور یہاں یہ بات نہیں اس لئے کہ جو رحمت و برکت سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کو حاصل ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل کی رحمت اور برکت سے اعلیٰ ہے۔ اس لئے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے اور اس کی دس برائیاں دور کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ بات حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دوسرے پیغمبروں کے حق میں وارد نہیں۔ تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ وجہ شبہ صلوٰۃ خاصہ ہے جو موجب خلت ہے یعنی آپ کو بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی خلیل بنائے جیسا اس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے۔ یعنی غایت تشبہ طلب خلت ہے نہ کہ افضلیت اللہ تعالیٰ نے بندوں کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے حبیب کو بھی اپنا خلیل بنایا جیسا کہ حدیث صحیحین میں ہے۔ لکن صاحبکم خلیل الرحمٰن

دوسرا جواب :- یہ کہ تشبیہ میں سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریک نہیں مشبہ صرف آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

تیسرا جواب :- یہ ہے کہ مشبہ بہ کبھی مشبہ سے کمتر ہوا کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں

ہے۔ مثل نورہٖ کمشکوٰۃ الآیۃ یعنی نور الٰہی کو چراغ سے تشبیہ دی گئی ہے حالانکہ نور چراغ کو نور الٰہی سے کچھ نسبت نہیں۔ مگر چونکہ نور چراغ محسوس اور زیادہ واضح وجہ شبہ میں تھا۔ اس لئے اس کو مشبہ بہ بنا دیا۔ اسی طرح یہاں ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پر رحمت و برکت کا ہونا واضح اور مشہور تھا۔ اس لئے اسے مشبہ بہ بنا دیا گیا۔

چوتھا جواب :۔ یہ ہے کہ یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ میں ہے نہ کہ اس کی کیفیت و کمیت میں ہمارا سوال خدا تعالیٰ سے یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے محبوب پر صلوٰۃ فرمائے نہ یہ کہ اس قدر صلوٰۃ جتنی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ پر فرمائی تھی۔ جس طرح آیت انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح میں تشبیہ نفس وحی میں ہے نہ کہ اس کی مقدار یا موحیٰ بہ کی فضیلت میں اور جیسا کہ احسن کما احسن اللہ الیک کا مدلول ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جیسا احسان کرنا کسی مخلوق سے ناممکن ہے۔ (شامی جلد اول صہ ۳۴۵)

دوسرا سوال :۔ صلوٰۃ میں تشبیہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیوں دی اور دیگر انبیاء صلوات علیہم وسلامہ کے کیوں نہ دی۔

پہلا جواب :۔ یہ کہ آپ کے ساتھ تشبیہ دینے کا سبب یہ ہے کہ آپ نے شب معراج میں امام الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دینا۔

دوسرا جواب :۔ یہ کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارا نام مسلمان رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے۔ ھو سماکم المسلمین (اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان) تو اس کے عوض میں ہماری طرف سے یہ تشبیہ ہوئی۔

تیسرا جواب :۔ یہ کہ مطلب اس صلوٰۃ سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا خلیل بنائے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا ہے

چوتھا جواب :۔ یہ کہ آپ کے ساتھ تشبیہ اس وجہ سے ہے کہ آپ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں اور فضائل میں تشبیہ باپ دادوں کے ساتھ مرغوب ہوتی ہے۔

پانچواں جواب:- یہ کہ آپ باقی رسولوں سے افضل ہیں۔ اس جہت سے تشبیہ دی گئی

چھٹا جواب:- یہ کہ اہل اسلام کی ملت آپ کی ملت سے ملتی جلتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ملة ابیکم ابراھیم دین تمہارے باپ ابراہیم کا۔

ساتواں جواب:- یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی اقتدا کا حکم دیا گیا جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اتبع ملة ابراھیم حنیفا پیروی کرو ملت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (شامی جلد اول صـ ۳۴۵)

تیسرا سوال:- یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تو ہمیں چاہیئے تھا کہ ہم نماز میں یوں پڑھتے اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مگر ہم پڑھتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی خود اللہ تعالیٰ سے الٹا سوال کر دیتے ہیں کہ وہ اپنے محبوب مکرم پر درود بھیجے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ سید العالمین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک میں کوئی عیب نہیں۔ اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں۔ لہٰذا جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ اس ہستی کی کیا ثنا کرے جو پاک سے پاک تر ہے۔ اس لئے ہم اللہ جل وعز ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی اپنے حبیب پر درود بھیجے تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔

دوسرا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ	اے اللہ درود نازل فرما اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول نبی امی سیدنا محمد پر اور آپ کی آل اور آپ ازواج مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا کہ تونے درود نازل فرمایا ابراہیم اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد نبی امی پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا کہ تونے برکت نازل

ستودہ صفات بزرگ ہے۔

امام محی الدین نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذکار میں ذکر کیا ہے کہ یہ درود افضل ہے۔ کیونکہ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔

تیسرا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ درود بھیج اوپر سیدنا محمد نبی امی پر اور آپ کی آل پر اور جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما اوپر سیدنا محمد نبی امی پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ محبت آمیز شفقت فرما اوپر سیدنا محمد اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے شفقت فرمائی ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک، تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سلام بھیج اوپر سیدنا محمد اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے سلام بھیجا ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک، تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو یہ درود شریف پڑھو۔ میں قیامت کے دن اس کا شاہد بنوں گا اور شفاعت کروں گا۔ (افضل الصلوٰۃ صد ۶۰)

چوتھا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اے اللہ سیدنا محمد پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسی منزل پر پہنچا قیامت کے روز جو تیرے نزدیک مقرّب ہے۔

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سردار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔ امام شعرانی نے کشف الغمہ میں اس درود شریف کو ان الفاظ میں ذکر کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(افضل الصلوٰۃ صلا)

پانچواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

اے اللہ درود بھیج روح محمد پر ارواح میں اور آپ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبروں میں۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا۔ وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا، اور اللہ جل شانہ، اس کے بدن کو جہنم پر حرام کر دے گا۔ فاکہانی کہتے ہیں میں نے اس درود شریف کو نیند سے پہلے پڑھا۔ پھر سو گیا تو میں نے چہرہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاند کے اندر دیکھا اور آپ سے کلام کی۔ پھر آپ چاند میں غائب ہو گئے۔ میں اللہ عظیم سے بواسطہ اس کے حبیب کے درخواست کرتا ہوں کہ باقی نعمتیں بھی مرحمت

فرمائے جن کا وعدہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں کیا ہے۔
(افضل الصلوٰت صد ۶۲)

چھٹا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اے اللہ درود بھیج محمد اور آپ کی آل پر اولین اور آخرین میں اور فرشتوں میں قیامت کے دن تک۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم یا اھل العز الشامخ والکرم الباذخ۔ سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا۔ حاضرین نے اس کی یہ عزت دیکھ کر تعجب کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اس نے ایک ایسا درود مجھ پر پڑھا ہے جو کسی نے اس سے پہلے نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے کون سا درود شریف پڑھا ہے۔ آپ نے اسی درود شریف کا ذکر فرمایا (افضل الصلوٰت صد ۶۲)

ساتواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔

اے اللہ درود بھیج سیدنا محمد اور آپ کی آل پر ایسا درود جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور کے حق کی ادائیگی ہو اور حضور کو وسیلہ اور مقام (محمود) عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

امام شعرانی نے اس درود شریف کا ذکر کرکے فرمایا کہ سید الانبیاء صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ (افضل الصلوٰۃ صد ۶۲)

آٹھواں ۸ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما۔ سارے مومنوں اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں اس درود کو پڑھے تو وہ اس کے صدقہ کا کام دے گا۔ اور مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک اس کا منتہا جنت ہوگی۔ (افضل الصلوٰت صد ۶۳)

نواں ۹ درود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اللہ کی رحمت نازل ہو سیدنا محمد پر

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر ستر دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اور سوائے منافق کے کوئی بھی اس سے بغض وعداوت نہ رکھے گا۔ امام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر اور الیاس علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو مومن صلی اللّٰہ علیٰ محمدٍ پڑھتا ہے تو دشمن بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور خدا کی قسم اس سے لوگ محبت نہیں کرتے مگر اللہ عزو

جَلَّ اس سے محبت کرتا ہے اور ہم نے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر شریف پر فرما رہے تھے کہ جو شخص صلی اللہ علی محمد پڑھتا ہے تو اس پر ستر دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت خضر اور الیاس علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جن کا نام اسمویل تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن پر فتح نصیب فرماتا تھا۔ ایک دفعہ دشمن کی تلاش میں نکلے۔ تو انہوں نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ یہ جادوگر ہے، اس لئے آیا ہے کہ ہم پر جادو کر کے ہمارے لشکر کو خراب کرے۔ لہٰذا ہم اس کو سمندر کی طرف کر کے اس کو شکست دیں۔ جب آپ چالیس ۴۰ ساتھیوں کے ساتھ نکلے تو انہوں نے آپ کو سمندر سے ایک طرف کر دیا۔ آپ کے ساتھیوں نے آپ سے پوچھا اب ہم کیا کریں۔ فرمایا صلی اللہ علی محمد پڑھتے ہوئے حملہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو اب کیا تھا۔ دشمن سمندر میں غرق ہو گئے۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ولایت شام سے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ شخص نے عرض کیا یا رسول وہ تو اندھے ہو چکے ہیں اِحاضر نہیں ہو سکتے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے کہہ دو کہ سات راتیں صلی اللہ علی محمد پڑھے تو وہ خواب میں میری زیارت سے مشرف ہو گا اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور آپ سے حدیث بھی روایت کرتا تھا۔

(افضل الصلوات صہ ۶۴)

۱۰

دسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود (رحمت) نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر اور سلام۔

استاد ابو بکر محمد حیر نے شروح الدلائل میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت انس بن مالک

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ (افضل الصلوٰۃ صد ۶۲)

آٹھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما۔ سارے مومنوں اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں اس درود کو پڑھے تو وہ اس کے صدقہ کا کام دے گا۔ اور مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک اس کا منتہا جنت ہوگی۔ (افضل الصلوٰت صد ۶۳)

نواں درود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اللہ کی رحمت نازل ہو سیدنا محمد پر

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر ستر دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اور سوائے منافق کے کوئی بھی اس سے بغض و عداوت نہ رکھے گا۔ امام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر اور الیاس علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو مومن صلی اللہ علی محمد پڑھتا ہے تو دشمن بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور خدا کی قسم اس سے لوگ محبت نہیں کرتے مگر اللہ عزو

جَلّ اس سے محبت کرتا ہے اور ہم نے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر شریف پر فرما رہے تھے کہ جو شخص صلّی اللہ علیٰ محمد پڑھتا ہے تو اس پر ستر دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت خضر اور الیاس علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جن کا نام اسمویل تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو دشمن پر فتح نصیب فرماتا تھا۔ ایک دفعہ دشمن کی تلاش میں نکلے۔ تو انہوں نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ یہ جادوگر ہے، اس لئے آیا ہے کہ ہم پر جادو کر کے ہمارے لشکر کو خراب کرے۔ لہذا ہم اس کو سمندر کی طرف کر کے اس کو شکست دیں۔ جب آپ چالیس ۴۰ ساتھیوں کے ساتھ نکلے تو انہوں نے آپ کو سمندر سے ایک طرف کر دیا۔ آپ کے ساتھیوں نے آپ سے پوچھا اب ہم کیا کریں۔ فرمایا صلی اللہ علیٰ محمدٍ پڑھتے ہوئے حملہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو اب کیا تھا۔ دشمن سمندر میں غرق ہو گئے۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ولایت شام سے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور آپ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ شخص نے عرض کیا یارسول وہ نواندھے ہو چکے ہیں اب حاضر نہیں ہو سکتے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے کہہ دو کہ سات راتیں صلی اللہ علیٰ محمد پڑھے تو وہ خواب میں میری زیارت سے مشرف ہو گا اور مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور آپ سے حدیث بھی روایت کرتا تھا۔

(افضل الصلوات صہ ۶۴)

۱۰
دسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ درود (رحمت) نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل پر اور سلام۔

استاد ابوبکر محمد جیر نے شروح الدلائل میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت انس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ جو شخص کھڑے ہو کر یہ درود شریف پڑھے گا تو بیٹھنے سے پہلے اس کی بخشش ہو جائے گی اور اگر بیٹھ کر پڑھے گا تو کھڑے ہونے سے پہلے بخشا جائے گا۔
(افضل الصلوٰۃ صد ۶۵)

گیارھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِ مُحَمَّدَ اَالدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فِی الْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاھُوَ اَھْلُہٗ۔

اے اللہ اے محمد اور آل محمد کے رب محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد کو درجہ اور وسیلہ جنت میں عطا فرما اے اللہ محمد اور آل محمد کے پروردگار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شان عالی کے لائق ہو۔

امام سخاعی نے فرمایا کہ ہمارے شیخ ملوی قدس سرہٗ نے ذکر فرمایا کہ سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام یہ درود شریف پڑھتا ہے۔ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشققت میں ڈال دے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے اور پڑھنے والا اور اس کے والدین بخشے جائیں گے۔ حافظ سخاوی نے مجدالدین فیروز آبادی سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں افضل درود پڑھوں گا تو اسے چاہیئے کہ وہ یہ درد شریف پڑھے (افضل الصلوٰۃ صد ۶۶)

۱۲
بارھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

اے اللہ سیدنا محمد پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے نبی ہیں اُمی ہیں۔

امام غزالی علیہ رحمۃ الباری نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر اسی ۸۰ مرتبہ درود پڑھے تو اس کے اسی سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسا درود پڑھے تو آپ نے اسی درود شریف کا ذکر فرمایا۔ عارف باللہ مرسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ جو شخص مواظبت سے رات اور دن میں پانچ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا تو مرنے سے پہلے حالت بیداری میں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اور امام یافعی سے منقول ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھے گا تو اسی جمعہ کی رات کو اپنے رب کو یا اپنے نبی کو یا جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھے گا۔ اگر نہ دیکھ سکے تو دوسرے جمعہ یا تیسرے جمعہ کو پھر پڑھے۔
(افضل الصلوات ص۲۶)

۱۳ تیرھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ۔

اے اللہ درود بھیج سیدنا محمد اور آل محمد پر اور آپ کی اہل بیت پر

جو شخص اس درود شریف کو ہر روز سو بار پڑھے گا۔ تو اللہ اس کی سو ۱۰۰ حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تیس ۳۰ دنیا میں پوری ہوں گی۔ (افضل الصلوات ص۲۶)

۱۴ چودھواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ

اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر اولین میں اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر آخرین

عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔

ہیں اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر نبیوں میں اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر رسولوں میں اور رحمت فرما سیدنا محمد پر فرشتوں میں قیامت کے دن تک۔

سعید بن عطار قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو اس کے گناہ گرا دیئے جائیں گے اور اس کی خطائیں مٹا دی جائینگی ہمیشہ مسرت کی زندگی بسر کرے گا، اور اس کی دعائیں قبول ہوں گی اور دشمن پر غالب رہے گا۔ (افضل الصلوٰۃ صہ ۶۸)

۱۵
پندرھواں درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ الْبَرِّ الرَّحِیْمِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَمَا سَبَّحَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الشَّاھِدِ الْبَشِیْرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو اے اللہ میرے رب لبیک وسعدیک اللہ رحیم کریم کی درودیں اور ملائکہ مقربین اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں اور اے پروردگار عالم ہر چیز جو تیری تسبیح کرتی ہے کہ نازل ہوں ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ خاتم الانبیاء اور سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین شاہد بشیر تیری اجازت سے تیری طرف دعوت دینے والے روشن چراغ پر اور ان پر سلام ہو۔

اس درود شریف کو شفاء شریف میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی روایت سے ذکر کیا ہے اور شرح الدلائل میں مواہب سے منقول ہے کہ شیخ زین الدین بن الحسین المراغی نے اس درود کو اپنی کتاب تحقیق النصرۃ میں ذکر کیا اور فرمایا کہ روایت ہے کہ جب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصال شریف کے بعد اہل بیت نے یہ درود شریف پڑھا تو لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں فرمایا کہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے دریافت کرو۔ جب لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے یہی درود شریف بتلایا۔ (افضل الصلوات ص۶۸)

۱۶
سولھواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِىْ يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

اے اللہ کر تو درودیں اور رحمتیں و برکتیں اوپر سید المرسلین اور امام المتقین اور خاتم الانبیاء اپنے بندے اور اپنے رسول خیر کے امام اور خیر کے قائد اور رحمت کے رسول کے اے اللہ ان کو مقام محمود پر مبعوث فرما جس سے پہلے اور پچھلے رشک کریں گے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اچھا درود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھیجا کرو کیونکہ وہ آپ پر پیش کیا جاتا ہے اور اس درود شریف کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ (افضل الصلوۃ ص۷۰)

۱۷
سترھواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد اور آپ

مُحَمَّدًا وَّ آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الْبَرَكَةِ شَيْءٌ وَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ

باقی نہ رہے اور رحم فرما سیدنا محمد آل محمد پر یہاں تک کہ رحمت سے کوئی چیز باقی نہ رہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آل محمد پر یہاں تک کہ برکت سے کوئی چیز باقی نہ رہے اور سلام نازل فرما سیدنا محمد اور آل محمد پر یہانتک کہ سلام سے کوئی چیز باقی نہ رہے۔

امام فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ درود شریف حضرت جبر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع ذکر کیا ہے۔ اور اس درود کی بڑی تعریف فرمائی۔

(افضل الصلوٰت صہ ۱۷)

۱۸
اٹھارواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

اے اللہ سیدنا محمد اور آل محمد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ عطا فرما اور انہیں مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور آپ کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شان عالی کے لائق ہے اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے عطا فرمایا۔ اور حضور اور آپ کے تمام برادران انبیاء و صالحین پر اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔

اس درود شریف کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے روز سات بار پڑھا جائے۔ اور بعض حضرات سے منقول ہے کہ جو شخص سات جمعہ میں ہر جمعہ سات بار پڑھے گا تو اس کے واسطے شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

شفاعت واجب ہو جائے گی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (افضل الصلوٰۃ صہ۴۳)

۱۹
انیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول نبی امی ہیں اور آپ کی آل اور ازواج مطہرات اور ذریات طیبات پر اور سلام بھیج بقدر اپنی مخلوقات کے عدد کے اور بقدر اپنی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر وزن اپنے عرش کے اور اپنے کلمات کی مقدار کے موافق۔

مجدالدین فیروز آبادی نے بعض حضرات سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں افضل درود پڑھوں گا تو اسے یہ درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

(افضل الصلوٰت صہ۴۷)

۲۰
بیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ رحمت فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل اور اصحاب اور ازواج مطہرات اور ذریات طیبات اور اہل بیت اور خسرال اور مددگاروں اور دوستوں اور محبت کرنیوالوں اور انکے ساتھ ہم سب پر اے بڑا رحم فرمانے والے

اس درود شریف کو شفاء شریف میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے جو فرماتے ہیں کہ جو شخص حوض مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کامل پیالہ پینا چاہتا ہے۔ وہ اس درود شریف کو پڑھا کرے۔

(افضل الصلوٰت صہ۴۳)

۲۱ اکیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

اے اللہ رحمت نازل فرما سردار محمد پر جس کا دل دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں پس ہو گئے آپ خوش و خرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل و اصحاب پر اور خوب سلام بھیج اس پر اللہ کی حمد ہے۔

شرح المنہاج دمیری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ۱۰۰ بار زیارت کی۔ آخری دفعہ عرض کی یا رسول اللہ تجھ پر کونسا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔ (افضل الصلوٰۃ صہ ۷۶)

۲۲ بائیسواں درود شریف

درود منجیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر ایسا درود کہ تو نجات دے ہم کو اس کے واسطے تمام خوفوں اور آفتوں سے اور پورا کرے اس کے واسطے سے ہماری تمام حاجتیں اور پاک کرے ہم کو اس کے واسطے سے تمام برائیوں سے اور بلند کرے ساتھ اس کے ہمارے بلند درجے نزدیک اپنے اور پہنچا دے ہم کو ساتھ اس کے منزل مقصود پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور مرنے کے بعد۔

شرح الدلائل میں حسن بن علی اسوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر مشکل اور ہر مصیبت میں اس درود شریف کو ہزار بار پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کو اس مصیبت سے خلاصی عطا فرمائے گا اور اپنی ہر مراد کو پائے گا ابن فاکہانی شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں بحری جہاز پر سفر کر رہا تھا کہ تیز ہوا چلی جس سے جہاز سے غرق ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا اور سواریوں میں شور برپا ہو گیا۔ مجھے نیند آ گئی۔ میں خواب میں محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سرکار نے حکم دیا کہ سواریوں کو کہہ دو کہ اس درود شریف کو (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْجِیْنَا الخ) ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ میں نے بیدار ہو کر سواریوں کو خواب کا واقعہ سنایا۔ ہم نے ابھی تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائی اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود کو کسی مہم اور مصیبت میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے خلاصی عطا فرمائے گا اور اس کی تمام مرادیں پوری ہوں گی۔ اور زمانہ طاعون میں اس کی کثرت سے طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور پانچ سو بار پڑھنے سے مالدار بن جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز اور ان سب باتوں میں مجرب ہے۔ غرضیکہ ہر حالت دنیاوی و اخروی کے لئے اکسیر اور تریاق ہے۔

(افضل الصلوٰت صد ۷۷-۷۸)

۲۳
تیئسواں درود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ	اللہ کی رحمت نازل ہو ہمارے نبی محمد پر جبکہ ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل رہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبدالحکم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے

ساتھ کیا معاملہ کیا ؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھ پر رحم فرمایا۔ میری مغفرت فرمادی اور میرے لیے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دلہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے۔ (شادی میں دولہا اور دلہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کیے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ اس مرتبہ پر آپ کیسے پہنچے؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے رسالہ میں یہ درود شریف ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب رسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے ؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی۔ اس درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا۔ وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ الباری نے احیاء العلوم میں ابوالحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ میں درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ لکھا ہے۔ آپ کی طرف سے ان کو کیا بدلہ دیا گیا ہے ؟ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے۔

(افضل الصلوات صہ ۸۰-۸۱)

۲۴

چوبیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ

اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر گنتی

صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِى الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ

درود پڑھنے والوں کی اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر گنتی ان لوگوں کی جو آپ پر درود نہیں پڑھتے اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے درود پڑھنے کا ان پر حکم فرمایا ہے اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر جیسا کہ تو ان پر درود پڑھے جانے کو دوست رکھتا ہے اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد پر جیسا کہ ان پر درود لائق ہے۔

یہ درود شریف بھی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ابو العباس ابن مندیل نے تحفۃ المقاصد میں ذکر فرمایا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے۔ تو فرمایا کہ میری مغفرت فرمائی گئی۔ پوچھنے والے نے پوچھا کس وجہ سے؟ فرمایا ان پانچ کلمات کی وجہ سے جن سے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتا تھا۔ پوچھا گیا کہ وہ کلمات کون سے ہیں تو انہوں نے اسی درود شریف کا ذکر فرمایا۔ (افضل الصلوٰۃ ص۷۹)

۲۵ پچیسواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَاجْزِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر دنیا و آخرت کی بڑائی اور رحم فرما سیدنا محمد اور آل محمد پر بڑائی دنیا اور بڑائی آخرت کی اور جزا دے سیدنا محمد اور آل محمد کو دنیا کی بڑائی اور آخرت کی بڑائی اور سلام نازل فرما سیدنا محمد اور آل محمد پر دنیا کی بڑائی اور آخرت کی بڑائی کے برابر۔

شرح الدلائل میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ درود شریف ابو الحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب تھے۔ (افضل الصلوٰۃ صد ۸۲)

۲۶ چھبیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَاغَایَۃَ لَھَا وَلَا مُنْتَھٰی وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِثْلَ ذٰلِکَ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر جس کا نور مخلوق سے پہلے ہے اور جس کا ظہور جہان والوں کے لئے رحمت ہے مقدار ان لوگوں کی جو گذر چکے ہیں اور ان کی جو باقی ہیں اور ان کی جو سعادت مند ہیں۔ اور انکی جو بدبخت ہیں ایسی رحمت جو گنتی کی مستغرق ہو اور حد کو گھیرلے ایسی رحمت جس کی غایت وانتہا نہیں اور نہ اس کا ختم ہونا ہو رحمت جو تیرے دوام کے ساتھ ہمیشہ ہو اور نہ آپ کی آل اور اصحاب پر اور سلام خوب نازل فرما مثل اسی کے۔

امام محی الدین عرف جنید مینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام دس[10] مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی رضائے اکبر کا مستحق ہو اور اس کی ناراضگی سے مامون رہے اور اس پر رحمت متواتر اترتی رہے اور ہر قسم کی برائیوں سے اللہ کی حفاظت میں رہے اور تمام کام آسانی سے سرانجام ہوں۔ (افضل الصلوٰۃ صد ۸۲)

۲۷ ستائیسواں درود شریف

درود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

اے اللہ ہمارے سردار اور مولیٰ محمد پر رحمت

مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ
وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ
وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ
مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ
فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ
مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط
شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى
نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ
الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ط
صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ
عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ
مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ
الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ
مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ
الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ
الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ
الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ
الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ
الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ
وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ
الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا

نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق
والے اور جھنڈے والے ہیں۔ بلاء و با قحط مرض
اور دکھ کے دفع کرنے والے ہیں آپ کا نام
مبارک لکھا گیا ہے۔ بلند کیا گیا قبول شفاعت
کیا گیا اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ عرب و
عجم کے سردار ہیں۔ آپ کا جسم نہایت مقدس
خوشبودار، پاکیزہ اور خانہ کعبہ حرم پاک میں منور
ہے۔ آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات
کے چاند روشن بلندی کے صدر نشین راہ ہدایت
کے نور مخلوق کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ
نیک اطوار کے مالک امتوں کے شفیع، بخشش و
کرم سے موصوف اللہ آپ کا نگہبان، جبریل
خدمت گزار، براق آپ کی سواری، معراج آپ
کا سفر۔ سدرۃ منتہیٰ آپ کا مقام اور قاب
قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب اور مطلوب ہی
آپ کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے
آپ رسولوں کے سردار نبیوں میں سب سے پیچھے
آنے والے، گنہگاروں کے بخشوانے والے مسافروں
کے غمخوار جہان والوں کے لئے رحمت عاشقوں
کی راحت مشتاقوں کی مراد خدا شناسوں کے
سورج راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں
کے رہنما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے
محبت رکھنے رکھنے جن و انس کے سردار حرمین

نَبِیِّ الْقِبْلَتَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

کے نبی دونوں قبلوں (بیت المقدس۔ کعبہ معظم) کے پیشوا اور دنیا و آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں۔ دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے جد امجد اور ہمارے اور جن و انس کے آقا (یعنی) ابو القاسم محمد بن عبد اللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اے نور جمال محمدی کے مشتاقو! آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود و سلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے۔

اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہشمند ہو تو نوچندی جمعرات کے دن عشا کی نماز کے بعد غسل کر کے پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلا ناغہ گیارہ رات تک پڑھ کر سو جایا کرے اور آدھی رات کے وقت باوضو ہو کر چالیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائش رزق کے لئے بعد نماز صبح کے ہمیشہ یہ وظیفہ جاری رکھے۔

۲۸
اٹھائیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ ٭ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ ٭ وَتِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ ٭ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ ٭ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ ٭ وَآلِہِ الْاَطْھَارِ ٭ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ ٭ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاِفْضَالِہٖ

اے اللہ رحمت نازل فرما نوروں کے نور اور اسرار کے راز اور اغیار کے تریاق اور آسانی کے دروازے ہمارے سردار محمد مختار پر آپ کی پاک آل اور آپ کے بزرگ صحابہ پر گنتی اللہ کی نعمتوں اور فضل و کرم کی مقدار۔

یہ درود شریف قطب الاقطاب سیدی احمد بدوی نفعنا اللہ بہٖ کا ہے

استاد سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہت سے عارفین نے ذکر کیا ہے کہ یہ درود شریف قضائے حاجت اور مشکلات کے دفع کے لئے اور انوار و اسرار کے حصول کے لئے مجرب ہے اور ہر روز کا وظیفہ مسوم مرتبہ ہے۔ (افضل الصلوٰۃ صہ)

۲۹ انتیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ

اے اللہ رحمت نازل فرما سیدنا محمد نبی امی پر اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر اور سلام نازل فرما گنتی ان چیزوں کی جنہیں تو جانتا ہے اور بقدر وزن ان کی جنہیں تو جانتا ہے اور پرائی ان کی جنہیں تو جانتا ہے۔

یہ درود شریف سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ حضرت شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے اصحاب میں ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو ایک بڑے خیمہ میں تشریف فرماتے ہوئے دیکھا کہ اولیاء کرام حاضر ہو کر سلام پیش کر رہے ہیں اور ایک شخص ہے جو عرض کرتا ہے یا رسول اللہ یہ فلاں ہیں۔ وہ حضور پر نور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ایک جانب بیٹھتے جاتے تھے۔ اتنے میں ایک مخلوق کثیر تعداد میں آئی۔ کہنے والے نے کہا یہ محمد حنفی ہیں۔ جب وہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں۔ مگر اس کا عمامہ غیر موزوں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں ان کے سر پر دستار باندھ دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دستار مبارک لے کر سید محمد حنفی کے سر پر باندھ دی اور شملہ ان کے بائیں طرف لٹکا دیا۔

جب یہ واقعہ سیدی محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا گیا تو آپ رو پڑے اور لوگ بھی رونے لگ گئے۔ آپ نے شریف نعمانی کو کہا کہ جب تم سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو تو یہ پوچھنا کہ میری یہ عزت کس عمل کی وجہ سے ہے۔ تو انہوں نے کچھ دنوں کے بعد سید المرسلین کی زیارت کی اور آپ سے اس معاملہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اس درود شریف کی برکت ہے کہ جسے وہ ہر روز غروب آفتاب سے قبل تنہائی میں پڑھتے ہیں۔ وہ درود یہ ہے
اللّٰھُمَّ صل علیٰ محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملأ ما علمت۔ جبکہ حضرت سیدی محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو فرمایا کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا
(افضل الصلوات ص ۹۹)

۳۰

تیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ بِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہِمْ وَصَحْبِہِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ مَا مَضٰی وَ تَحْفَظَنِیْ فِیْمَا بَقِیَ۔

اے اللہ بے شک میں تیرے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد اور سارے نبیوں اور رسولوں پر اور ان کی آل اور ان کے تمام صحابہ پر اور میری گذشتہ لغزشیں بخش دے اور آئندہ میری حفاظت فرما۔

یہ درود شریف سیدی ابراہیم متبولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اکابر اولیائے کرام سے تھے حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں بکثرت زیارت کرتے تھے اور اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی خبر دیتے تو وہ فرماتیں، اے میرے بیٹے مرد کامل وہ ہے جو سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت بیداری میں دیکھے۔ جب ان کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حالت بیداری میں کرنے اور آپ سے اپنے کاموں میں صلاح

مشورہ کرتے۔ تو ان کی والدہ ماجدہ ان کو فرمائیں کہ اب تو مرد کامل ہے۔ ان کی کرامات کثیرہ ہیں۔ ایک کرامت ان کی یہ ہے کہ آپ فقراء صابرین سے ان کے حال پوچھتے اور ان کی دلداری فرماتے رہتے تھے۔ ایک روز ایک شخص کو دیکھا جو عبادت گذار تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے کیا وجہ ہے کہ تو باوجود کثرت عبادت کے ناقص درجہ والا ہے۔ کیا تیرا والد تجھ پر ناراض تو نہیں تھا۔ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو اپنے والد کی قبر جانتا ہے۔ اس نے عرض کی ہاں فرمایا میرے ساتھ ان کی قبر پر چلو شاید کہ وہ راضی ہو جائیں۔ شیخ یوسف کردی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے اس کے والد کو دیکھا کہ سر سے مٹی جھاڑتا ہوا اپنی قبر سے باہر نکلا جبکہ شیخ نے اس کو پکارا۔ جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو شیخ نے فرمایا کہ فقیر سفارش کے لیے آئے ہیں کہ تو اپنے بیٹے پر راضی ہو جا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنے بیٹے پر راضی ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اب اپنی جگہ پر لوٹ جاؤ۔

(افضل الصلوات صد ۱۰۲، ۱۰۳)

۳۱
اکتیسواں درود شریف

درود نور ذاتی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی	اے اللہ درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ	سردار محمد پر جو نور ذاتی ہیں اور وہ سر (راز)
السَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ	ہیں جو تمام اسماء و صفات میں جاری ہے۔

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف سیدی ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور اسے پانچ سو مرتبہ پڑھنے سے سختی اور تنگی دور ہوتی ہے۔

۳۲
بتیسواں درود شریف

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ اَلسَّلَامُ	آپ پر سلام اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام

عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
خِيَرَةَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
حَبِيْبَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ۔ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا طُهْرُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
نَبِيَّ الرَّحْمَةِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا
الْقَاسِمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَهْلِ
بَيْتِكَ وَاَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَ
اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ۔ جَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا
عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا
ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ
غَافِلٌ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى
عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ۔ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام۔ اے اللہ کی
برگزیدہ ہستی آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق
میں سب سے بہتر ذات۔ آپ پر سلام اے اللہ
کے حبیب۔ آپ پر سلام اے ڈرانے والے آپ پر
سلام اے بشارت دینے والے، آپ پر سلام
اے پاکیزہ۔ آپ پر سلام اے
رحمت کے نبی۔ آپ پر سلام اے
قاسم کے باپ۔ آپ پر سلام اے پروردگار
عالم کے رسول۔ آپ پر سلام اے رسولوں
کے سردار اور نبیوں سے پیچھے آنے والے
آپ پر سلام اے تمام مخلوق سے بہترین ذات
آپ پر سلام اے سردار ان لوگوں کے جو قیامت
میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں
والے ہوں گے۔ آپ پر سلام اور آپ کی اہل
بیت اور ازواج مطہرات اور ذریت اور اصحاب
پر۔ آپ پر سلام اور تمام انبیاء اور تمام نیک
بندوں پر۔ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو
ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے
خیر دے جو کسی نبی اور رسول کو اس کی قوم کی
طرف سے عطا فرمائی ہو اور اللہ تعالیٰ آپ پر
درود بھیجے جب ذکر کرنے والا آپ کا ذکر کرے
اور غافل آپ کے ذکر سے غافل ہو۔ سب سے
افضل اور اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی تمام

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ
الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ
فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاٰتِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدَ انِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاٰتِهٖ
نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْئَلَهُ السَّائِلُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ
نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

مخلوق میں سے کسی پر بھیجا ہو۔ میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے
کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ
آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس
مخلوق سے برگزیدہ ذات ہیں اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا
اور اس کی امانت کو ادا کر دیا اور امت کو خیر خواہی
فرما دی اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔
اے اللہ ان کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو
مقام محمود میں مبعوث فرما جس کا تو نے
وعدہ فرمایا اور ان کو اس سے زیادہ عطا فرما جس
کا سوال کرنے والے سوال کرتے
ہیں۔ اے اللہ درود بھیج سیدنا محمد پر جو تیرے بندے
اور رسول نبی امی ہیں اور سیدنا محمد کی آل اور
ازواج مطہرات اور ذریات طیبات پر جیسا کہ
تو نے درود بھیجا ہے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم
پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی آل اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ
کی ذریات طیبات پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر جہان والوں میں
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اس درود شریف کو امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مناسک میں ذکر
فرمایا اور یہ درود شریف کیفیت صلوٰۃ وسلام پر مشتمل ہے جو سرکار مدینہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ امام نووی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں کہ زیارت کرنے والے کو چاہیئے کہ قبر انور کی طرف نیچی نگاہ سے دیکھے

اور دل کو تمام دنیاوی تعلقات سے فارغ کر کے باادب ہو کر یہ سلام معتدل آواز سے پیش کرے السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ الی آخرھا پڑھے۔ اگر یہ تمام سلام یاد نہ ہو یا وقت کی تنگی ہو تو صرف السلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم پر ہی اکتفا کرلے امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے عتبی کی جو حکایت بیان کی ہے وہ بہت اچھی ہے کہ عتبی فرماتے ہیں کہ میں قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی نے آکر کہا السلام علیک یارسول اللہ میں نے اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد سنا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ میں اپنے گناہوں سے توبہ کر کے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ رب عز وجل سے میری شفاعت کریں۔ پھر رو کر یہ اشعار پڑھنے لگا۔

یاخیر من دفنت بالقاع اعظمہ   فطاب من طیبھن القاع والاکم

اے ان سب لوگوں سے افضل جن کی ہڈیاں جنگل میں دفن کی گئیں تو ان کی خوشبو سے تمام جنگل اور ٹیلے معطر ہو گئے۔

نفسی فداء لقبر انت ساکنہ   فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

میری جان اس قبر پر قربان جس میں آپ تشریف رکھتے ہیں اور اس میں عفت اور جود و کرم ہے

انت الشفیع الذی ترجی شفاعتہ   علی الصراط اذا ما زلت القدم

آپ وہ شفیع ہو جن کی پل صراط پر شفاعت کی امید کی جاتی ہے جب قدموں میں لغزش واقع ہو۔

پھر وہ استغفار کر کے چلا گیا تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور میں نے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھے فرمایا اے عتبی اس اعرابی کو جا کر بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔ اور علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مناسک کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے جاہ و برکت سے توسل و تشفع مرسلین اور سلف صالحین کی سنت و سیرت ہے۔ حاکم نے صحیح حدیث بیان کی ہے کہ سیدالاوّلین و الآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطا سرزد ہوگئی تو عرض کیا کہ اے پروردگا! میں بحق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کس طرح پہچانا حالانکہ میں نے ان کو پیدا نہیں فرمایا۔ آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! تو نے جب مجھے پیدا کیا تھا اور میں نے سر اٹھایا تھا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ پس سمجھ گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا ذکر کیا ہوگا جو تمام خلق سے زیادہ تجھ کو محبوب ہے۔ ارشاد ہوا صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الیّ واذا سألتنی بحقہ فقد غفرتك ولولا محمد لما خلقتك

اے آدم تم سچ کہتے ہو۔ بیشک وہ مجھ کو تمام خلق سے زیادہ محبوب ہے اور جب تم نے ان کے وسیلہ سے سوال کیا ہے تو میں نے تمہاری مغفرت فرمادی اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ اور ترمذی، نسائیؒ نے باسناد صحیح حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک (مادر زاد) اندھے نے دربار رسالت میں عرض کیا کہ میری بینائی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خواہ دعا کراو خواہ صبر کرو مگر صبر ہی بہتر ہے۔ اس نے کہا آپ دعا فرمائیں تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا رسول اللہ میں تیرے واسطے سے اپنے رب کیطرف اپنی حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو

جب وہ یہ دعا پڑھ کر آپ کے پاس حاضر ہوا تو اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ (افضل الصلوات، صہ ۱۱۶ - ۱۱۷)

۳۳
تینتیسواں درود شریف

درود فاتح

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ۔

اے اللہ رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر جو بند شوں کو کھولنے والے اور اپنے پہلوں سے پیچھے آنے والے اور حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیرے سیدھے رستہ کے رہنما اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ان کی قدر اور مقدار عظیم کے مطابق۔

یہ درود شریف حضرت شیخ محمد شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالی عنہما کا ہے۔ جو اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں اور سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہما کی اولاد ہیں۔ صاحب عمدۃ التحقیق فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے شیخ الشیخ عبدالقادر المحلی قدس سرہ نے خود فرمایا کہ جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے اور تو جس جگہ بھی ہو شیخ محمد البکری کے مزار کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہہ یا شیخ محمد البکری یا ابن ابی الحسن یا ابیض الوجہ یا بکری میں اپنی فلاں حاجت کے پورا ہونے میں تجھے بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بناتا ہوں تو وہ حاجت پوری ہوگی۔ مجرب ہے۔

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عمر بھر میں اس درود شریف کو ایک دفعہ پڑھے گا تو دوزخ میں داخل نہ ہو گا اور جو شخص چالیس روز متواتر پڑھے گا تو اللہ رحمٰن و رحیم اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا اور جو شخص خمیس کی رات یا جمعہ یا پیر کو ایک ہزار دفعہ پڑھے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت

کی سعادت حاصل کرے گا۔ مگر پڑھنے سے پیشتر عود کو سلگائے اور چار رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ قدر اور دوسری میں الزلزلۃ اور تیسری میں الکافرون اور چوتھی میں معوذتین پڑھے۔ (افضل الصلوٰۃ صہ ۱۴۳)

۳۴ چونتیسواں درود شریف

درود اولوالعزم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰی وَعِيْسٰی وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ	اے اللہ رحمت و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد اور آدم و نوح و ابراہیم اور موسٰی و عیسٰی پر اور ان پر جو ان کے درمیان میں نبیوں اور رسولوں سے اللہ کی رحمتیں اور سلام ان سب پر ہو۔

اس درود شریف کا نام اولی العزم ہے جو اسے تین بار پڑھے گا تو گویا اس نے دلائل الخیرات ساری ختم کی ہے۔ (افضل الصلوات صہ ۱۴۹)

۳۵ پینتیسواں درود شریف

درود سعادت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ	اے اللہ نازل فرما درود ہمارے سردار محمد پر اپنے معلومات کی گنتی درود ہمیشہ ہو جب تک اللہ کا ملک ہے۔

اس درود شریف کا نام صلوٰۃ سعادت ہے کیونکہ اس کے پڑھنے سے دونوں جہانوں کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ بعض عارفین ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو اسے ہمیشہ ہزار بار پڑھے گا تو وہ دونوں جہانوں میں سعادت مند ہوگا۔

(افضل الصلوٰت صہ ۱۴۹)

۳۶
چھتیسواں درود شریف

درود عالی قدر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے سردار محمد نبی امی حبیب پر جو عالی قدر عظیم المرتبہ ہیں اور آپ کی آل پاک اور آپ کے صحابہ پر اور سلام نازل فرما ان پر

۳۷
سینتیسواں درود شریف

اس درود شریف کا نام صلوٰۃ عالی قدر ہے۔ حضرت شیخ الصاوی رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو اس کا وظیفہ رکھے اگرچہ ایک مرتبہ بھی ہو تو خود سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے قبر میں داخل فرمائیں گے۔ اور کثیر عارفین نے ذکر فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کی رات کو اگرچہ ایک مرتبہ ہی اس کو ہمیشہ پڑھے گا۔ تو وقت رحلت اس کی روح کو روح رحمۃ للعالمین منکشف ہو گی اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک وہ خود دیکھے گا کہ مجھے میرے آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر میں داخل فرما رہے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

(افضل الصلوٰت صد ۱۵۲)

۳۸
اڑتیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ صَلَاةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر جو تیرے اور ان کے لائق ہے۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں ذکر فرمایا کہ یہ درود شریف شیخ الشیوخ

ابو طاہر احمد خجندی حنفی مدنی قدس سرہٗ کا ہے۔ (افضل الصلوات صہ ۱۵۴)

۳۹ انتالیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج ہمارے سردار محمد پر بیشک میرے حیلے تنگ ہوگئے ہیں۔ یا رسول اللہ میری امداد فرما۔

شیخ احمد حلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مفتی دمشق علامہ حامد آفندی عمادی رحمۃ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دمشق کے بعض وزیروں نے مجھے گرفتار کرنا چاہا۔ اس وجہ سے میں نے رات بڑی پریشانی سے گزاری۔ میں نے خواب میں اپنے آقا و مولا سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس کو پڑھو اللہ تعالیٰ سختی و مصیبت کو دور فرمادے گا۔ میں نے بیدار ہو کر اس درود شریف کو پڑھا تو اس کی برکت سے اللہ کریم نے میری سختی و پریشانی دور فرمادی۔ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے شیخ سید محمد شاکر عقاد قدس سرہٗ نے خبر دی ہے کہ مجھے ایک دفعہ کچھ پریشانی لاحق ہوئی۔ میں راستہ چلتے ہوئے اس درود شریف کو بار بار پڑھنے لگا۔ ابھی سو۱۰۰ قدم چلا ہوں گا کہ پریشانی دور ہوگئی۔ اور خود ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں ایک فتنہ عظیمہ برپا ہوا۔ میں نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو۲ سو کی مقدار ہی پڑھا ہوگا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ فتنہ ختم ہوگیا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ صہ ۱۵۴)

۴۰ چالیسواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الرَّسُوْلِ الْکَامِلِ الرَّحْمَۃِ الشَّامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

اے اللہ صلوٰۃ وسلام بھیج ہمارے سردار محمد پر جو فاتح اور رسولوں کا خاتم رحمۃ شاملہ میں کامل ہے اور آپ کی آل واصحاب واحباب

وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ بِدَوَامِ اللّٰهِ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ يَا رَبَّنَا رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَ اَسْئَلُكَ بِهٖ مِنَ الرَّفِيْقِ اَحْسَنَهٗ وَمِنَ الطَّرِيْقِ اَسْهَلَهٗ وَمِنَ الْعِلْمِ اَنْفَعَهٗ وَمِنَ الْعَمَلِ اَصْلَحَهٗ وَمِنَ الْمَكَانِ اَفْسَحَهٗ وَمِنَ الْعَيْشِ اَرْغَدَهٗ وَمِنَ الرِّزْقِ اَطْيَبَهٗ وَاَوْسَعَهٗ

پر گنتی معلومات اللہ کی اللہ کے دوام کے ساتھ ایسا درود جو تیری رضا کا موجب ہو۔ اے ہمارے پروردگار اور حضور کے حق کی ادائیگی ہو اور میں تجھ سے مانگتا ہوں اچھا رفیق اور آسان راستہ اور نافع علم اور نیک عمل اور وسیع مکان اور آرام دہ زندگی اور حلال اور فراخ رزق۔

یہ درود شریف استاد علامہ عارف باللہ شیخ محمد بدیری دمیاطی جو ابن میت کے نام سے مشہور ہیں کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جو شخص اس درود کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اگرچہ دن میں سات بار تو اسے سعادت دارین حاصل ہو گی اور اس کی حاجتیں دور ہوں گی۔ (افضل الصلوات صد ۱۶۱)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اکتالیسواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

اے اللہ صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے سردار محمد اور آپ کی آل پاک پر ہر لمحہ اور سانس میں مقدار اپنے معلومات کے۔

اس درود شریف کو شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا اور فرمایا اس کی اجازت میرے شیخ شیخ مصطفےٰ ہندی نے مدینہ منورہ کے مدرسہ محمودیہ میں دی۔ میں نے ایسے ذکر کی درخواست کی جس سے علم اور تقرب الٰہی اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رابطہ حاصل ہو۔ آپ نے مجھے آیۃ الکرسی اور اس درود شریف کے پڑھنے کو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر اس پر مداومت کر

گیا تو تجھے علوم اور اسرار نبی کریم علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ سے حاصل ہوں گے اور تربیت محمدیہ میں ہوگا، ساتھ ہی فرمایا کہ یہ مجرّب ہے اس کا تجربہ فلاں اور فلاں بزرگ نے کیا ہے۔ بہت بزرگوں کے نام بتلائے۔ میں نے پہلی رات اسے سو دفعہ پڑھا اور خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے اور تیرے والدین اور تیرے بھائیوں کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ پھر میں نے قدرت خداوندی سے وہ سب کچھ پایا جو شیخ قدس سرہ نے فرمایا تھا۔ اور میں بہت سے بھائیوں کو اس درود شریف کی اطلاع دی۔ پس میں نے دیکھا کہ جنہوں نے اس کو ہمیشہ پڑھا بہت سے اسرار عجیبہ حاصل کئے جو میں نے حاصل کئے تھے اور اس میں بے شمار اسرار ہیں۔ عاقل کو یہ اشارہ کافی ہے۔ (افضل الصلوٰۃ صہ ۱۶۲)

۴۲ بیتالیسواں درود شریف

تفریجیہ یعنی درود ناریہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

الٰہی درود کامل اور سلام وافر ہمارے سردار محمد پر بھیج جن کی طفیل کھولی جاتی ہیں مشکلیں اور کشادہ ہوتی ہیں تنگیاں اور پوری کی جاتی ہیں حاجتیں اور حاصل کی جاتی ہیں مرغوب چیزیں اور نیک انجام اور سیراب کئے جاتے ہیں بادل ان کی ذات کریمہ سے اور آپ کی آل واصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں بقدر اپنے معلومات کے۔

شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی قدس سرہٗ نے اس درود شریف کو خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا۔ اور امام قرطبی قدس سرہٗ سے نقل کیا کہ جو شخص ہر روز اکتالیس بار یا

سوؔ بار یا زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج و غم کو دور فرمائے گا اور اس کی سختیوں اور تنگیوں کو کھول دے گا اور اس کے کاموں کو آسان اور دل کو روشن فرمادے گا اور اس کے قدر کو بلند اور حال کو اچھا کردے گا۔ اور رزق وسیع ہوگا اور اس پر خیرات و حسنات کے دروازے کھل جائیں گے اور زمانہ کے حوادثات اور فقر و غربت کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہ کچھ ملے گا۔ بشرطیکہ اس درود شریف پر مداوت کرے۔ اور یہ درود اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے۔ کتاب مذکور ایک دوسرے مقام میں ذکر کیا کہ مجرب درودوں میں سے یہ درود تفریجیہ قرطبیہ ہے جسے مغاربہ درود ناریہ کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی مطلوب کی تحصیل کا ارادہ کرے یا خوفناک چیز کے دفعہ کا تو مجلس میں جمع ہوکر چار ہزار چار سو چوالیس بار اس درود شریف کو پڑھنے اور بہت جلد اپنے مطلوب کو حاصل کرلیتے۔ اور اہل اسرار اسے مفتاح الکنز المحیط لنیل مراد العبید کہتے ہیں۔ شیخ محمد سنوسی فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہمیشہ ہر روز گیارہ" بار اسے پڑھے گا تو اس کے لئے آسمان سے رزق اترے گا۔ اور امام دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود ناریہ کو ہر نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے تو مطلوب حاصل کرے۔ اور جو کوئی ہر روز صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار پڑھے تو مراد کو پہنچے۔ اور جو کوئی ہر روز سوؔ بار پڑھے تو مطلوب حاصل کرے اور غرض و مقصود پہنچے۔ اور جو شخص ہر روز رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ دفعہ پڑھے گا تو اس کے لیے اسرار منکشف ہوں گے اور جس چیز کا ارادہ کرے گا اسے دیکھے گا اور جو کوئی ہمیشہ اسے ہر روز ہزار دفعہ پڑھے تو وہ نعمتیں پائے جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی کے دل ان کا خیال گذرا اور امام قرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی عظیم مطلوب کو حاصل کرنا چاہے یا کسی بڑی بلا کو دفع کرنا چاہے تو وہ اس درود شریف کو چار ہزار چار سو چوالیس (۴۴۴۴) بار پڑھ کر نبی

کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرے تو مطلوب و مراد حاصل ہو۔
(افضل الصلوات صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵)

تینتالیسواں ۴۳ درود شریف

صلوٰۃ کبریٰ

لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اَعْبُدُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ∴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ∴ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً ھُوَ اَھْلُھَا ∴ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ مُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ فَلَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ صَلٰوۃً مُّبَارَکَۃً طَیِّبَۃً کَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ∴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَاتِکَ شَیْءٌ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَّحْمَتِکَ شَیْءٌ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ ∴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَنْلِحْ وَاَنْجِحْ وَاَتِمَّ وَاَصْلِحْ وَزَکِّ وَاَرْبِحْ وَاَوْفِ وَاَرْجِحْ اَفْضَلَ الصَّلٰوۃِ وَاَجْزَلَ الْمِنَنِ وَالتَّحِیَّاتِ عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَ

وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ هُوَ فَلَقُ صُبْحِ
اَنْوَارِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَطَلْعَةُ شَمْسِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَبَهْجَةُ قَمَرِ
الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّةِ وَحَضْرَةُ عَرْشِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ نُوْرُ كُلِّ
رَسُوْلٍ وَسَنَاهُ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ سِرُّ كُلِّ نَبِيٍّ وَهُدَاهُ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وَجَوْهَرُ كُلِّ
وَلِيٍّ وَضِيَاهُ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ؞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ
التَّاجِ وَالْكَرَامَةِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمَيْرِ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْغَزْوِ
وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ وَالْمُسْتَقِيْمِ صَاحِبِ الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ
الْبَاهِرَاتِ صَاحِبِ الْحَجِّ وَالْحَلْقِ وَالتَّلْبِيَةِ صَاحِبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ وَالْمَقَامِ وَالْقِبْلَةِ وَالْمِحْرَابِ وَالْمِنْبَرِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَالْحَوْضِ
الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ صَاحِبِ رَمْيِ الْجَمَرَاتِ
وَالْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ صَاحِبِ الْعَلَمِ الطَّوِيْلِ وَالْكَلَامِ الْجَلِيْلِ صَاحِبِ
كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالتَّصْدِيْقِ ؞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ
وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ
وَالْعَاهَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا
جَمِيْعَ الذُّنُوْبَاتِ وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا جَمِيْعَ الْخَطِيْئَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ
مَا نَطْلُبُهُ مِنَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا
بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا رَبِّ يَا
اللّٰهُ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ ؞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيْ مُدَّةِ
حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ اَلْفَ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ مَضْرُوْبٍ
فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ وَاَمْثَالَ اَمْثَالِ ذٰلِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَ
مَوَالِيْهِ وَخُدَّامِهٖ وَحُجَّابِهٖ اِلٰهِيْ اجْعَلْ كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْ ذٰلِكَ تَفُوْقُ
وَتَفْضُلُ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِيْنَ
اَجْمَعِيْنَ كَفَضْلِهِ الَّذِيْ فَضَّلْتَهٗ عَلٰى كَافَّةِ خَلْقِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ
وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَرِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَاءِ الرَّحْمَةِ وَمِيْمِ الْمُلْكِ وَدَالِ الدَّوَامِ
بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ
وَعَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ وَصَفِيِّكَ السَّابِقِ لِلْمَخْلُوْقِ نُوْرُهٗ وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ
ظُهُوْرُهٗ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى الْمُنْتَقَى الْمُرْتَضٰى عَيْنِ الْعِنَايَةِ وَزَيْنِ الْقِيَامَةِ وَ
كَنْزِ الْهِدَايَةِ وَاِمَامِ الْحَضْرَةِ وَاَمِيْنِ الْمَمْلَكَةِ وَطِرَازِ الْحُلَّةِ وَكَنْزِ
الْحَقِيْقَةِ وَشَمْسِ الشَّرِيْعَةِ كَاشِفِ دَيَاجِي الظُّلْمَةِ وَنَاصِرِ الْمِلَّةِ وَنَبِيِّ
الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ تَخْشَعُ الْاَصْوَاتُ وَتَشْخَصُ
الْاَبْصَارُ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الْاَبْلَجِ
وَالْبَهَاءِ الْاَبْهَجِ نَامُوْسِ تَوْرَاةِ مُوْسٰى وَقَامُوْسِ اِنْجِيْلِ عِيْسٰى صَلَوٰتُ اللّٰهِ
وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ طِلَّسْمِ الْفَلَكِ الْاَطْلَسِ فِيْ بُطُوْنِ كُنْتُ
كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ طَاؤُوْسِ الْمُلْكِ الْمُقَدَّسِ فِيْ ظُهُوْرِ
فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَتَعَرَّفْتُ اِلَيْهِمْ فَبِيْ عَرَفُوْنِيْ قُرَّةِ عَيْنِ الْيَقِيْنِ مِرْاٰةِ اُوْلِي
الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى شُهُوْدِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ نُوْرِ اَنْوَارِ اَبْصَارِ
بَصَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَمَحَلِّ نَظْرِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ مِنَ الْعَالَمِ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ

وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ∴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَاَتْحِفْ وَاَنْعِمْ وَامْنَحْ وَاَكْرِمْ وَاَجْزِلْ وَاَعْظِمْ اَفْضَلَ صَلَاتِكَ وَاَدْنٰى
سَلَامِكَ صَلَاةً وَسَلَامًا يَتَنَزَّلَانِ مِنْ اُفُقِ كُنْهِ بَاطِنِ الذَّاتِ اِلٰى فَلَكِ
سَمَاءِ مَظَاهِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَيَرْتَقِيَانِ عِنْدَ سِدْرَةِ مُنْتَهَى الْعَارِفِيْنَ
اِلٰى مَرْكَزِ جَلَالِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ
وَرَسُوْلِكَ عِلْمِ يَقِيْنِ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّيْنَ وَعَيْنِ يَقِيْنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ
وَحَقِّ يَقِيْنِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ الَّذِيْ تَاهَتْ فِيْ اَنْوَارِ جَلَالِهٖ اُولُو الْعَزْمِ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَتَحَيَّرَتْ فِيْ دَرْكِ حَقَائِقِهٖ عُظَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ الْمُهَيَّمِيْنَ
الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ∴ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ صَلَاةَ ذَاتِكَ عَلٰى حَضْرَةِ صِفَاتِكَ الْجَامِعِ بِكُلِّ الْكَمَالِ الْمُتَّصِفِ
بِصِفَاتِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ الْمَخْلُوْقِيْنَ فِي الْمِثَالِ يَنْبُوْعِ
الْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ وَحِيْطَةِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَّةِ غَايَةِ مُنْتَهَى السَّائِلِيْنَ
وَدَلِيْلِ كُلِّ حَائِرٍ مِنَ السَّالِكِيْنَ مُحَمَّدِ الْمَحْمُوْدِ بِالْاَوْصَافِ وَالذَّاتِ
وَاَحْمَدِ مَنْ مَضٰى وَمَنْ هُوَ آتٍ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا بِدَايَةَ الْاَزَلِ وَغَايَةَ
الْاَبَدِ حَتّٰى لَا يَحْصُرُهٗ عَدَدٌ وَلَا يُنْهِيْهِ اَمَدٌ وَارْضَ عَنْ تَوَابِعِهٖ فِي الشَّرِيْعَةِ
وَالطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ مِنَ الْاَصْحَابِ وَالْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ الطَّرِيْقَةِ وَاجْعَلْنَا
يَا مَوْلَانَا مِنْهُمْ حَقِيْقَةً آمِيْنَ ∴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتْحِ اَبْوَابِ حَضْرَتِكَ وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ بِخَلْقِكَ وَرَسُوْلِكَ
اِلٰى جِنِّكَ وَاِنْسِكَ وَحْدَانِيِّ الذَّاتِ الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ الْآيَاتُ الْوَاضِحَاتُ
مُقِيْلِ الْعَثَرَاتِ وَسَيِّدِ السَّادَاتِ مَاحِي الشِّرْكِ وَالضَّلَالَاتِ بِالسُّيُوْفِ
الصَّارِمَاتِ الْآمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ التَّمِلِ مِنْ شَرَابِ

الْمُشَاهِدَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ لَهُ الْاَخْلَاقُ الرَّضِيَّةُ وَالْاَوْصَافُ الْمَرْضِيَّةُ
وَالْاَقْوَالُ الشَّرْعِيَّةُ الْاَحْوَالُ الْحَقِيْقِيَّةُ وَالْعِنَايَاتُ الْاَزَلِيَّةُ وَالسَّعَادَتُ
الْاَبَدِيَّةُ وَالْفُتُوْحَاتُ الْمَكِّيَّةُ الظُّهُوْرَاتُ الْمَدَنِيَّةُ وَالْكَمَالَاتُ الْاِلٰهِيَّةُ
وَالْمَعَالِمُ الرَّبَّانِيَّةُ وَسِرُّ الْبَرِيَّةِ وَشَفِيْعُنَا يَوْمَ بَعْثِنَا يَوْمَ بَعْثِنَا الْمُسْتَغْفِرُ لَنَا
عِنْدَ رَبِّنَا الدَّاعِيْ اِلَيْكَ وَالْمُقْتَدٰى بِهٖ لِمَنْ اَرَادَ الْوُصُوْلَ اِلَيْكَ الْاَنِيْسُ
بِكَ وَالْمُسْتَوْحِشُ مِنْ غَيْرِكَ حَتّٰى تَمَتَّعَ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ وَرَجَعَ بِكَ لَا
لِغَيْرِكَ وَشَهِدَ وَحْدَتَكَ فِيْ كَثْرَتِكَ وَقُلْتَ لَهٗ بِلِسَانِ حَالِكَ وَ
قُوَّتِهٖ بِكَمَالِكَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ الذَّاكِرُ
لَكَ فِيْ لَيْلِكَ وَالصَّائِمُ لَكَ فِيْ نَهَارِكَ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَ مَلَائِكَتِكَ
اَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِكَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحَرْفِ الْجَامِعِ لِمَعَانِيْ
كَمَالِكَ نَسْئَلُكَ اِيَّاكَ بِكَ اَنْ تُرِيَنَا وَجْهَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنْ تَمْحُوَ عَنَّا وُجُوْدَ ذُنُوْبِنَا بِمُشَاهَدَةِ جَمَالِكَ وَتُغَيِّبَنَا عَنَّا
فِيْ بِحَارِ اَنْوَارِكَ مَعْصُوْمِيْنَ مِنَ الشَّوَاغِلِ الدُّنْيَوِيَّةِ رَاغِبِيْنَ اِلَيْكَ
غَائِبِيْنَ بِكَ يَاهُوَ يَا اللّٰهُ يَاهُوَ يَا اللّٰهُ يَاهُوَ يَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
اَسْقِنَا مِنْ شَرَابِ مَحَبَّتِكَ وَاَغْمِسْنَا فِيْ بِحَارِ اَحَدِيَّتِكَ حَتّٰى نَرْتَعَ
فِيْ بُحْبُوْحَةِ حَضْرَتِكَ وَتَقْطَعَ عَنَّا اَوْهَامَ خَلِيْقَتِكَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ
وَنَوِّرْنَا بِنُوْرِ طَاعَتِكَ وَاهْدِنَا وَلَا تُضِلَّنَا وَبَصِّرْنَا بِعُيُوْبِنَا عَنْ
عُيُوْبِ غَيْرِنَا بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَصَابِيْحِ الْوُجُوْدِ وَاَهْلِ الشُّهُوْدِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
نَسْئَلُكَ اَنْ تُلْحِقَنَا بِهِمْ وَتَمْنَحَنَا حُبَّهُمْ يَا اللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَهَبْ لَنَا مَعْرِفَةً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ نَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنَا
رُؤْیَةَ وَجْهِ نَبِیِّنَا فِیْ مَنَامِنَا وَیَقْظَتِنَا وَاَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلَیْهِ صَلٰوۃً دَائِمَةً
اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی خَیْرِنَا وَكُنْ لَنَا ∴ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ
اَبَدًا وَّاَنْمٰی بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَّاَزْكٰی تَحِیَّاتِكَ فَضْلًا وَّعَدَدًا عَلٰی اَشْرَفِ
الْحَقَائِقِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَالْجَانِیَّةِ وَمَجْمَعِ الرَّقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّةِ وَطُوْرِ التَّجَلِّیَاتِ
الْاِحْسَانِیَّةِ وَمَهْبَطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِیَّةِ وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِیِّیْنَ وَمُقَدَّمَةِ
جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ رَكْبِ الْاَوْلِیَاءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَاَفْضَلِ الْخَلْقِ
اَجْمَعِیْنَ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی وَمَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی شَاهِدِ
اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَمَشَاهِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَلِ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ
وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْكُلِّیِّ وَاِنْسَانِ
عَیْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَیْنِ وَعَیْنِ حَیَاةِ الدَّارَیْنِ
الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَّةِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِیَّةِ
الْخَلِیْلِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِیْبِ الْاَكْرَمِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ
وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ
الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا دَائِمًا ∴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنُوْرِهِ
السَّارِیْ فِی الْوُجُوْدِ اَنْ تُحْیِیَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ حَیَاةِ قَلْبِهِ الْوَاسِعِ كُلَّ شَیْءٍ
رَحْمَةً وَّعِلْمًا وَّهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْ تَشْرَحَ صُدُوْرَنَا بِنُوْرِ
صَدْرِهِ الْجَامِعِ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتَابِ مِنْ شَیْءٍ وَضِیَاءً وَّذِكْرٰی لِّلْمُتَّقِیْنَ
وَتُطَهِّرَ نُفُوْسَنَا بِطَهَارَةِ نَفْسِهِ الزَّكِیَّةِ الْمَرْضِیَّةِ وَتُعَلِّمَنَا بِاَنْوَارِ
عُلُوْمِهٖ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ وَّتُسْرِیَ سَرَائِرَهٗ فِیْنَا
بِلَوَامِعِ اَنْوَارِكَ حَتّٰی تُغَیِّبَنَا عَنَّا فِیْ حَقِّ حَقِیْقَتِهٖ فَیَكُوْنَ هُوَ الْحَیَّ الْقَیُّوْمَ
فِیْنَا بِقَیُّوْمِیَّتِكَ السَّرْمَدِیَّةِ فَنَعِیْشَ بِرُوْحِهٖ عَیْشَ الْحَیَاةِ الْاَبَدِیَّةِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا آمِيْنَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ عَلَيْنَا يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمٰنُ وَبِتَجَلِّيَاتِ مُنَازَلَاتِكَ فِي مِرْآةِ شُهُوْدِهِ لِمُنَازَلَاتِ تَجَلِّيَاتِكَ فَنَكُوْنَ فِي الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فِي وِلَايَةِ الْأَقْرَبِيْنَ ۔۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ جَمَالِ لُطْفِكَ وَحَنَانِ عَطْفِكَ وَجَلَالِ مُلْكِكَ وَكَمَالِ قُدْسِكَ النُّوْرِ الْمُطْلَقِ بِسِرِّ الْمَعِيَّةِ الَّتِيْ لَا تَتَقَيَّدُ الْبَاطِنُ مَعْنًى فِيْ غَيْبِكَ الظَّاهِرِ حَقًّا فِيْ شَهَادَتِكَ شَمْسِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَمَجْلَى حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ مَنَازِلِ الْكُتُبِ الْقَيِّمَةِ وَنُوْرِ الْآيَاتِ الْبَيِّنَةِ الَّذِيْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ وَحَقَّقْتَهُ بِأَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ وَخَلَقْتَ مِنْ نُوْرِهِ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَتَعَرَّفْتَ إِلَيْهِمْ بِأَخْذِ الْمِيْثَاقِ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِكَ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ قَالُوْا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى بَهْجَةِ الْكَمَالِ وَتَاجِ الْجَلَالِ وَبَهَاءِ الْجَمَالِ وَشَمْسِ الْوِصَالِ وَعَبَقِ الْوُجُوْدِ وَحَيَاةِ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عِزِّ جَلَالِ سَلْطَنَتِكَ وَجَلَالِ عِزِّ مَمْلَكَتِكَ وَمَلِيْكِ صُنْعِ قُدْرَتِكَ وَطِرَازِ صَفْوَةِ الصَّفْوَةِ مِنْ أَهْلِ صَفْوَتِكَ وَخُلَاصَةِ الْخَاصَّةِ مِنْ أَهْلِ قُرْبِكَ سِرِّ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ وَحَبِيْبِ اللّٰهِ الْأَكْرَمِ وَخَلِيْلِ اللّٰهِ الْمُكَرَّمِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ بِهِ إِلَيْكَ وَنَتَشَفَّعُ بِهِ لَدَيْكَ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى وَالْوَسِيْلَةِ الْعُظْمٰى وَالشَّرِيْعَةِ الْغَرَّاءِ وَالْمَكَانَةِ الْعُلْيَا وَالْمَنْزِلَةِ الزُّلْفٰى وَقَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى أَنْ تُحَقِّقَنَا بِهِ ذَاتًا وَصِفَاتًا وَأَسْمَاءً وَأَفْعَالًا وَآثَارًا حَتّٰى لَا نَرٰى وَلَا نَسْمَعَ وَلَا نُحِسَّ وَلَا نَجِدَ إِلَّا إِيَّاكَ إِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ [illegible]

وَنِهَايَتِهٖ وَلُبُودِخُلَّتِهٖ وَصَفَاءِ مُحَبَّتِهٖ وَفَوَاتِحِ اَنْوَارِ بَصِيْرَتِهٖ وَجَوَامِعِ اَسْرَارِ
سَرِيْرَتِهٖ وَرَحِيْمِ رَحْمَائِهٖ وَنَعِيْمِ نُعَمَائِهٖ ٭ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِجَاهِ
نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْفِرَةَ وَالرِّضٰى وَالْقَبُوْلَ
قَبُوْلًا تَامًّا لَا تَكِلْنَا فِيْهِ اِلٰى اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ يَا نِعْمَ الْمُجِيْبُ فَقَدْ دَخَلَ
الدَّخِيْلُ يَا مَوْلَايَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ
غُفْرَانَ ذُنُوْبِ الْخَلْقِ بِاَجْمَعِهِمْ اَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ بَرِّهِمْ وَفَاجِرِهِمْ
كَقَطْرَةٍ فِيْ بَحْرِ جُوْدِكَ الْوَاسِعِ الَّذِيْ لَا سَاحِلَ لَهٗ فَقَدْ قُلْتَ وَقَوْلُكَ
الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اَجْمَعِيْنَ ٭ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَلَمْ اَكُنْ
بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ رَبِّ اِنِّيْ
لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ يَا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُوْقِظَ
الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ٭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْجَامِعِ
الْاَكْمَلِ وَالْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ الْاَفْضَلِ طِرَازِ حُلَّةِ الْاِيْمَانِ وَمَعْدِنِ الْجُوْدِ
وَالْاِحْسَانِ صَاحِبِ الْهِمَمِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ ٭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ خَلَقْتَ الْوُجُوْدَ لِاَجْلِهٖ وَرَخُصَتِ الْاَشْيَاءُ بِسَبَبِهٖ مُحَمَّدٍ
الْمَحْمُوْدِ صَاحِبِ الْمَكَارِمِ وَالْجُوْدِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَقْطَابِ السَّابِقِيْنَ
اِلٰى جَنَابِ ذٰلِكَ الْجَنَابِ ٭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّوْرِ الْبَهِيِّ
وَالْبَيَانِ الْجَلِيِّ وَاللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ وَالدِّيْنِ الْحَنِيْفِيِّ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ الْمُؤَيَّدِ
بِالرُّوْحِ الْاَمِيْنِ وَبِالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ
وَالْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ ٭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ خَلَقْتَهٗ مِنْ نُوْرِكَ وَجَعَلْتَ
كَلَامَهٗ مِنْ كَلَامِكَ وَفَضَّلْتَهٗ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ وَجَعَلْتَ السَّعَادَةَ
مِنْكَ اِلَيْهِ وَمِنْهُ اِلَيْهِمْ كَمَالَ كُلِّ وَلِيٍّ لَكَ وَهَادِيَ كُلِّ مُضِلٍّ عَنْكَ هَادِيْ

الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ تَارِكِ الْأَشْيَاءِ لِأَجْلِكَ وَمَعْدِنِ الْخَيْرَاتِ بِفَضْلِكَ وَ
خَاطِبَتَهُ عَلَى بِسَاطِ قُرْبِكَ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً الْقَائِمِ لَكَ فِي لَيْلِكَ
وَالصَّائِمِ لَكَ فِي نَهَارِكَ وَالْهَائِمِ بِكَ فِي جَلَالِكَ ∴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى نَبِيِّكَ الْخَلِيْفَةِ فِي خَلْقِكَ الْمُشْتَغِلِ بِذِكْرِكَ الْمُتَفَكِّرِ فِي خَلْقِكَ وَ
الْأَمِيْنِ لِسِرِّكَ وَالْبُرْهَانِ لِرُسُلِكَ الْحَاضِرِ فِي سَرَائِرِ قُدْسِكَ وَ
الْمُشَاهِدِ لِجَمَالِ جَلَالِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُفَسِّرِ لِآيَاتِكَ وَالظَّاهِرِ
فِي مُلْكِكَ وَالْغَائِبِ فِي مَلَكُوْتِكَ وَالْمُتَخَلِّقِ بِصِفَاتِكَ وَالدَّاعِي إِلَى
جَبَرُوْتِكَ الْحَضْرَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَالْبُرْدَةِ الْجَلَالِيَّةِ وَالسَّرَابِيْلِ الْجَمَالِيَّةِ
الْعَرْشِ السَّنِيِّ وَالْحَبِيْبِ النَّبَوِيِّ وَالنُّوْرِ الْبَهِيِّ وَالدُّرِّ النَّقِيِّ وَالْمِصْبَاحِ الْقَوِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ∴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ بَحْرِ أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ وَرُوْحِ أَرْوَاحِ عِبَادِكَ الدُّرَّةِ
الْفَاخِرَةِ الْعَقَبَةِ النَّاجِحَةِ بُؤْبُؤِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَحَاءِ الرَّحْمَاتِ وَجِيْمِ
الدَّرَجَاتِ وَسِيْنِ السَّعَادَاتِ وَنُوْنِ الْعِنَايَاتِ وَكَمَالِ الْكُلِّيَّاتِ وَمَنْشَاءِ
الْأَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْأَبَدِيَّاتِ الْمَشْغُوْلِ بِكَ عَنِ الْأَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ
الطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ الْمَسْقِيِّ مِنْ أَسْرَارِ الْقُدْسِيَّاتِ الْعَالِمِ
بِالْمَاضِيْ وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ الْأَخْيَارِ وَأَصْحَابِهِ
الْأَبْرَارِ ∴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى
جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُوْرِ وَعَلَى اِسْمِهِ فِي الْأَسْمَاءِ وَعَلَى مَنْظَرِهِ
فِي الْمَنَاظِرِ وَعَلَى سَمْعِهِ فِي الْمَسَامِعِ وَعَلَى حَرَكَتِهِ فِي الْحَرَكَاتِ وَعَلَى سُكُوْنِهِ
فِي السَّكَنَاتِ وَعَلَى قُعُوْدِهِ فِي الْقُعُوْدَاتِ وَعَلَى قِيَامِهِ فِي الْقِيَامَاتِ وَعَلَى لِسَانِهِ
الْبَشَاشِ الْأَزَلِيِّ وَالْخَتْمِ الْأَبَدِيِّ صَلِّ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ ∴ اَللّٰهُمَّ ... عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

أعطيته، وكرمته، وفضلته، ونصرته، وأعنته، وقربته، وأدنيته

وسقيته، ومكنته، وملأته بعلمك الأنفس وبسطته بحبك

الأطوس وزينته بقولك الأقبس فخر الأفلاك وعذب الأخلاق

ونورك المبين وعبدك القديم وحبلك المتين وحصنك الحصين

وجلالك الحكيم وجمالك الكريم سيدنا ومولانا محمد وعلى آله

وأصحابه مصابيح الهدى وقناديل الوجود وكمال السعود المطهرين

من العيوب .·. اللهم صل وسلم عليه صلاة تحل بها العقد وتنفك

بها الكرب وترحما تزيل به العطب وتكريما تقضي به الأرب يارب

يا الله يا قيوم ياذا الجلال والإكرام نسألك ذلك من فضائل لطفك وغرائب

فضلك يا كريم يا رحيم .·. اللهم صل وسلم على عبدك ونبيك

ورسولك سيدنا ونبينا محمد النبي الأمي والرسول العربي وعلى آله

وأصحابه وأزواجه وذرياته وأهل بيته صلاة تكون لك رضاء ولحقه

أداء وآته الوسيلة والفضيلة والشرف والدرجة العالية الرفيعة

وابعثه المقام المحمود الذي وعدته يا أرحم الراحمين - اللهم

إنا نتوسل بك ونسألك ونتوجه إليك بكتابك العزيز ونبيك

الكريم سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وبشرفه المجيد

وبأبويه إبراهيم وإسماعيل وبصاحبيه أبي بكر وعمر وذي النورين

عثمان وآله فاطمة وعلي وولديهما الحسن وعميه حمزة والعباس

وزوجتيه خديجة وعائشة .·. اللهم صل وسلم عليه وعلى أبويه

إبراهيم وإسماعيل وعلى آل كل وصحب كل صلاة يترجمها لسان الأزل

في رياض الملكوت وعلى المقامات وبنيل الكرامات ورفع الدرجات و

ينعق بها لسان الأبد في حضيض الناسوت بغفران الذنوب

وكشف الكروب ودفع المهمات كما هو اللائق بإلهيتك وشأنك

الْعَظِيمِ وَكَمَا هُوَ اللَّائِقُ بِأَهْلِيَّتِهِمْ وَمَنْصِبِهِمُ الْكَرِيمِ بِخُصُوصِ خَصَائِصِ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، اَللّٰهُمَّ حَقِّقْنَا بِسَرَائِرِهِمْ فِي مَدَارِجِ مَعَارِفِهِمْ بِمَثُوبَةِ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَوْزُ بِالسَّعَادَةِ الْكُبْرَى بِمَوَدَّتِهِ الْقُرْبَى وَغَمِّنَا فِي عِزَّةِ الصَّمُودِ فِي مَقَامِهِ الْمَحْمُودِ وَتَحْتَ لِوَائِهِ الْمَعْقُودِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ عِرْفَانٍ مَعْرُوفِهِ الْمَوْرُودِ يَوْمَ لَا يُخْزِ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرُوزِ بِشَارَةٍ قُلْ تَسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ بِظُهُورِ بِشَارَةٍ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۞ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِجَلَالِ عِزَّتِكَ وَبِقُدْرَةِ سُلْطَانِكَ وَبِسُلْطَانِ قُدْرَتِكَ وَبِحُبِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَطِيعَةِ وَالْأَهْوَاءِ الرَّدِيئَةِ يَا ظَهِيرَ اللَّاجِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ أَجِرْنَا مِنَ الْخَوَاطِرِ النَّفْسَانِيَّةِ وَاحْفَظْنَا مِنَ الشَّهَوَاتِ الشَّيْطَانِيَّةِ وَطَهِّرْنَا مِنْ قَاذُورَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَصَفِّنَا بِصَفَاءِ الْمَحَبَّةِ الصِّدِّيقِيَّةِ مِنْ صَدَإِ الْغَفْلَةِ وَوَهْمِ الْجَهْلِ حَتَّى تَضْمَحِلَّ رُسُومُنَا بِفَنَاءِ الْأَنَانِيَّةِ وَمُبَايَنَةِ الطَّبِيعَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ فِي حَضْرَةِ الْجَمْعِ وَالتَّخْلِيَةِ وَالتَّحَلِّي بِالْأُلُوهِيَّةِ الْأَحَدِيَّةِ وَالتَّجَلِّي بِالْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّةِ فِي شُهُودِ الْوُحْدَانِيَّةِ حَيْثُ لَا حَيْثُ وَلَا أَيْنَ وَلَا كَيْفَ وَيَبْقَى الْكُلُّ لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَمَعَ اللّٰهِ غَرِقًا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ فِي بَحْرِ مِنَّةِ اللّٰهِ مَنْصُورِينَ بِسَيْفِ اللّٰهِ مَخْصُوصِينَ بِمَكَارِمِ اللّٰهِ مَلْحُوظِينَ بِعَيْنِ اللّٰهِ مَحْظُوظِينَ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ مَحْفُوظِينَ بِعِصْمَةِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ شَاغِلٍ يَشْغَلُ عَنِ اللّٰهِ وَخَاطِرٍ يَخْطُرُ فِي غَيْرِ اللّٰهِ يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۰۰ اَللّٰهُمَّ اشْغِلْنَا بِكَ وَهَبْ لَنَا هِبَةً لَا سَعَةَ فِيهَا لِغَيْرِكَ وَلَا مَدْخَلَ فِيهَا لِسِوَاكَ وَاسِعَةً بِالْعُلُومِ الْإِلٰهِيَّةِ وَالصِّفَاتِ

الرَّبَّانِيَّةِ وَالْاَخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَقَوِّ عَقَائِدَنَا بِحُسْنِ الظَّنِّ الْجَمِيْلِ وَحَقِّ الْيَقِيْنِ وَحَقِيْقَةِ التَّمْكِيْنِ وَسَدِّدْ اَحْوَالَنَا بِالتَّوْفِيْقِ وَالسَّعَادَةِ وَحُسْنِ الْيَقِيْنِ وَشُدَّ قَوَاعِدَنَا عَلٰى صِرَاطِ الْاِسْتِقَامَةِ وَقَوَاعِدِ الْعِزِّ الرَّصِيْنِ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَشَيِّدْ مَقَاصِدَنَا فِي الْمَجْدِ الْاَثِيْلِ عَلٰى ذِرْوَةِ الْكَرَامَةِ تَعْزَا لِسُمُوْاُولِي الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا بِاَلْطَافِ رَحْمَتِكَ مِنْ ضَلَالِ الْبُعْدِ وَاشْمَلْنَا بِنَفَحَاتِ عِنَايَتِكَ فِيْ مَصَارِعِ الْحُبِّ وَاَسْعِفْنَا بِاَنْوَارِ هِدَايَتِكَ فِيْ حَضَائِرِ الْقُرْبِ وَاَيِّدْنَا بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ نَصْرًا مُؤَزَّرًا بِالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ لَا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ يَا مُوْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ وَاَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا مَعَهٗ بِشَفَاعَتِهٖ وَضَمَانِهٖ وَرِعَايَتِهٖ مَعَ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِدَارِكَ دَارِ السَّلَامِ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَتْحِفْنَا بِمُشَاهَدَتِهٖ بِلَطِيْفِ مُنَازَلَتِهٖ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ اَكْرِمْنَا بِالنَّظَرِ

اِلٰی جَمَالِ سُبُحَاتِ وَجْهِكَ الْعَظِيْمِ وَاحْفَظْنَا بِكَرَامَتِهٖ بِالتَّكْرِيْمِ وَ الْتَبْجِيْلِ وَالتَّعْظِيْمِ وَاَكْرِمْنَا بِنُزُلِهٖ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ فِيْ رَوْضِ رِضْوَانٍ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا وَاُعْطِيْكُمْ مَفَاتِيْحَ الْغَيْبِ لِخَزَائِنِ السِّرِّ الْمَكْنُوْنِ فِيْ مَكْنُوْنِ جَنَّاتِ مَعَارِفِ صِفَاتِ الْمَعَانِيْ بِاَنْوَارِ ذَاتٍ عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُوْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ بِالْعِطَافِ رَافَةِ الرَّاْفَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مِنْ عَيْنِ عِنَايَتِهٖ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ فِيْ مَحَاسِنِ قُصُوْرِ ذَخَائِرِ سَرَائِرِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فِيْ مَنَصَّةِ مَحَاسِنِ خَوَاتِمِ دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ

یہ بڑا درود شریف سیدنا و مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ جو ان درودوں پر مشتمل ہے۔ جو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سلف صالحین سے منقول ہیں جو بے شمار فوائد کے حامل ہیں۔ صرف اتنا اشارہ ہی کافی ہے کہ درد شریف پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

۴۴ چوالیسواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى اٰلِ نَبِيِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلٰنَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا يَقَظَةً وَّمَنَامًا وَاجْعَلْهُ يَا رَبِّ

رُوْحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْوُجُوْہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ یَا عَظِیْمُ۔

یہ درود شریف سیدی عارف کبیر ولی شہیر بحر الشریعت والطریقت والحقیقت احمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو انہوں نے بلا واسطہ ایک مرتبہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھا ہے اور ایک دفعہ سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے حاصل کیا ہے۔ حضرت احمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور وہاں حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی موجود تھے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خضر کو فرمایا کہ وہ مجھے طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائیں۔ انہوں نے مجھے آپ کے سامنے یہ اوراد سکھائے۔ پھر آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خضر کو حکم دیا کہ اے خضر! انہیں تمام اذکار اور درود اور استغفار جن کا بڑا ثواب ہے سکھاؤ۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں آپ نے فرمایا وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا پڑھو اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الی آخر الصلوٰۃ العظیمہ یعنی یہی درود شریف پڑھایا۔ پھر آپ نے فرمایا پڑھو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَالذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ وَمِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا وَّخَطَأً ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا قَوْلًا وَّ فِعْلًا فِیْ جَمِیْعِ حَرَکَاتِیْ وَسَکَنَاتِیْ وَخَطَرَاتِیْ وَاَنْفَاسِیْ کُلِّھَا دَائِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہِ الْعِلْمُ وَاَحْصَاہُ الْکِتَابُ وَخَطَّہُ الْقَلَمُ وَعَدَدَ مَا اَوْجَدَتْہُ الْقُدْرَۃُ وَخَصَّصَتْہُ الْاِرَادَۃُ وَمِدَادَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ کَمَا یَنْبَغِیْ

لِجَلَالِ وَجْہِ رَبِّنَا وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی یہ بڑی استغفار ہے۔ ان کو حضر علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھا۔ اس کے بعد میں نے پڑھا۔ سیدی احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس سے بہت انوار حاصل ہوئے۔ (افضل الصلوٰۃ صـ ۱۷۱)

پینتالیسواں ۴۵ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاتَکَ الْقَدِیْمَۃَ الْاَزَلِیَّۃَ ∴ اَلدَّائِمَۃَ الْبَاقِیَۃَ الْاَبَدِیَّۃَ ∴ اَلَّتِیْ صَلَّیْتَھَا فِیْ حَضْرَۃِ عِلْمِکَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ اَنْزَلْتَہٗ بِمَلَائِکَتِکَ فِیْ حَضْرَۃِ کَلَامِکَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ∴ فَقُلْتَ بِاللِّسَانِ الْمُحَمَّدِیِّ الرَّحِیْمِ ∴ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ وَخَاطَبْتَنَا بِھَا مَعَ السَّلَامِ ∴ تَتْمِیْمًا لِلْاِکْرَامِ مِنْکَ لَنَا وَالْاِنْعَامِ ∴ فَقُلْتَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا فَقُلْتُ اُمْتِثَالًا لِاَمْرِکَ ∴ وَرَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدَکَ مِنْ اَجْرِکَ ∴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ∴ صَلَاۃً دَائِمَۃً بَاقِیَۃً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ∴ حَتّٰی نَجِدَھَا وِقَایَۃً لَنَا مِنْ نَارِ الْجَحِیْمِ ∴ وَمُوْصِلَۃً لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی دَارِ النَّعِیْمِ وَرُؤْیَۃِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ یَا عَظِیْمُ ∴

یہ درود شریف سیدنا و مولانا محقق و نحریر استاد اعظم شیخ عبدالغنی نابلسی صاحب تصانیف کثیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ نفعنا ببرکاتہ

چھیالیسواں ۴۶ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سُلَّمِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰھِیَّۃِ الْمَنْطُوِیَۃِ فِی الْحُرُوْفِ الْقُرْاٰنِیَّۃِ مَھْبَطِ الرَّقَائِقِ الرَّبَّانِیَّۃِ النَّازِلَۃِ فِی الْحَضْرَۃِ الْعَلِیَّۃِ

المفصلة في الأكوار بالنور المتجلية في لباب بواطن الحروف
القرآنية الصفاتية فهو النبي العظيم مركز حقائق الأنبياء
والمرسلين مفيض الأنوار الى حضراتهم من حضراته المخصوصة
الختمية شارب الرحيق المختوم من باطن باطن الكبرياء موصل
الخصوصيات الإلهيات الى أهل الاصطفاء مركز دائرة الأنبياء
والأولياء منزل النور بالنور المشاهد بالذات المكاشف بالصفات
العارف بظهور تجلي الذات في الأسماء والصفات العارف بظهور القرآن
الذاتي في الفرقان الصفاتي فمن ههنا ظهرت الوحدتان المتعاكستان
الحاديتان على الطرفين ∴ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد صاحب
اللطيفة القدسية المكسوة بالأكسية النورانية السارية في المراتب
الإلهية المتكملة بالأسماء والصفات الأزلية والمفيضة أنوارها
على الأرواح الملكوتية المتوجهة في الحقائق الحقية الثانية لظلمات
الأكوان العدمية المعنوية ∴ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد
الكاشف عن المسمى بالوحدة الذاتية ∴ اللهم صل وسلم على
سيدنا محمد جامع الإجمال الذاتي القرآني حاوي التفصيل الصفاتي الفرقاني
اللهم صل وسلم على سيدنا محمد صاحب الصورة المقدسة المنزلة
من سماء قدس غيب الهوية الباطنة الفاتحة بمفتاحها الإلهي
لأبواب الوجود القائم بها من مطلع ظهورها القديم الى ستواء
إظهارها للكلمات التامات ∴ اللهم صل وسلم على حقيقة الصلوات
وروح الكلمات قوام المعاني الذاتيات وحقيقة الحروف القدسيات
وصور الحقائق الفرقانية التفصيليات ∴ اللهم صل وسلم على سيدنا
محمد صاحب الجمعية البرزخية الكاشفة عن العالمين الهادية بها
إليها هداية قدسية لكل قطب منتسب الى صراطها الرباني المستقيم

فِی الْحَضْرَةِ الْاِلٰهِیَّةِ ۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُوْصِلِ الْاَرْوَاحِ بَعْدَ عَدَمِهَا اِلٰی نِهَایَاتِ الْوُجُوْدِ وَالنُّوْرِ ۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاسِطَةِ الْاَرْوَاحِ الْاَزَلِیَّةِ فِی الْمَدَارِجِ الظُّهُوْرِیَّةِ ۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَسَنَاتِ الْقُدُسِیَّةِ الْجَاذِبَةِ لِلْاَرْوَاحِ الْمَعْنَوِیَّةِ ۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَسَنَاتِ الْوُجُوْدِیَّةِ الذَّاهِبَةِ بِظُلُمَاتِ الطِّبَاعِ الْحِسِّیَّةِ وَالْمَعْنَوِیَّةِ ۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرِّ بُرُوْزِ الْمَعَانِی الرَّحْمَانِیَّةِ مِنْهَا خَرَجَتِ الْخُلَّةُ الْاِبْرَاهِیْمِیَّةُ وَمِنْهَا حَصَلَ النِّدَاءُ بِالْمَعَانِی الْقُدُسِیَّةِ لِلْحَقِیْقَةِ الْمُوْسَوِیَّةِ ۞ اَللّٰھُمَّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ جَعَلْتَ وُجُوْدَكَ الْبَاقِیَ عِوَضًا عَنْ وُجُوْدِهِ الْفَانِیْ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

(ھکذا فی الاصل بتقدیم اصحابہ علیٰ آلہ)

یہ درود شریف سیدی عبداللہ سقاف رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔
حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے گا تو سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ضامن ہوں گے۔ اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اور شفیع المذنبین اور محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ حاصل ہوگی۔ (افضل الصلوات صہ ۱۵۸)

سنتالیسواں درود شریف ۴۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نُوْرِكَ الْاَسْنٰی ۞ وَسِرِّكَ الْاَبْهٰی، وَحَبِیْبِكَ الْاَعْلٰی، وَصَفِیِّكَ الْاَزْكٰی، وَاسِطَةِ اَهْلِ الْحُبِّ، وَقِبْلَةِ اَهْلِ الْقُرْبِ رُوْحِ الْمَشَاهِدِ الْمَلَكُوْتِیَّةِ، وَلَوْحِ الْاَسْرَارِ الْقَیُّوْمِیَّةِ، تَرْجُمَانِ الْاَزَلِ وَالْاَبَدِ، لِسَانِ الْغَیْبِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِهٖ اَحَدٌ، صُوْرَةِ

الحقيقة الفردانية، وحقيقة الصورة المزينة بالأنوار الرحمانية، الإنسان الله المختص بالعبارة عنه، سر قابلية التهيء الإمكاني المتلقية منه ÷ أحمد من حمد وحمد عند ربه، محمد الباطن والظاهر بتفعيل التكميل الذاتي في مراتب قربه ÷ غاية طرفي الذروة النبوية المتصلة بالأول نظرا وإمدادا، بداية نقطة الانفعال الوجودي إرشادا وإسعادا، أمين الله على سر الألوهية المطلسم، وحفيظه على غيب اللاهوتية المكتم، من لا تدرك العقول الكاملة منه إلا مقدار ما تقوم عليها به حجته الباهرة، ولا تعرف النفوس العرشية من حقيقته إلا ما يتعرف لها به من لوامع أنواره الزاهرة، منتهى همم القدسيين وقد بدوا مما فوق عالم الطبائع مرمى أبصار الموحدين وقد طمحت لمشاهدة السر الجامع، من لا تجلى أشعة الله لقلب إلا من مرآة سره، وهي النور المطلق، ولا تتلى مزاميره على لسان إلا بـ … ذكره، وهو الوتر الشفعي المحقق، المحكوم بالجهل على كل من ادعى معرفة الله مجردة في نفس الأمر عن نفسه المحمدي، الفرع الحدثاني المترعرع في نمائه بما يمد به كل أصل أبدي، جني شجرة القدم، خلاصة نسختي الوجود والعدم، عبد الله ونعم العبد الذي به كمال الكمال وعابد الله بالله بلا حلول ولا اتحاد ولا اتصال ولا انفصال ÷ الداعي إلى الله على صراط مستقيم، نبي الأنبياء وممد الرسل عليه بالذات وعليهم منه أفضل الصلاة وأشرف التسليم، يا الله يا رحمن يا رحيم اللهم صل وسلم على جمال التجليات الاختصاصية وجلال التدليات الاصطفائية، الباطن بك في غيابات العز الأكبر، الظاهر بنورك في مشارق المجد الأفخر، عزيز الحضرة

الصَّمَدِيَّةِ، وَسُلْطَانِ الْمَمْلَكَةِ الْاَحَدِيَّةِ، عَبْدِكَ مِنْ حَيْثُ اَنْتَ كَمَا هُوَ عَبْدُكَ مِنْ حَيْثُ كَافَّةَ اَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ، مُسْتَوٰى تَجَلِّيْ عَظَمَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَحُكْمِكَ فِيْ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ مَنْ كَحَلَتْ بِنُوْرِ قُدْسِكَ مُقْلَتَهٗ فَرَاٰى ذَاتَكَ الْعَلِيَّةَ جِهَارًا، وَسَتَرَتْ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فِيْ بَاطِنِهٖ لَكَ اَسْرَارًا، وَفَلَقْتَ بِكَلِمَةِ خُصُوْصِيَّتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ بِحَارَ الْجَمْعِ، وَمَتَّعْتَ مِنْهُ بِمَعْرِفَتِكَ فَجَمَالِكَ وَخِطَابِكَ الْقَلْبَ وَالْبَصَرَ وَالسَّمْعَ، وَاَخَّرْتَ عَنْ مَقَامِهٖ تَاخِيْرًا ذَاتِيًّا كُلَّ اَحَدٍ، وَجَعَلْتَهٗ بِحُكْمِ اَحَدِيَّتِكَ وِتْرَ الْعَدَدِ، لِوَاءِ عِزَّتِكَ الْخَافِقِ، لِسَانِ حِكْمَتِكَ النَّاطِقِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ، وَشِيْعَتِهٖ وَوَارِثِيْهِ وَحِزْبِهٖ، يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى دَائِرَةِ الْاِحَاطَةِ الْعُظْمٰى وَمَرْكَزِ مُحِيْطِ الْفَلَكِ الْاَسْنٰى عَبْدِكَ الْمُخْتَصِّ مِنْ عُلُوْمِكَ بِمَا لَمْ تُهَيِّئْ لَهٗ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ سُلْطَانِ مَمَالِكِ الْعِزَّةِ بِكَ فِيْ كَافَّةِ بِلَادِكَ بَحْرِ اَنْوَارِكَ الَّذِيْ تَلَاطَمَتْ بِرِيَاحِ التَّعَيُّنِ الصَّمَدَانِيِّ اَمْوَاجُهٗ، قَائِدِ جَيْشِ النُّبُوَّةِ الَّذِيْ تَسَارَعَتْ بِكَ اِلَيْكَ اَفْوَاجُهٗ، خَلِيْفَتِكَ عَلٰى كَافَّةِ خَلِيْقَتِكَ اَمِيْنِكَ عَلٰى جَمِيْعِ بَرِيَّتِكَ، مَنْ غَايَةُ الْمَجْدِ الْمَجِيْدِ فِي الثَّنَاءِ عَلَيْهِ الْاِعْتِرَافُ بِالْعَجْزِ عَنِ اكْتِنَاهِ صِفَاتِهٖ، وَنِهَايَةُ الْبَلِيْغِ الْمُبَالِغِ اَنْ لَا يَصِلَ اِلٰى مُبَالِغِ الْحَمْدِ عَلٰى مَكَارِمِهٖ وَهِبَاتِهٖ، سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ كُلِّ مَنْ لَكَ عَلَيْهِ سِيَادَةٌ، مُحَمَّدِكَ الَّذِي اسْتَوْجَبَ مِنَ الْحَمْدِ بِكَ لَكَ اِصْدَارَهٗ وَاِيْرَادَهٗ، وَعَلٰى آلِهِ الْكِرَامِ، وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ، وَوُرَّاثِهِ الْفِخَامِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى،

یہ درود شریف بھی سیدی محمد ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔
اس کا پڑھنے والا دنیا اور یوم حشر کے مشکلات سے محفوظ رہے گا اور تمام گناہ بخشے

جائیں گے اور جمیع آفات و بلیات سے امن میں رہے گا۔ (افضل الصلوٰۃ صـ۲۳۶)

پڑھنے کا طریقہ اس درود شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ درود شریف پڑھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی کو سات دفعہ پڑھے، پھر سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھے اور سورت فاتحہ پڑھ کر درود شریف کے مؤلف کو اس کا ثواب ہدیہ کرے اور کہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (افضل الصلوات صـ۱۳۰)

اڑتالیسواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی هٰذِهِ النَّبَوِیَّةِ، الْهَادِیَةِ الْمُهْتَدِیَةِ الرُّسُلِیَّةِ بِجَمِیْعِ صَلَوَاتِكَ التَّامَّاتِ، صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ جَمِیْعَ الْعُلُوْمِ بِالْمَعْلُوْمَاتِ بَلْ صَلٰوةً لَّا نِهَایَةَ لَهَا فِیْ آمَادِهَا وَلَا انْقِطَاعَ لِاِمْدَادِهَا، وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ عَلٰی هٰذَا النَّبِیِّ یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْوُجُوْدِ وَاَنْتَ سَیِّدُ كُلِّ وَلَدٍ وَّمَوْلُوْدٍ، وَاَنْتَ الْجَوْهَرَةُ الْیَتِیْمَةُ الَّتِیْ دَارَتْ عَلَیْهَا اَصْنَافُ الْمُكَوَّنَاتِ، وَاَنْتَ النُّوْرُ الَّذِیْ مَلَأَ اِشْرَاقُهُ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ، بَرَكَاتُكَ لَا تُحْصٰی، وَمُعْجِزَاتُكَ لَا یَحُدُّ الْعَدَدُ تَسْتَقْصٰی الْاَحْجَارُ وَالْاَشْجَارُ سَلَّمَتْ عَلَیْكَ، وَالْحَیَوَانَاتُ الصَّامِتَةُ نَطَقَتْ بَیْنَ یَدَیْكَ، وَالْمَاءُ تَفَجَّرَ وَجَرٰی مِنْ بَیْنِ اُصْبُعَیْكَ، وَالْجِذْعُ عِنْدَ فِرَاقِكَ حَنَّ اِلَیْكَ، وَالْبِئْرُ الْمَالِحَةُ حَلَتْ بِتَفْلَةٍ مِّنْ بَیْنِ شَفَتَیْكَ بِبِعْثَتِكَ الْمُبَارَكَةِ اَمِنَّا الْمَسْخَ وَالْخَسْفَ وَالْعَذَابَ وَبِرَحْمَتِكَ الشَّامِلَةِ شَمِلَتْنَا الْاَلْطَافُ وَنَرْجُوْ رَفْعَ الْحِجَابِ یَا طَهُوْرُ یَا مُطَهِّرُ یَا

طاہر، یا اوّل یا آخر یا باطن یا ظاہر، شریعتک مقدسۃ
طاہرۃ، ومعجزاتک باہرۃ ظاہرۃ، انت الاوّل فی النظام ؛
والآخر فی الختام، والباطن بالاسرار، والظاہر بالانوار، انت
جامع الفضل، وخطیب الوصل، وامام اہل الکمال، وصاحب الجمال
والجلال، والمخصوص بالشفاعۃ العظمٰی، والمقام المحمود العلی الاسنٰی
وبلواء الحمد المعقود، والکرم والفتوّۃ والجود، فیا سیدًا ساد الانبیاء
ویا سندًا استند الیہ العباد، عبید مولویتک العصاۃ، یتوسلون
بک فی غفران السیئات، وستر العورات وقضاء الحاجات، فی ھذہ
الدنیا وعند انقضاء الاجل وبعد الممات، یا ربّنا بجاھہ عندک
تقبّل منّا الدعوات، وارفع لنا الدرجات، واقض عنّا التبعات ؛
واسکنّا اعلی الجنّات، وابحنا النظر الی وجھک الکریم فی حضرات
المشاھدات ؛ واجعلنا معہ مع الذین انعمت علیہم من النبیین
والصدیقین اہل المعجزات وارباب الکرمات، وھب لنا العفو
والعافیۃ مع اللطف فی القضاء آمین یا ربّ العالمین ؛ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ، ما اکرمک علی اللہ الصلاۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ، ما خاب من توسل بک الی اللہ، الصلاۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ، الاملاک تشفعت بک عند اللہ، الصلاۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ، الانبیاء والرسل محمد و دون من مددک الذی
خصصت بہ من اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الاولیاء
انت الذی والیتھم فی عالم الغیب والشھادۃ حتی تولاھم اللہ،
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، من سلک فی محجتک وقام
بحجتک ایدہ اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ؛
المخذول من اعرض عن الاقتداء بک ابی واللہ، الصلوٰۃ والسلام

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَتٰى لِبَابِكَ مُتَوَسِّلًا قَبِلَهُ اللّٰهُ:
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ حَطَّ رَحْلَ ذُنُوْبِهٖ فِيْ عَتَبَاتِكَ
غَفَرَلَهُ اللّٰهُ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ لَاذَ بِجَنَابِكَ
وَعَلِقَ بِاَذْيَالِ جَاهِكَ اَعَزَّهُ اللّٰهُ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ،
مَنْ اَمَّلَكَ وَاَمَّلَكَ لَمْ يَخِبْ مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَّلْنَا لِشَفَاعَتِكَ وَجِوَارِكَ عِنْدَ اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تَوَسَّلْنَا بِكَ فِي الْقَبُوْلِ عَسٰى وَلَعَلَّ نَكُوْنُ
مِمَّنْ تَوَلَّاهُ اللّٰهُ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِكَ نَرْجُوْ
بُلُوْغَ الْاَمَلِ وَلَا نَخَافُ الْعَطَشَ حَاشَا وَاللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مُحِبُّوْكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَاقِفُوْنَ بِبَابِكَ يَا اَكْرَمَ خَلْقِ
اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَسِيْلَتَنَا اِلَى اللّٰهِ، تَصَدَّنَاكَ وَقَدْ
فَارَقْنَا سِوَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ:
اَلْعَرَبُ يَحْمُوْنَ النَّزِيْلَ وَيُجِيْرُوْنَ الدَّخِيْلَ وَاَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ نَزَلْنَا
بِحَيِّكَ وَاسْتَجَرْنَا بِجَنَابِكَ وَاَقْسَمْنَا بِجَاهِكَ عَلَى اللّٰهِ اَنْتَ الْغِيَاثُ
وَاَنْتَ الْمَلَاذُ فَاَغِثْنَا بِجَاهِكَ الْوَجِيْهِ الَّذِيْ لَا يَرُدُّهُ اللّٰهُ، اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ،
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
مَادَامَتْ دَيْمُوْمِيَّةُ اللّٰهِ، صَلَاةً وَسَلَامًا تَرْضَاهُمَا وَتَرْضٰى بِهِمَا عَنَّا
يَاسَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا اللّٰهُ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى سَائِرِ الْمَلٰئِكَةِ اَجْمَعِيْنَ، اَللّٰهُمَّ وَارْضَ عَنْ ضَجِيْعَيْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَعَنْ بَقِیَّةِ
الصَّحَابَةِ اَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلیٰ یَوْمِ الدِّیْنِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ تین مرتبہ پڑھے
وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ آمِیْنَ

یہ درود شریف سیدنا عارف باللہ حضرت ابو المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مؤلف نے اس درود شریف کو اس لئے تالیف فرمایا تاکہ روضہ اطہر کے زائرین وقت زیارت پڑھیں۔ مگر ہر مسلمان ہر وقت اور ہر مکان میں جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے اور قاری کو چاہیئے کہ پڑھنے وقت یہ خیال کرے کہ میں سلطان دارین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کو خطاب کر کے پڑھ رہا ہوں (اور سرکار میرا درود شریف سن رہے ہیں) جیسا کہ نماز میں نمازی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پڑھ کر سرکار کو حاضر سمجھتا ہے کہ آپ میرے سلام کو سن رہے ہیں۔

مؤلف درود ہٰذا کی شخصیت

حضرت شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ محمد ابو لمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ علماء و فضلاء میں سے ہیں اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، اور بکثرت خواب میں زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوتے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں نے دربار رسالت میں عرض کیا کہ مجھے جو آپ کی زیارت باسعادت ہوتی ہے۔ لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس پر یقین نہ کرے گا یا اس میں تمہاری تکذیب کرے گا تو اس کی موت یہودیت یا نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں جامع ازہر کی چھت پر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ

نے اپنا دست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے! غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سُنا جو فرماتا ہے وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا (ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو) اور (یہ اس وقت فرمایا جبکہ میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کر رہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورت اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دو جس کی غیبت کی گئی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ خواب میں اپنے آقا و مولا اور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سوتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پانچ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پانچ مرتبہ پڑھ کر اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِیْ وَجْہَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَّمَآلًا پڑھو تو میں تمہارے پاس تشریف لاؤں گا، اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں کی سفارش کرو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس عمل کی بدولت مجھے یہ اکرام حاصل ہوا ہے۔ فرمایا یہ اعزاز تجھے اس درود شریف کی برکت سے حاصل ہوا جس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے درود شریف جلدی میں پڑھا تاکہ اپنے ورد کو جو ایک ہزار تھا پورا کروں۔ تو امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ترتیل اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہو تو جلدی میں کوئی حرج نہیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے جو ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طرح تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے۔ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول اور آخر میں درود شریف تامہ پڑھ لیا کرو اگرچہ ایک بار ہی پڑھو اور فرمایا کہ صلوٰۃ تامہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا
کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ،

سیدی محمد ابوالمواہب شاذلی مؤلف درود ہٰذا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص سے جھگڑا ہوگیا۔

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر ۔۔۔ وانہ خیر خلق اللّٰہ کلھم

کہنے لگا کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام مخلوق پر افضلیت پر کوئی دلیل نہیں۔ میں نے کہا کہ حضور رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب مخلوق پر افضیلت کے متعلق امت کا اجماع ہے۔ مگر اس نے نہ مانا میں نے اپنے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیہ والتسلیم کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ جامع ازہر کے منبر کے پاس دیکھا آپ نے مجھے دیکھ کر مرحبا بحبیبنا فرمایا پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقعہ کے متعلق علم ہے۔ سب نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ! پھر خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بدبخت کا زعم ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں۔ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یعنی آپ ہی سب سے افضل ہیں۔ فرمایا فلاں بدبخت کا عقیدہ ہے کہ میری افضیلت پر اجماع منعقد نہیں ہوا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ معتزلہ کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قادح نہیں۔ ساتھ ہی فرمایا کہ وہ بدبخت اول تو زندہ نہ رہے گا۔ اگر زندہ رہا بھی تو ذلت ورسوائی کی زندگی گزاریگا۔

حضرت مؤلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو دربار رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! کیا امام بوصیری (رحمۃ اللہ علیہ) کے اس مصرعہ فمبلغ العلم فیہ انہ بشر کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص آپ کی حقیقت سے ناآشنا ہے اس کا آپ کے

متعلق انتہائی علم یہ ہے کہ آپ بشر ہیں ورنہ آپ کا روح قدسی اور قالب نبوی اس سے وراء ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے تو نے صحیح مطلب سمجھا ہے اور فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اپنا وہ منہ آگے کرو جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو اور ہزار بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ نے میرے منہ پر بوسہ دیا، اور فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وقت زیارت میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جو نیاز مند آپ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ کیا یہ اس شخص کے لیے ہے جو حضور قلب سے پڑھے۔ فرمایا نہیں بلکہ ہر درود خواں کے لیے ہے۔ البتہ جو بلا حضور قلب سے پڑھے تو اس کے لیے پہاڑوں کے مانند فرشتے یعنی بہت فرشتے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حق میں طلب مغفرت کرتے ہیں۔ اور جو حضور قلب سے پڑھتا ہے کہ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا۔

محمد بشر لا کالبشر ؛ بل ھو یاقوت بین الحجر

پھر میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری اور ان لوگوں کی جنہوں نے تمہارے ساتھ اس شعر کو پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے۔ اس کے بعد وقت وصال تک اس شعر کو ہر محفل میں آپ پڑھتے رہے۔ الحمد للہ رب العالمین،

حضرت مؤلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں ہوں (بلکہ زندہ ہوں) میری موت کا مطلب ان لوگوں کے لیے جو دانش مند نہیں ہیں محض پردہ پوشی ہے مگر جو دانش مند ہیں میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں۔ نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ بات بڑے وثوق سے پہنچی

ہے کہ قیامت کے روز ایک شخص کو جس کا نام محمد ہوگا۔ دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ تجھے میری نافرمانی کرتے وقت شرم نہیں آئی۔ لیکن مجھے تجھ کو عذاب دینے سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ تیرا نام میرے حبیب کے نام پر ہے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ

(افضل الصلوات ص ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷)

فائدہ :۔ یہ ہیں ان بزرگوں کے عقیدے جن کو زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ برخلاف اس پر فتن زمانہ کے مولوی جو سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مردہ اور اپنی مثل بشر اور بڑا بھائی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔ یارب العالمین، بحرمت سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انچاسواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِنْهُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ، وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَائِقَ، وَلَهٗ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَّلَا لَاحِقٌ، فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ مُوْنِقَةٌ، وَحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ اَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ، وَلَا شَيْءَ اِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ، اِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ، صَلٰوةً تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ، وَحِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ۔

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهٖ، وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهٖ، وَعَرِّفْنِيْ اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ، وَاَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ، وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى سَبِيْلِهٖ اِلٰى حَضْرَتِكَ، حَمْلًا مَحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ، وَاقْذِفْ بِيْ عَلَى الْبَاطِلِ فَاَدْمَغَهٗ، وَزُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الْاَحَدِيَّةِ وَانْشُلْنِيْ مِنْ اَوْحَالِ

التَّوْحِيْدِ وَاَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَتِ حَتّٰى لَا اَرٰى وَلَا اَسْمَعُ وَلَا اَجِدُ اُحِسُّ اِلَّا بِهَا وَاجْعَلِ الْحِجَابَ الْاَعْظَمَ حَيَاةَ رُوْحِيْ وَرُوْحَهٗ سِرَّ حَقِيْقَتِيْ وَحَقِيْقَتَهٗ جَامِعَ عَوَالِمِيْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الْاَوَّلِ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اسْمَعْ نِدَائِيْ بِمَا سَمِعْتَ نِدَاءَ عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَانْصُرْنِيْ بِكَ لَكَ وَاَيِّدْنِيْ بِكَ لَكَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ غَيْرِكَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ،

یہ درود شریف حضرت عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اپنے وقت کے امام قطب اور عارف باللہ تھے۔

پڑھنے کا طریقہ اور فائدہ اس درود شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد ایک ایک بار پڑھا جائے اور بعض روایت میں نماز صبح و شام اور عشاء کے بعد تین تین بار پڑھنا بھی آیا ہے اس کے پڑھنے سے اسرار و انوار کی اتنی بارش ہوگی کہ جس کی حقیقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اور اللہ جل شانہٗ کی طرف مدد اور فتح حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ اسے تمام آفات و بلیات اور امراض ظاہرہ اور باطنہ سے محفوظ فرمائے گا۔ اور دشمن پر نصرت اور تائید الٰہی حاصل ہوگی۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۱۳)

۵۰
پچاسواں درود شریف

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ عَدَدَ خَلْقِكَ

وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ؞

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَفْضَلَ صَلَاةٍ عَلٰى اَفْضَلِ مَخْلُوْقَاتِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ؞

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاَجْرِ لُطْفَكَ فِيْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ؞

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَعَدَدَ مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ؞

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اِسْمِهٖ فِي الْاَسْمَاءِ ؞

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَلَامَةِ وَالْغَمَامَةِ ؞

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ هُوَ اَبْهٰى مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ؞

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الَّذِيْ جَمَعْتَ بِهٖ شَتَاتَ النُّفُوْسِ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ جَلَيْتَ بِهٖ ظَلَامَ الْقُلُوْبِ وَحَبِيْبِكَ الَّذِيْ اخْتَرْتَهٗ عَلٰى كُلِّ حَبِيْبٍ ؞

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِيْ جَاءَ بِالْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَاَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ؞

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمَلِیْحِ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْاَعْلٰی وَالِلّسَانِ الْفَصِیْحِ ؞

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ لِشَرَفِ نُبُوَّتِہٖ وَلِعَظِیْمِ قَدْرِہِ الْعَظِیْمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ الْمُطَاعِ الْاَمِیْنِ ؞

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْحَبِیْبِ وَعَلٰی اَبِیْہِ اِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلِ وَعَلٰی اَخِیْہِ مُوْسَی الْکَلِیْمِ وَعَلٰی رُوْحِ اللّٰہِ عِیْسَی الْاَمِیْنِ وَعَلٰی دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَاٰلِہِمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِھِمُ الْغَافِلُوْنَ ؞

(۱۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی عَیْنِ الْعِنَایَۃِ وَزَیْنِ الْقِیَامَۃِ وَکَنْزِ الْھِدَایَۃِ وَطِرَازِ الْحُلَّۃِ وَعَرُوْسِ الْمَمْلَکَۃِ وَلِسَانِ الْحُجَّۃِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّۃِ وَاِمَامِ الْحَضْرَۃِ وَنَبِیِّ الرَّحْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّ اِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلِ وَعَلٰی اَخِیْہِ مُوْسَی الْکَلِیْمِ وَعَلٰی رُوْحِ اللّٰہِ عِیْسَی الْاَمِیْنِ وَعَلٰی دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعَلٰی اٰلِہِمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِھِمُ الْغَافِلُوْنَ ؞

یہ درود شریف حضرت مولٰنا شیخ نور الدین شونی رحمۃ اللہ علیہ کا جو تیرہ صیغوں سے مرکب ہے۔ آپ نے اسے جامع ازہر میں مرتب فرمایا تھا جو آپ کی زندگی ہی میں اور وصالِ شریف کے بعد اطراف مصر میں مشہور ہو گیا۔ اس درود شریف کے من جملہ صیغوں میں ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ؞ علامہ شیخ عبد المعطی سملاوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے جبریل علیہ السلام سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا

یارسول اللہ! اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت قلمیں بن جائیں تو حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نیکیاں نہیں لکھی جاسکتیں تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نیکیاں کتنی ہیں تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ عمر ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی تمام نیکیاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نیکی کے برابر ہے۔

صدیق و فاروق سرکار مدینہ تک پہنچنے کیلئے واسطہ ہیں

واضح مسئلہ ہے کہ بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے کیلئے سید الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسطہ عظمیٰ ہیں۔ اسی طرح بارگاہِ مصطفوی تک پہنچنے کے حضرت ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما واسطہ ہیں۔ لہٰذا جب ہمیں بارگاہِ رسالت میں کوئی حاجت ہو تو ہم اپنی حاجت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دربار میں پیش کریں تو یہ حضرات اسے بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں گے۔ وہ حاجت بہت جلد پوری ہو جائے گی اور ہمیں چاہیئے کہ اپنی کوئی حاجت سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغیر واسطہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما طلب نہ کریں۔ یہی ادب ہے۔ پھر یہ خیال بھی نہ کرنا چاہیئے کہ اتنی دور وہ حضرات ہماری آواز کس طرح سن سکیں گے کیونکہ وہ تو تمام اہل طریقت سے اعظم مقام پر ہیں۔ حالانکہ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ پیر طریقت صحیح معنوں میں وہ ہوتا ہے جو اپنے مرید کی آواز کو سن لے اگرچہ اُن کے درمیان ہزار سال کی مسافت ہو۔ الحمد للہ رب العالمین۔

(افضل الصلوات ص ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱)

۵۱

اکاونواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ جَدِّدْ وَجَرِّدْ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ مِنْ صَلَوٰتِکَ التَّامَّاتِ ٭ وَتَحِیَّاتِکَ الزَّاکِیَاتِ ٭ وَرِضْوَانِکَ الْاَکْبَرِ الْاَتَمِّ الْاَدْوَمِ

اِلٰی اَکْمَلِ عَبْدٍ لَّکَ فِیْ ھٰذَا الْعَالَمِ ؞ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ ؞ اَلَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لَکَ ظِلًّا ؞ وَلِحَوَائِجِ خَلْقِکَ قِبْلَۃً وَّمَحَلًّا ؞ وَاصْطَفَیْتَہٗ لِنَفْسِکَ وَاَقَمْتَہٗ بِحُجَّتِکَ وَاَظْھَرْتَہٗ بِصُوْرَتِکَ ؞ وَاخْتَرْتَہٗ مُسْتَوًی لِتَجَلِّیْکَ وَمَنْزِلًا لِتَنْفِیْذِ اَوَامِرِکَ وَنَوَاھِیْکَ ؞ فِیْ اَرْضِکَ وَسَمٰوَاتِکَ ؞ وَوَاسِطَۃً بَیْنَکَ وَبَیْنَ مُکَوَّنَاتِکَ ؞ وَبَلِّغْ سَلَامَ عَبْدِکَ ھٰذَا اِلَیْہِ فَعَلَیْہِ مِنْکَ الْاٰنَ عَنْ عَبْدِکَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمِ وَاَزْکَی التَّحِیَّاتِ اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْہُ بِیْ لِیَذْکُرَنِیْ عِنْدَکَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ اَنَّہٗ نَافِعٌ لِّیْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا عَلٰی قَدْرِ مَعْرِفَتِہٖ بِکَ وَمَکَانَتِہٖ لَدَیْکَ لَا عَلٰی مِقْدَارِ عِلْمِیْ وَمُنْتَھٰی فَھْمِیْ اِنَّکَ بِکُلِّ فَضْلٍ جَدِیْرٌ وَعَلٰی مَا تَشَاءُ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؞

یہ درود شریف جامع منقول و معقول استاد اعظم شیخ فخر الدین رازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر کا ہے۔ اس درود کے پڑھنے میں بڑے فضائل اور بہت زیادہ ثواب ہے۔

پڑھنے کا طریقہ یہ درود شریف پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھے۔ اور اس کا ثواب بارگاہِ رسالت اور بزرگانِ دین کو ہدیہ کرے۔

(افضل الصلوات صد ۹۷-۹۸)

باونواں^۵۲ درود شریف

اَللّٰھُمَّ اَفْضَلُ صِلَۃِ صَلَوَاتِکَ ؞ وَسَلَامَۃُ تَسْلِیْمَاتِکَ ؞ عَلٰی اَوَّلِ التَّعَیُّنَاتِ الْمُفَاضَۃِ مِنَ الْعَلْمَاءِ الرَّبَّانِیِّ ؞ وَاٰخِرِ التَّنَزُّلَاتِ الْمُضَافَۃِ اِلَی النَّوْعِ الْاِنْسَانِیِّ ؞ اَلْمُھَاجِرِ مِنْ مَّکَّۃَ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْءٌ ثَانٍ ؞ اِلَی مَدِیْنَۃِ وَھُوَ الْاٰنَ عَلٰی مَا عَلَیْہِ کَانَ ؞

مُحصِی عوالِمِ الحضراتِ الالٰہیّۃِ الخمسِ فی وجودِہٖ وکُلَّ شئٍ اَحصَینٰاہُ فی اِمامٍ مُبینٍ ؞ وراحِمِ سائلی اِستعدادا تِہا بندا ءِ وجودِہٖ وَمٰا اَرسلنٰاکَ اِلّا رحمۃً لِلعٰلَمینَ ؞ نُقطۃِ البسملۃِ الجامِعۃِ لِما یکونُ ولِما کانَ ؞ ونُقطۃِ الامرِ الجوّالۃِ بِدوائرِ الاکوانِ ؞ وسِرِّ الہُویّۃِ الّتی فی کُلِّ شئٍ ساریۃٌ ؞ وعَن کُلِّ شئٍ مُجرّدۃٌ وَعاریۃٌ ؞ وعَن کُلِّ شئٍ مُجرّدۃٌ وعاریۃٌ ؞ اَمینِ اللّٰہِ علیٰ خزائنِ الفواضلِ ومُستودعِہا ؞ ومُقسِّمِہا علیٰ حسبِ القوابِلِ وموزِّعِہا ؞ کلمۃِ الاسمِ الاعظمِ ؞ وفاتحۃِ الکنزِ المُطلسمِ المظہرِ الاتمِّ الجامعِ بینَ العبودیّۃِ والرّبوبیّۃِ ؞ والنّشءِ الاعمِّ الشّامِلِ لِلامکانیّۃِ والوجوبیّۃِ الطّودِ الاشمِّ الّذی لم یُزحزِحہ تجلّی التّعیّناتِ عن مقامِ التّمکینِ ؞ والبحرِ الخِضمِّ الّذی لم تُعکِّرہُ جِیَفُ الغفلاتِ عن صفاءِ الیقینِ ؞ القلمِ النّورانیِّ الجاری بِمدادِ الحروفِ العالیاتِ ؞ والنّفسِ الرّحمانیِّ السّاری بِموادِّ الکلماتِ التّامّاتِ ؞ الفیضِ الاقدسِ الذّاتیِّ الّذی تعیّنت بہٖ الاعیانُ واستعداداتُہا ؞ والفیضِ المُقدّسِ الصّفاتیِّ الّذی تکوّنت بہٖ الاکوانُ واستِمداداتُہا ؞ مَطلعِ شمسِ الذّاتِ فی سماءِ الاسماءِ والصّفاتِ ؞ منبعِ نُورِ الافاضاتِ فی ریاضِ النِّسبِ والاضافاتِ ؞ خطِّ الوحدۃِ بینَ قوسی الاحدیّۃِ والواحدیّۃِ ؞ وواسطۃِ التّنزُّلِ مِن سماءِ الازلیّۃِ اِلی ارضِ الابدیّۃِ ؞ النُّسخۃِ الصُّغریٰ الّتی تفرّعت عنہا الکُبریٰ ؞ والدُّرّۃِ البیضا الّتی تنزّلت اِلی الیاقوتۃِ الحمرا ؞ جوہرۃِ الحوادثِ الامکانیّۃِ الّتی لا تخلو عنِ الحرکۃِ والسُّکونِ ؞ ومادّۃِ الکلمۃِ الفہوانیّۃِ الطّالعۃِ مِن کنِ

کُنْ اِلٰی شَہَادَۃِ فَیَکُوْنُ ۞ ھَیُوْلٰی الصُّوَرِ الَّتِیْ لَا تَتَجَلّٰی بِاِحْدَاھَا
مَرَّۃً لِاثْنَیْنِ ۞ وَلَا بِصُوْرَۃٍ مِنْھَا لِاَحَدٍ مَرَّتَیْنِ ۞ قُرْآنِ الْجَمْعِ
الشَّامِلِ لِلْمُمْتَنِعِ وَالْعَدِیْمِ ۞ وَفُرْقَانِ الْفَرْقِ الْفَاصِلِ بَیْنَ
الْحَادِثِ وَالْقَدِیْمِ ۞ صَائِمِ نَہَارٍ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ۞ وَقَائِمِ
لَیْلِ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ۞ وَاسِطَۃِ مَا بَیْنَ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ
مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ ۞ وَرَابِطَۃِ تَعَلُّقِ الْحُدُوْثِ بِالْقِدَمِ بَیْنَھُمَا
بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ ۞ نُذْنُکَۃِ دَفْتَرِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ۞ وَمَرْکَزِ
اِحَاطَۃِ الْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ ۞ حَبِیْبِکَ الَّذِیْ اسْتَجْلَیْتَ بِہٖ جَمَالَ
ذَاتِکَ عَلٰی مَنَصَّۃِ تَجَلِّیَاتِکَ ۞ وَنَصَبْتَہٗ قِبْلَۃً لِتَوَجُّھَاتِکَ فِیْ جَامِعِ
تَجَلِّیَاتِکَ ۞ وَخَلَعْتَ عَلَیْہِ خِلْعَۃَ الصِّفَاتِ وَالْاَسْمَا ۞ وَتَوَّجْتَہٗ
بِتَاجِ الْخِلَافَۃِ الْعُظْمٰی ۞ وَاَسْرَیْتَ بِجَسَدِہٖ یَقْظَۃً مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ۞ حَتَّی انْتَھٰی اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی ۞
وَتَرَقّٰی اِلٰی قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۞ فَانْسَرَّ فُؤَادُہٗ بِشُھُوْدِکَ
حَیْثُ لَا صَبَاحَ وَلَا مَسَا ۞ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۞ وَقَرَّ بَصَرُہٗ
بِوُجُوْدِکَ حَیْثُ لَا خَلَاءَ وَلَا مَلَاءَ ۞ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۞
صَلِّ اللّٰھُمَّ عَلَیْہِ صَلٰوۃً یَصِلُ بِھَا فَرْعِیْ اِلٰی اَصْلِیْ ۞ وَبَعْضِیْ اِلٰی
کُلِّیْ ۞ لِتَتَّحِدَ ذَاتِیْ بِذَاتِہٖ ۞ وَصِفَاتِیْ بِصِفَاتِہٖ ۞ وَتَقَرَّ الْعَیْنُ
بِالْعَیْنِ ۞ وَیَفِرَّ الْبَیْنُ مِنَ الْبَیْنِ ۞ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ سَلَامًا اَسْلَمُ
بِہٖ فِیْ مُتَابَعَتِہٖ مِنَ التَّخَلُّفِ ۞ وَاَسْلَمُ فِیْ طَرِیْقِ شَرِیْعَتِہٖ مِنَ
التَّعَسُّفِ ۞ لِاَفْتَحَ بَابَ مَحَبَّتِکَ اِیَّایَ بِمِفْتَاحِ مُتَابَعَتِہٖ ۞ وَاُشْھِدَکَ
فِیْ حَوَاسِیْ وَاَعْضَایَ مِنْ مِشْکَاۃِ شَرْعِہٖ وَطَاعَتِہٖ ۞
وَاَدْخُلَ وَرَاءَہٗ اِلٰی حِصْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۞ وَفِیْ اَثَرِہٖ اِلٰی خَلْوَۃِ
لِیْ وَقْتٌ مَعَ اللّٰہِ ۞ اِذْ ھُوَ بَابُکَ الَّذِیْ مَنْ لَمْ یَقْصِدْکَ مِنْہُ

سُدَّتْ عَلَيْهِ الطُّرُقُ وَالْاَبْوَابُ ؞ وَرُدَّ بِعَصَا الْاَدَبِ اِلٰى اِصْطَبْلِ الدَّوَابِّ ؞ اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ يَامَنْ لَيْسَ حِجَابُهٗ اِلَّا النُّوْرَ ؞ وَلَا خَفَاؤُهٗ اِلَّا شِدَّةَ الظُّهُوْرِ اَسْئَلُكَ بِكَ فِيْ مَرْتَبَةِ اِطْلَاقِكَ عَنْ كُلِّ تَقْيِيْدٍ ؞ اَلَّتِيْ تَفْعَلُ فِيْهَا مَا تَشَاءُ وَتُرِيْدُ ؞ وَبِكَشْفِكَ عَنْ ذَاتِكَ بِالْعِلْمِ النُّوْرِيِّ ؞ وَتَحَوُّلِكَ فِيْ صُوَرِ اَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ بِالْوُجُوْدِ الصُّوْرِيِّ ؞ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكْحَلُ بِهَا بَصِيْرَتِيْ بِالنُّوْرِ الْمَرْشُوْشِ فِي الْاَزَلِ ؞ لِاَشْهَدَ فَنَاءَ مَالَمْ يَكُنْ وَبَقَاءَ مَا لَمْ يَزَلْ ؞ وَاَرَى الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ فِيْ اَصْلِهَا مَعْدُوْمَةً مَفْقُوْدَةً ؞ وَكَوْنَهَا لَمْ تَشَمَّ رَائِحَةَ الْوُجُوْدِ فَضْلًا عَنْ كَوْنِهَا مَوْجُوْدَةً ؞ وَاَخْرِجْنِيْ اَللّٰهُمَّ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ مِنْ ظُلْمَةِ اَنَانِيَّتِيْ اِلَى النُّوْرِ ؞ وَمِنْ قَبْرِ جُثْمَانِيَّتِيْ اِلٰى جَمْعِ الْحَشْرِ وَفَرْقِ النُّشُوْرِ ؞ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَمَاءِ تَوْحِيْدِكَ اِيَّاكَ ؞ مَا تُطَهِّرُنِيْ بِهٖ مِنْ رِجْسِ الشِّرْكِ وَالْاِشْرَاكِ ؞ وَاَنْعِشْنِيْ بِالْمَوْتَةِ الْاُوْلٰى وَالْوِلَادَةِ الثَّانِيَةِ ؞ وَاَحْيِنِيْ بِالْحَيَاةِ الْبَاقِيَةِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ ؞ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا اَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ ؞ وَاَرٰى بِهٖ وَجْهَكَ اَيْنَمَا تَوَلَّيْتُ بِدُوْنِ اشْتِبَاهٍ وَلَا اِلْتِبَاسٍ ؞ نَاظِرًا بِعَيْنَيِ الْجَمْعِ وَالْفَرْقِ ؞ فَاصِلًا بِحُكْمِ الْقَطْعِ بَيْنَ الْبَاطِلِ وَالْحَقِّ ؞ دَالًّا بِكَ عَلَيْكَ وَهَادِيًا بِاِذْنِكَ اِلَيْكَ ؞ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (تین مرتبہ) صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَتَقَبَّلُ بِهَا دُعَائِيْ ؞ وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِيْ ؞ وَعَلٰى اٰلِهٖ اٰلِ الشُّهُوْدِ وَالْعِرْفَانِ ؞ وَاَصْحَابِهٖ اَصْحَابِ الذَّوْقِ وَالْوِجْدَانِ مَا انْتَشَرَتْ طُرَّةُ لَيْلِ الْكِيَانِ ؞ وَاَسْفَرَتْ غُرَّةُ جَبِيْنِ الْعِيَانِ اٰمِيْنَ (تین مرتبہ) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؞

یہ درود شریف سیدنا و مولٰنا امام العارفین خاتم الاولیاء محققین شیخ

اکبر سیدی محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ سیدنا شیخ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا ہر وقت میں پڑھنا مفید ہے خاص کر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن۔ پڑھنے والے کو بہت اسرار اور عجائبات حاصل ہوں گے۔

فائدہ: حضرت مولانا شیخ عبدالغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مؤلف کے قول کَلِمَۃِ الْاِسْمِ الْاَعْظَمِ ۔:۔ وَفَاتِحَۃِ الْکَنْزِ الْمُطَلْسَمِ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا لَمْ اُعْرَفْ فَخَلَقْتُ خَلْقًا وَتَعَرَّفْتُ اِلَیْہِمْ فَبِیْ عَرَفُوْنِیْ ۔:۔ قول اللہ تعالیٰ کا فبی کے ابجد کے اعتبار سے ۹۲ عدد بنتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹۲ عدد ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قول فَبِیْ عَرَفُوْنِیْ کا معنی یہ ہوا فَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَفُوْنِیْ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے لوگوں نے مجھے پہچان لیا۔

۵۳
تریپنواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْمَلِ مَخْلُوْقَاتِکَ ۔:۔ وَسَیِّدِ اَھْلِ اَرْضِکَ وَاَھْلِ سَمٰوَاتِکَ ۔:۔ اَلنُّوْرِ الْاَعْظَمِ وَالْکَنْزِ الْمُطَلْسَمِ ۔:۔ وَالْجَوْھَرِ الْفَرْدِ ۔:۔ وَالسِّرِّ الْمُمْتَدِّ ۔:۔ اَلَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ مِثْلٌ مَنْطُوْقٌ ۔:۔ وَلَا شِبْہٌ مَخْلُوْقٌ وَارْضَ عَنْ خَلِیْفَتِہٖ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ ۔:۔ مِنْ جِنْسِ عَالَمِ الْاِنْسَانِ ۔:۔ اَلرُّوْحِ الْمُتَجَسِّدِ ۔:۔ وَالْفَرْدِ الْمُتَعَدِّدِ ۔:۔ حُجَّۃِ اللّٰہِ فِی الْاَقْضِیَۃِ ۔:۔ وَعُمْدَۃِ اللّٰہِ فِی الْاَمْضِیَۃِ ۔:۔ مَحَلِّ نَظَرِ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ ۔:۔ مُنَفِّذِ اَحْکَامِہٖ بَیْنَھُمْ بِصِدْقِہٖ ۔:۔ اَلْمُمِدِّ لِلْعَوَالِمِ بِرُوْحَانِیَّتِہٖ ۔:۔ اَلْمُفِیْضِ عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِ نُوْرَانِیَّتِہٖ ۔:۔ مَنْ خَلَقَہُ اللّٰہُ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ۔:۔ وَاَشْھَدَہٗ اَرْوَاحَ مَلٰٓئِکَتِہٖ ۔:۔ وَخَصَّصَہٗ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ ۔:۔ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ اَمَانٌ ۔:۔

فَهُوَ قُطْبُ دَائِرَةِ الْوُجُودِ ۔ وَمَحَلُّ السَّمْعِ وَالشُّهُودِ ۔ فَلَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ فِي الْكَوْنِ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۔ وَلَا تَسْكُنُ إِلَّا بِحُكْمِهِ ۔ لِأَنَّهُ مَظْهَرُ الْحَقِّ ۔ وَمَعْدِنُ الصِّدْقِ ۔ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ سَلَامِي إِلَيْهِ ۔ وَأَوْقِفْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ مَدَدِهِ ۔ وَلْتَحْرُسْنِي بِعُدَدِهِ ۔ وَانْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِهِ ۔ كَيْ أَحْيَى بِرُوحِهِ ۔ وَلِأَشْهَدَ حَقِيقَتِي عَلَى التَّفْصِيلِ ۔ فَأَعْرِفَ بِذٰلِكَ الْكَثِيرَ وَالْقَلِيلَ ۔ وَأَرَىٰ عَوَالِمِي الْغَيْبِيَّةَ ۔ تَتَجَلَّىٰ بِصُوَرِي الرُّوحَانِيَّةِ ۔ عَلَى اخْتِلَافِ الْمَظَاهِرِ ۔ لِأَجْمَعَ بَيْنَ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ ۔ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ ۔ فَأَكُونَ مَعَ اللّٰهِ آلِهٖ ۔ بَيْنَ صِفَاتِهٖ وَأَفْعَالِهٖ ۔ لَيْسَ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَعْلُومٌ ۔ وَلَا جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۔ فَأَعْبُدَهٗ بِهٖ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ ۔ بَلْ بِحَوْلِ وَقُوَّةِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۔ اجْمَعْنِي بِهٖ وَعَلَيْهِ وَفِيهِ حَتّٰى لَا أُفَارِقَهٗ فِي الدَّارَيْنِ ۔ وَلَا أَنْفَصِلَ عَنْهُ فِي الْحَالَيْنِ ۔ بَلْ أَكُونَ كَأَنِّي إِيَّاهُ ۔ فِي كُلِّ أَمْرٍ تَوَلَّاهُ ۔ مِنْ طَرِيقِ الْإِتِّبَاعِ وَالْإِنْتِفَاعِ ۔ لَا مِنْ طَرِيقِ الْمُمَاثَلَةِ وَالْإِرْتِفَاعِ ۔ وَأَسْئَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى الْمُسْتَجَابَةِ ۔ أَنْ تُبَلِّغَنِي ذٰلِكَ مِنَّةً مُسْتَطَابَةً ۔ وَلَا تَرُدَّنِي مِنْكَ خَائِبًا ۔ وَلَا مِمَّنْ لَكَ نَائِبٌ فَإِنَّكَ الْوَاجِدُ الْكَرِيمُ وَأَنَا الْعَبْدُ الْمُعْدِيمُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِينَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

یہ درود شریف بھی سیدنا و مولانا امام العارفین خاتم الاولیاء المحققین حضرت محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے حضرت قدس سرہ کی تصنیف بلشمار ہے۔ چار سو سے زائد بلکہ بقول بعض ایک ہزار آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں۔

الحمد للہ رب العالمین۔

۵۴ چونواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الذَّاتِ المُحَمَّدِیَّۃِ + اللَّطِیفَۃِ الاَحَدِیَّۃِ + شَمْسِ سَمَاءِ الاَسْرَارِ + وَمَظْھَرِ الاَنْوَارِ + وَمَرْکَزِ مَدَارِ الجَلَالِ + وَقُطْبِ فَلَکِ الجَمَالِ + اَللّٰھُمَّ بِسِرِّہٖ لَدَیْکَ وَبِسَیْرِہٖ اِلَیْکَ + آمِنْ خَوْفِی وَاَقِلْ عَثْرَتِی وَاَذْھِبْ حُزْنِی وَحِرْصِی وَکُنْ لِی وَخُذْنِی اِلَیْکَ مِنِّی وَارْزُقْنِی الفَنَاءَ عَنِّی + وَلَا تَجْعَلْنِی مَفْتُوْنًا بِنَفْسِی مَحْجُوْبًا بِحِسِّی + وَاکْشِفْ لِی عَنْ کُلِّ سِرٍّ مَکْتُوْمٍ + یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ +

یہ درود شریف حضرت ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس کی نسبت قطب جلیل سیدی ابراہیم دسوقی قدس سرہ کی طرف اور شیخ احمد دردیر کا اسے اپنا وظیفہ بنانا اس درود شریف کی فضیلت اور اس کے پڑھنے کی ترغیب کے لئے بڑی دلیل ہے۔ (افضل الصلوات صہ ۸۸)

۵۵ پچپنواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَۃِ الاَصْلِ النُّوْرَانِیَّۃِ وَلَمْعَۃِ القَبْضَۃِ الرَّحْمَانِیَّۃِ وَاَفْضَلِ الخَلِیْقَۃِ الاِنْسَانِیَّۃِ وَاَشْرَفِ الصُّوْرَۃِ الجِسْمَانِیَّۃِ وَمَعْدِنِ الاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَخَزَائِنِ العُلُوْمِ الاِصْطِفَائِیَّۃِ صَاحِبِ القَبْضَۃِ الاَصْلِیَّۃِ وَالبَھْجَۃِ السَّنِیَّۃِ وَ وَالرُّتْبَۃِ العَلِیَّۃِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِیُّوْنَ تَحْتَ لِوَائِہٖ فَھُمْ مِنْہُ وَاِلَیْہِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْیَیْتَ اِلٰی یَوْمِ تُبْعَثُ مَنْ اَفْنَیْتَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا وَالحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِیْنَ ۔

یہ درود شریف قطب الاقطاب سیدنا احمد بدوی قدس سرہٗ کا ہے۔

پڑھنے کا طریقہ اور فوائد سیدی احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس درود شریف کو ہر نماز کے بعد سات بار پڑھا جائے اور علامہ سید احمد بن زینی دحلان مفتی مکہ مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ میں بہت عارفین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے بہت انوار حاصل ہوں گے اور کثیر اسرار کا انکشاف ہوگا اور سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خواب اور بیداری میں رابطہ اور اتصال حاصل ہوگا۔ اور رزق ظاہری اور باطنی یعنی علوم و معارف کے کا سبب ہوگا۔ اور نفس و شیطان اور تمام دشمنوں پر نصرت و غلبہ حاصل ہوگا۔ لیکن پڑھنے وقت باوضو ہو اور یکسو ہو کر پڑھے۔ (افضل الصلوات صد ۸۶)

۵۶ چھپنواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى نُوْرِكَ الْاَسْبَقِ + وَصِرَاطِكَ الْمُحَقَّقِ + الَّذِيْ اَبْرَزْتَهٗ رَحْمَةً شَامِلَةً لِوُجُوْدِكَ + وَاَكْرَمْتَهٗ بِشُهُوْدِكَ + وَاصْطَفَيْتَهٗ لِنُبُوَّتِكَ وَرِسَالَتِكَ وَاَرْسَلْتَهٗ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا + وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا + نُقْطَةِ مَرْكَزِ الْبَاءِ الدَّائِرَةِ الْاَوَّلِيَّةِ + وَسِرِّ اَسْرَارِ الْاَلِفِ الْقُطْبَانِيَّةِ الَّذِيْ فَتَقْتَ بِهٖ رَتْقَ الْوُجُوْدِ + وَخَصَّصْتَهٗ بِاَشْرَفِ الْمَقَامَاتِ بِمَوَاهِبِ الْاِمْتِنَانِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ + وَاَقْسَمْتَ بِحَيَاتِهٖ فِيْ كِتَابِكَ الْمَشْهُوْدِ + لِاَهْلِ الْكَشْفِ وَالشُّهُوْدِ + فَهُوَ سِرُّكَ الْقَدِيْمُ السَّارِيْ وَمَاءُ جَوْهَرِ الْجَوْهَرِيَّةِ الْجَارِيْ + الَّذِيْ اَحْيَيْتَ بِهِ الْمَوْجُوْدَاتِ مِنْ مَعْدِنٍ وَحَيَوَانٍ وَنَبَاتٍ + قَلْبِ الْقُلُوْبِ وَرُوْحِ الْاَرْوَاحِ وَاِعْلَامِ الْكَلِمَاتِ الطَّيِّبَاتِ + الْقَلَمِ الْاَعْلٰى وَالْعَرْشِ الْمُحِيْطِ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ + وَبَرْزَخِ الْبَحْرَيْنِ + وَثَانِي اثْنَيْنِ + وَفَخْرِ الْكَوْنَيْنِ +

اَبِی الْقَاسِمِ اَبِی الطَّیِّبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا بِقَدْرِ عَظْمَةِ ذَاتِكَ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ +

اس درود شریف کا نام جوہرۃ الاسرار ہے جو قطب زمان بحر عرفان سیدنا احمد رفاعی قدس سرہٗ کی تالیف ہے۔ سادات رفاعیہ کے اہل کمال میں معروف و مشہور ہے۔ اس کی مداومت سے (ہمیشہ پڑھنے) بلند درجات حاصل ہوتے ہیں اور دربار رسالت سے حقائق اسرار خفیہ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۱۵)

۵۷

ستاونواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ اَبَدًا + وَاَنْمٰی بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا + وَاَزْكٰی تَحِیَّاتِكَ فَضْلًا وَّعَدَدًا + عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّةِ + وَطُوْرِ التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّةِ + وَمَھْبِطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِیَّةِ + وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِیِّیْنَ + وَمُقَدَّمِ جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ + وَقَائِدِ رَكْبِ الْاَنْبِیَاءِ الْمُكَرَّمِیْنَ + وَاَفْضَلِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ + حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی + وَمَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی + شَاھِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ + وَمُشَاھِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْاُوَلِ + وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ + وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ + مَظْھَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْكُلِّیِّ + وَاِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ + رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَیْنِ + وَعَیْنِ حَیَاةِ الدَّارَیْنِ + الْمُتَحَقِّقِ بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَّةِ + الْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِیَّةِ

الْخَلِیْلِ الْاَعْظَمِ + وَالْحَبِیْبِ الْاَکْرَمِ + سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ + وَعَلٰی اٰلِہِمْ وَصَحْبِہِمْ اَجْمَعِیْنَ + کُلَّمَا ذَکَرَكَ الذَّاکِرُوْنَ + وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِمُ الْغَافِلُوْنَ +

حضرت سیدنا احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ ورد الدردیر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس درود شریف کو حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب عیدروس سے نقل کیا ہے اور اس کا نام شمس الکنز الاعظم رکھا گیا ہے اور جو شخص اس کو پڑھے گا شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا ہے جو مسلمان نمازِ عشاء کے بعد سورت اخلاص اور معوذتین تین تین بار اور یہ درود شریف پڑھے تو اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبٰے محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خواب میں دیدار کرے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۳)

اٹھاونواں⁵⁸ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَکَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِكَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ ضِیَائِكَ صَلَاۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلَاۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

سیدی احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف قدرت کی قلم سے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا گیا اور اس کا نام صلاۃ الیاقوتیہ ہے

کیونکہ اس کے بکثرت پڑھنے والے کو قیامت کے روز غور (روشنی) حاصل ہوگا۔ (افضل الصلوات صد ۷۹)

اُنسٹھواں ۵۹ درود شریف

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فَضَائِلَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَشَرَائِفَ زَكَوَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَتَحِيَّتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَفَاتِحِ الْبِرِّ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدِ الْاُمَّةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا تُزْلِفُ بِهٖ قُرْبَهٗ وَتُقِرُّ بِهٖ عَيْنَهٗ يَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الشَّامِخَةَ الْمُنِيْفَةَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا سُؤْلَهٗ وَبَلِّغْهُ مَأْمُوْلَهٗ وَاجْعَلْهُ اَوَّلَ شَافِعٍ وَّاَوَّلَ مُشَفَّعٍ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ وَاَبْلِجْ حُجَّتَهٗ وَارْفَعْ فِيْ اَعْلَى الْمُقَرَّبِيْنَ دَرَجَتَهٗ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِهٖ وَاَحْيِنَا عَلٰى سُنَّتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ وَاسْقِنَا بِكَاْسِهٖ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ وَلَا شَاكِّيْنَ وَلَا مُبَدِّلِيْنَ وَلَا فَاتِنِيْنَ وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔

امام غزالی علیہ رحمۃ الباری نے احیاء العلوم میں ذکر فرمایا کہ جو شخص درود ماثورہ پڑھنا چاہے تو اس درود شریف کو پڑھے اور خود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ درود شریف افضل ہے اور بڑے ثواب کا موجب ہے۔

(افضل الصلوات صد ۷۲)

ساٹھواں ۶۰ درود شریف

اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الْمَدْحُوَّاتِ وَبَارِئَ الْمَسْمُوْکَاتِ اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ وَرَاْفَةَ تَحَنُّنِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْمُعْلِنِ الْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ کَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِکَ بِطَاعَتِکَ مُسْتَوْفِزًا فِیْ مَرْضَاتِکَ وَاعِیًا لِوَحْیِکَ حَافِظًا لِعَهْدِکَ مَاضِیًا عَلٰی نَفَاذِ اَمْرِکَ حَتّٰی اَوْرٰی قَبَسًا لِقَابِسٍ آلَاءُ اللّٰهِ تَصِلُ بِاَهْلِهٖ اَسْبَابُهٗ بِهٖ هُدِیَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْاِثْمِ وَاَبْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْاَحْکَامِ وَمُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ اَمِیْنُکَ الْمَاْمُوْنُ وَخَازِنُ عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ وَشَهِیْدُکَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَبَعِیْثُکَ نِعْمَةً وَرَسُوْلُکَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِیْ عَدْنِکَ وَاجْزِهٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَیْرِ مِنْ فَضْلِکَ مُهَنَّئَاتٍ لَهٗ غَیْرَ مُکَدَّرَاتٍ مِنْ فَوْزِ ثَوَابِکَ الْمَحْلُوْلِ وَجَزِیْلِ عَطَائِکَ الْمَعْلُوْلِ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَاءِ النَّاسِ بِنَاءَهٗ وَاَکْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَیْکَ وَنُزُلَهٗ وَاَتْمِمْ لَهٗ نُوْرَهٗ وَاجْزِهٖ مِنِ ابْتِعَاثِکَ لَهٗ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ وَمَرْضِیَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَخُطَّةٍ فَصْلٍ وَبُرْهَانٍ عَظِیْمٍ +

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود شریف کو شفا شریف میں ذکر کیا اور جزولی نے دلائل الخیرات میں اور قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں اس کا ذکر کیا اور امام قسطلانی نے سلامت کندری سے ذکر کیا ہے کہ مولیٰ کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ لوگوں کو یہ دعا سکھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ لوگوں کو یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ داحی المدحوات الخ سکھاتے تھے۔

ا فضل الصلوٰ...

حضرات! یہ ساٹھ درود شریف ذکر کئے گئے ہیں، جن میں سے ہر ایک کو بطور ورد اور وظیفہ پڑھنا موجب صدہا برکات ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بحرمت سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

قصیدہ شریف

سَیِّدُ الرُّسُلِ قَدْرُہٗ مَعْلُوْمٌ   اَیْنَ مِنْہُ الْمَسِیْحُ اَیْنَ الْکَلِیْمُ

اَیْنَ نُوْحٌ وَّاَیْنَ اِبْرَاھِیْمُ   کُلُّھُمْ عَنْ مَقَامِہٖ مَفْطُوْمٌ

فَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

اَیْنَ جِبْرِیْلُ اَیْنَ اِسْرَافِیْلُ   اَیْنَ مِیْکَالُ اَیْنَ عِزْرَائِیْلُ

فَعَلَیْھِمْ طُرًّا لَہُ التَّفْضِیْلُ   وَبِمِعْرَاجِہٖ دَلِیْلٌ قَوِیْمٌ

فَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

اَیْنَ کُلُّ الْعَوَالِمِ الْعُلْوِیَّۃِ   اَیْنَ کُلُّ الْعَوَالِمِ السُّفْلِیَّۃِ

اَیْنَ کُلُّ الْوَرٰی بِکُلِّ مَزِیَّۃٍ   اِنَّمَا فَوْقَہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

فَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

اَوَّلُ الْخَلْقِ نُوْرُہٗ کَانَ قِدْمًا   مِنْہُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ وَثَمَّا

وَھُوَ لِلْاَنْبِیَاءِ قَدْ جَاءَ خَتْمًا   فَھُوَ الْکُلُّ خَاتِمٌ مَّخْتُوْمٌ

فَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

عَنْہُ نَابُوْا فِیْ قَوْمِھِمْ فَرَسُوْلٌ   لِکَثِیْرٍ وَّقَوْمُ بَعْضٍ قَلِیْلٌ

وَھُوَ کُلُّ الْوَرٰی اِلَیْہِ رَسُوْلٌ   وَلَہٗ مِنْ اِلٰھِہِ التَّعْمِیْمُ

فَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

حَلَّ نُوْرٌ لَّہٗ بِظَھْرِ اَبِیْہِ   آدَمٍ ثُمَّ فِیْ کِرَامِ بَنِیْہِ

کُلُّ مَوْلًی اَوْصٰی بِہٖ مَنْ یَّلِیْہِ   فَھُوَ الْکَنْزُ حِفْظُہٗ مَحْتُوْمٌ

فعليه الصلوة والتسليم

حل في الطاهرين والطاهرات   وتجلى تجلى النيرات

ببروج السادات والسيدات   فهو الشمس سائرا لا يقيم

فعليه الصلوة والتسليم

قد تحرى اماثل الانجاب   واحل البطون والاصلاب

وابر الاحساب والانساب   عن شبيه له الزمان عقيم

فعليه الصلوة والتسليم

جاء والكون مدلهم الجنبات   غارق في حوالك الظلمات

فاستنارت به جميع الجهات   اذ تجلت شموسه والنجوم

فعليه الصلوة والتسليم

امه خير حرة ذات بعل   وابوه في الناس اكرم نجل

ليس بدعا ان كان انجب حمل   ورضيع وساد وهو فطيم

فعليه الصلوة والتسليم

ارضعته حليمة فتجلى   عندها الخصب بعد ان كان محلا

وبدت شياهها صرن حفلا   حينما ارضعته وهو يتيم

فعليه الصلاة والتسليم

شق منه الاملاك اذ ذاك صدرا   غسلوه واخرجوا منه امرا

وحشوه الايمان سرا وجهرا   واعادوه وهو صدر سليم

فعليه الصلوة والتسليم

ثم بعد التي وبعد التيا   جاء كل الورى رسولا نبيا

سالكا في الهدى صراطا سويا   فاستشاطت حساده والخصوم

فعليه الصلوة والتسليم

جاء بالمعجزات والقرآن　　عاجزا عن اتيه الثقلان

وله البدر شق فهو اثنان　　فرآه وليس ثم غيوم

فعليه الصلوة والتسليم

واصروا على الضلال وداموا　　غير قوم لهم عتيق امام

وشكا منهم الاذى الاسلام　　وجفاه خصوصهم والعموم

فعليه الصلوة والتسليم

وهو مازال راغبا في هداهم　　صابرا غير نافر من اذاهم

كلما كذبوه جاء حماهم　　ودعاهم وهو الرءوف الرحيم

فعليه الصلوة والتسليم

حبذا حين صدق الصديق　　ثم من بعد آمن الفاروق

قبله حمزة الشجاع الحقيق　　اسد الله للرسول حميم

فعليه الصلوة والتسليم

وابن عفان وهو ذو النورين　　وعلي المولى ابو الحسنين

والحواري صاحب الرحلين　　والذي قد علاه وهو كليم

فعليه الصلوة والتسليم

والامير الامين سعد سعيد　　وابن عوف والكل ليث شديد

وسواهم حتى نشا التوحيد　　وعليه اذى العدا مستديم

فعليه الصلوة والتسليم

وصفوه بكاهن وبسحر　　وبكذب يوما ويوما بشعر

وارادوا كيدا وهموا بمكر　　فحماه منهم علي عليم

فعليه الصلوة والتسليم

ثم كانت سعادة الانصار　　نحماهم بهجرة المختار

وتذكر رفيقه في الغار　　شيخ تيم صديقه المعلوم

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

اَلْعَنْكَبُوْتُ اَحْصَنَ دِرْعٍ ــــ حِيْنَ بَاضَتْ حَمَامَةٌ ذَاتُ سَجْعٍ

قَوْمُهٗ جَمَعُوْا لَهٗ شَرَّ جَمْعٍ ــــ وَاَتَاهُ مِنَ الْحَمَامِ حَمِيْمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

وَقَفَاهُمْ سُرَاقَةُ الْمَفْتُوْنُ ــــ وَهُوَ لَوْ نَالَ جُعْلَهٗ مَغْبُوْنُ

فَدَعَاهُ اِلَى الْغِنٰى قَارُوْنُ ــــ وَاحْتَوَتْهُ الْغَبْرَاءُ لَوْلَا الْحَلِيْمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

ثُمَّ جَاءَتْ بِشَاتِهَا اُمُّ مَعْبَدْ ــــ وَهِيَ جَهْدٰى وَالنَّاسُ بِالْمَحْلِ اَجْهَدْ

فَمَرٰى ضَرْعَهَا فَسَالَ وَاَزْبَدْ ــــ وَسَقَاهُمْ وَاللّٰهُ غَيْثٌ سَجُوْمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

وَاَتٰى طَيْبَةَ فَصَادَفَ اَهْلًا ــــ مَرْحَبًا مَرْحَبًا وَاَهْلًا وَسَهْلًا

وَسُيُوْفًا بِيْضًا وَسُمْرًا وَنَبْلًا ــــ وَاُسُوْدًا كَمَا يَشَا وَيَرُوْمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

فَثَوٰى بَيْنَهُمْ عَلٰى خَيْرِ نُزْلِ ــــ وَنِزَالٍ فِيْ يَوْمِ سِلْمٍ وَقَتْلِ

وَفَدَوْهُ بِكُلِّ نَفْسٍ وَاَهْلِ ــــ حِيْنَ يَغْدُوْ مُحَارِبًا اَوْ يُقِيْمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

وَلَدَيْهِ مِنْ قَوْمِهٖ كُلُّ قَرْمٍ ــــ قُرَشِيِّ الْجَدَّيْنِ خَالٍ وَعَمٍّ

هَجَرُوْا قَوْمَهُمْ بِكُفْرٍ وَظُلْمٍ ــــ وَاَطَاعُوْهُ وَالْمَنَايَا تَحُوْمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

وَسِوَاهُمْ مِنْ كُلِّ لَيْثٍ قِتَالِ ــــ عَرَبٌ بَعْضُهُمْ وَبَعْضٌ مَوَالِيْ

اَيَّدُوْا الدِّيْنَ بِالظُّبَا وَالْعَوَالِيْ ــــ عِنْدَهُمْ لِلرَّسُوْلِ حُبٌّ صَمِيْمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

كُلُّ فَرْدٍ مِنْهُمْ جَلِيلٌ فَضِيلٌ ‏ ‏ ‏ ‏ لَيْسَ فِيهِمْ بَيْنَ الْوَرٰى مَفْضُولُ

قُلْ لِقَوْمٍ ضَلَّتْ لَدَيْهِمْ عُقُولُ ‏ ‏ ‏ ‏ كُلُّ اَصْحَابِهِ هُدَاةٌ قُرُومُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمُ

قَادَ مِنْهُمْ اِلَى الْوَغَا اَبْطَالَا ‏ ‏ ‏ ‏ لَا يَمَلُّونَ غَارَةً وَقِتَالَا

سَلَّمُوهُ الْاَرْوَاحَ وَالْاَمْوَالَا ‏ ‏ ‏ ‏ فِي رِضَا اللّٰهِ وَهُوَ طِبٌّ حَكِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمُ

وَرَمَتْهُمْ قَبَائِلُ الْجَاهِلِيَّهْ ‏ ‏ ‏ ‏ بِاتِّفَاقٍ عَنْ قَوْسِ حَرْبٍ قَوِيَّهْ

وَاَشَدُّ الْاَعْدَاءِ طُرًّا حَمِيَّهْ ‏ ‏ ‏ ‏ قَوْمُهُ الصِّيدُ حِينَ ضَلَّتْ حُلُومُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمُ

حَتّٰى بَدْرًا مَا كَانَ اَحْسَنَ بَدْرًا ‏ ‏ ‏ ‏ بَعْدَ وَعْدٍ لَهُ حَبَاهَا الْكَرِيمُ

هِيَ بِكْرُ الْاِسْلَامِ عِزًّا وَنَصْرًا ‏ ‏ ‏ ‏ بَعْدَ وَعْدٍ لَهُ حَبَاهَا الْكَرِيمُ

كَانَ جَيْشُ الْكُفَّارِ جَيْشًا مَتِينًا ‏ ‏ ‏ ‏ بِعَدِيدٍ وَعُدَّةٍ مَشْحُونَا

كَانَ اَضْعَافَ ثُلَّةِ الْمُسْلِمِينَا ‏ ‏ ‏ ‏ وَلَهُ مِنْهُ مُقْعِدٌ وَمُقِيمُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمُ

فَدَعَا فَاسْتُجِيبَ بِالْاَمْلَاكِ ‏ ‏ ‏ ‏ جِبْرَائِيلَ وَجَيْشِهِ الْفَتَّاكِ

وَرَمَاهُمْ بِالتُّرْبِ فَالْكُلُّ شَاكِي ‏ ‏ ‏ ‏ وَبِهِ جَمْعُ كُفْرِهِمْ مَهْزُومُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمُ

قَدْ تَوَالَتْ عَلَيْهِمُ الْمُهْلِكَاتُ ‏ ‏ ‏ ‏ وَتَوَلَّتْ اَحْلَامُهُمْ وَالْحَيَاةُ

وَالطُّغَاةُ الْعُتَاةُ مَاتُوا وَفَاتُوا ‏ ‏ ‏ ‏ طِبْقَ مَا كَانَ اَخْبَرَ الْمَعْصُومُ

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمُ

قَدْ نَفَى الْبَيْتُ مِنْهُمْ مُجْرِمِينَا ‏ ‏ ‏ ‏ وَصَلَوْا فِي قَلِيبِهِمْ سِجِّينَا

وَاَبُو الْجَهْلِ حَاذَ عِلْمًا يَقِينَا ‏ ‏ ‏ ‏ اَنَّهُ فِي خِلَافِهِ مَذْمُومُ

فعليه الصلوة والتسليم

ثم عاد النبي والاصحاب — والاسارى والفيء والاسلاب
وغنا طيبة فطاروا وطابوا — رزقه تحت رمحه مقسوم

فعليه الصلوة والتسليم

ثم داموا على الجهاد سنينا — احداً خندقاً وفتحاً حنينا
واذاق اليهود والعرب هونا — وتبوكا اذ اغضبته الروم

فعليه الصلوة والتسليم

وبكل اولاه مولاه فتحا — ان يكن عنوة والا فصلحا
عالج الدين بالجهاد فصحا — وبه الكفر عاد وهو سقيم

فعليه الصلوة والتسليم

واتاه من كل قوم وفود — حين عم القبائل التوحيد
فهداهم وبالمراد اعيدوا — وحباهم وهو الجواد الكريم

فعليه الصلوة والتسليم

ارسل الرسل داعيا للملوك — وابان اليقين ماحي الشكوك
هدى كل واحد بالسلوك — قال خلوا الجحيم هذا النعيم

فعليه الصلوة والتسليم

لسرى دينه بكل البلاد — وذروا انه نبي الجهاد
وله كتبهم من الاشهاد — حسدوه واللؤم داء قديم

فعليه الصلاة والتسليم

هيؤه فصالحوا بالهدايا — كي ينحي عنهم جيوش المنايا
اذ يعم الاسلام كل البرايا — وهو جبارهم فاين الفهيم

فعليه الصلوة والتسليم

ثُمَّ مِنْ بَعْدِ حَجِّ حَجِّ الْوَدَاعِ مَعَ كُلِّ الْأَصْحَابِ وَالْاَتْبَاعِ
اَكْمَلَ اللّٰهُ دِيْنَهٗ وَهُوَ دَاعِيْ قَالَ بَلَّغْتُ فَاشْهَدُوْا وَاسْتَقِيْمُوْا
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

ثُمَّ اَوْصٰى بِالْاَهْلِ وَالْقُرْاٰنِ قَالَ هٰذَانِ فِيْكُمْ ثَقَلَانِ
لَنْ تَضِلُّوْا يَا عُصْبَةَ الْاِيْمَانِ مَا مَسَكْتُمْ وَهُوَ الصَّدُوْقُ الْعَلِيْمُ
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

وَاَتٰى طَيْبَةً فَطَابَتْ وَطَابَا ثُمَّ مِنْ بَعْدُ وَدَّعَ الْاَحْبَابَا
وَدَعَاهُ اِلٰهُهٗ فَاَجَابَا وَهُوَ جَذْلَانُ وَالْمُحَيَّا بَسِيْمُ
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

زُلْزِلَ الْخَطْبُ عِنْدَهَا الْاَرْوَاحَا جُنَّ بَعْضُ الْاَصْحَابِ وَالْبَعْضُ نَاحَا
وَاللَّعِيْنُ اِبْلِيْسُ نَالَتِ الْاَفْرَاحَا مِنْهُ اِذْ عَمَّتِ الْاَنَامَ الْغُمُوْمُ
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

هُوَ فِي الْقَبْرِ كَامِلُ الْعِرْفَانِ وَهُوَ حَيٌّ وَجِسْمُهٗ غَيْرُ فَانٍ
وَلَهُ الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ جِنَانٍ دَامَ فِيْهَا لَهٗ نَعِيْمٌ مُّقِيْمُ
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

هُوَ شَمْسُ الْهُدٰى وَبَحْرُ السَّخَاءِ دَائِمُ النُّوْرِ مُسْتَمِرُّ الْعَطَا
هُوَ مِسْكٌ لِسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ خَاتِمٌ طِيْبُهُمْ بِهٖ مَخْتُوْمُ
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

دو عالم سے اعلیٰ و امجد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ممجد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وظیفہ ہے میرا محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مظفر محمد مؤید محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مسمی یہ نام احمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہ الحق احمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جلالت کا عیش مؤید محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رسالت کا رکنِ مشید محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعت کا قولِ مؤکد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

شعر

غرض نقشے ست کز ما یاد ماند — کہ ہستی را نہ بینم بقائے

مگر صاحب دلے روزے برحمت — کند در حقِ ایں مسکین دعائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ اَجْمَعِھِمْ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ۔

نعت

محبوب کبریا صلّی اللہ علیہ وسلم

سچی بات سکھاتے یہ ہیں — سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں — ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں

ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں — چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں — روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی — جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

اس کے نائب ان کے صاحب — حق سے خلق ملاتے یہ ہیں

شافع نافع رافع دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

شافع امت نافع خلقت — رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں

دافع یعنی حافظ و حامی — دفع بلا فرماتے یہ ہیں

فیض جلیل خلیل سے پوچھو — آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں

ان کے نام کے صدقے جس سے — جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں

اس کی بخشش ان کا صدقہ — دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

ان کا حکم جہاں میں نافذ — قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں

قادرِ کل کے نائب اکبر — کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے — مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ — ساری کثرت پاتے یہ ہیں

رب ہیں معطی یہ ہیں قاسم — رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ماتم گھر میں ایک نظر میں — شادی شادی رچاتے یہ ہیں
اپنی بنی ، ہم آپ بگاڑیں — کون بنائے بناتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن — کون بچائے بچاتے یہ ہیں!
بندے کرتے ہیں کام غضب کے — مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں!
نزع روح میں آسانی دیں — کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں!
مرقد میں بندوں کو تھپک کر — میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے — آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے — لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
سنکھوں بے کس رونے والے — کون چھپاتے چھپاتے یہ ہیں
خود سجدے میں گر کر اپنی — گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں
ننھوں بے ننگوں کو — دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
اپنے بھرم سے ہم ہکّوں کو — نہر جاری بناتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سَلِّم سَلِّم کی ڈھارس سے — پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا — وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں
جن کے چھپّر تک نہیں انکے — موتی محل سجواتے یہ ہیں
ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو — تاج و براق دلاتے یہ ہیں

کہہ دو ، رضا سے خوش ، ہو خوش رہ
مژدہ ، رضا کا سناتے یہ ہیں

واحسن منك لم تر قط عيني و اجمل منك لم تلد النـ

علماء، خطباء اور طلباء کیلئے بہترین جامع اور مدلل مجموعۂ وعظ

نورانی مواعظ

مختصر تعارف

از: استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا نور محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حصّہ اوّل

تخلیقِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، والدین کریمین کا اسلام، ولادت باسعادت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل وخصائل، حلیہ مبارک اور اخلاقِ حسنہ،

حصّہ دوم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچپن اور عہد شباب، مکہ میں دعوت و تبلیغ کا آغاز اور کفار و مشرکین کے مظالم، واقعہ معراج کی شان وعظمت اور حکمت و فلسفہ مدینہ میں اسلام کی اشاعت، ہجرت، مواخات اور تعمیرِ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حصّہ سوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان پرور معجزات، عقیدۂ ختم نبوت اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقِ شفاعت قرآن و حدیث کی روشنی میں، آیاتِ متشابہات سے شبہات کا ازالہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرضِ وصال

حصّہ چہارم

فضائلِ اہل بیت، سیدۂ کائنات، ازواجِ مطہرات، حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے تفصیلی حالات اور فضائل و مناقب، یزید کے احوال و واقعہ کربلا کا مفصل بیان

حصّہ پنجم

فضائلِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن و حدیث کی روشنی میں، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمانِ غنی، سیدنا مولا علی اور سیدنا امیر معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالاتِ زندگی اور فضائل و مناقب کا بیان

حصّہ ششم

اولیاءِ کرام کی شان و عظمت قرآن و حدیث کی روشنی میں، امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالاتِ زندگی، رتبۂ علم و ولایت، اخلاق اور کرامات و فضائل کا بیان

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد
041-2626046